



(سیرن ٹو)

خانہ

بقلم: ایس ایم راجپوت



خانزادی

از قلم / ایس ایم راجپوت

سین ٹو:

"خانزادی تم پر یہ الزام ہے کہ تم نے ان کی بکری کو مارا ہے؟"

بیزاری سے نظر ادھر ادھر گھماتے

"نظر ٹھہر گئی" ابرو بھینچ کر

دلاویز جرگہ کے بیچ کھڑی خود پہ لگائے جانے والے الزام سن

رہی تھی

"جی میں نے مارا ہے"

..... "پراس کی ایک ٹھوس وجہ ہے میرے پاس.."

"وہ پرواہ کئے بغیر کندھے اچکا کر بولی

"کیا وجہ ہے جرگہ جانا چاہتا ہے"

اس بار بھی وہ جانتے تھے کہ دلاویز کے پاس نیا ہانہ

ضرور ہو گا

"میں کل جب ان کے گھر کے پاس سے گزری تب میں نعیم کی بات سنی کہ وہ بکری چوری کر کے سلیم پر الزام لگا دے"

گا

"میں سلیم کو بتانے اس کے گھر گئی تب میں نے سنا کہ وہ بھی یہی منصوبہ بنا رہا ہے"

"بھلا ایک جانور کی وجہ سے میں کیسے دو بھائیوں میں لڑائی دیکھ سکتی ہوں اس لئے میں نے بکری کو ہی مار ڈالا"

اس کے چہرے پر سکون بھری مسکراہٹ تھی

نعیم، سلیم کیا یہ بات سچ ہے؟

وہ دونوں سر جھکائے خاموش کھڑے تھے

"تم دونوں کو شرم آنی چاہیے چھوٹی چھوٹی باتوں بڑے بڑے جھگڑوں کی وجہ بناتے ہو"

"خانزادی تم سردار کی بیٹی ہو اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ تم کسی کو مار پیٹ کا نشانہ بناؤ"

جرگہ یہ فیصلہ کرتا ہے خانزادی جرمانہ ادا کرے گی اور اگر اب اسکی شکایت آئی تو اسے یہاں نکال دیا جائے گا

"جرگہ فیصلہ سنا چکا تھا..... ہمیشہ کی طرح آج بھی اس کے کان پر جوں تک نہیں رینگے"

ایک وہ خانزادی تھی جس سے کسی کی تکلیف نہیں دیکھی جاتی تھی.....

"ایک یہ ہے جو ہر ایک کو تکلیف پہنچانے کا سبب ہے"

"بھیڑ میں سے ہلکی سرگوشیاں ہونے لگیں"

"شکل تو اس کی دلاویز خانزادی سے ملتی ہے پر عادتیں بالکل مختلف ہیں"

"اس کا بھی قصور نہیں وہ زارون خان کی بیٹی تھی اور یہ آریان خان کی بیٹی ہے"

پورا قبیلہ اس کی عادتوں سے تنگ آچکا تھا

بس بہت ہوا...."

"... میں بڑی ماں جیسی نہیں بننا چاہتی

"میں نہیں چاہتی کہ کوئی تاشفین حیدر مجھے اپنے ظلم کا نشانہ بنائے اور مجھے گولی مار دے"

میں نانو کی بیٹی تھی، ہوں اور رہوں گی"

اس نے نخت بھری نگاہوں سے سب کو دیکھا اور گھوڑے پر سوار ہو کر یہ جاوہ جاہو گئی



جیسے ہی وہ حویلی میں داخل ہوئی آریان اس کی کلاس لینے کو تیار کھڑا تھا

دلاویز آج پھر آپ نے تماشہ کھڑا کیا؟....."

"قبیلے والوں نے مجھے سب کچھ بتا دیا ہے

وہ سخت لہجے میں بولا

"باباجان... میری کوئی غلطی نہیں تھی"

"دلاویز کو غلطی کرنے والے لوگوں سے نفرت ہے"

قبیلے والوں کی باتیں سن کر وہ پہلے ہی تلملا اٹھی تھی

"دلاویز میں نے آپ کو کتنی بار کہا ہے کہ آپ کو اس دلاویز جیسا بننا ہے جس کے حوالے نوال نے آپ کو کیا تھا" انھوں نے دھیمے لہجے میں کہا۔۔۔

باباجان میں بڑی ماں سے بہت زیادہ محبت کرتی ہوں پر..... جو بڑے پاپا نے ان کے ساتھ کیا میں نہیں چاہتی کہ کوئی میرے ساتھ بھی ایسا کرے

ان کی بات سننے بغیر وہ اندر بھاگ گئی۔۔

آریان اسکی باتوں سے بہت دکھی ہوا..... اسے آج بھی اس بات کا افسوس تھا کہ اس کے بھائی نے ایک بے گناہ کو قتل کیا

پھر خود بھی فرار کا راستہ اپنا کر اپنی جان گنوا دی

اسے آج بھی دلاویز کی آخری بات یاد تھی

"..... آریان میں چاہتی ہوں کہ تم میری موت کا ذمہ دار تاشفین کو نہ ٹھہراؤ"

..... "مجھے پتہ ہے کہ وہ مجھ سے بہت پیار کرتے ہیں

وعدہ کروا کر مجھے کچھ ہو گیا تو تم میرے پار ٹنر کی طرح خانزادہ کیلئے اچھی سی لڑکی ڈھونڈ کر ان کی شادی کروا دینا....."

... وہ بامشکل سانس لے رہی تھی

..... "خانزادہ سے کہنا کہ دلاویز نے انہیں معاف کیا"

دلاویز تو چلی گئی مگر اس سے پہلے کہ وہ تاشغین کو کچھ بتاتا اس نے خود کشی کر لی

معاف کرنا پارٹنر میں لالہ کو اور تمہیں نہیں بچا سکا....."

میں آریان حیدر پہلی بار اپنے وعدے پر پورا نہیں اتر سکا

وہ دبی آواز میں بولا کہ اچانک اسے اپنے کندھے پر ہاتھ محسوس ہوا

باباجان آپ لاہور سے کب آئے اور فائزہ، یا سب ٹھیک ہیں نا؟....."

بالوں میں چاہے سفیدی آگئی ہو پر تیز بولنے کی عادت آج بھی نہیں گئی تھی

زارون خان نے مرغوب ہو کر جواب دیا..... بیٹا پہلے سانس لے لو پھر بتاتا ہوں"

اچھا یہ بتائیے پہلے کہ آج ہماری بیٹی نے کیا کارنامہ انجام دیا ہے....."

آریان انہیں حیرت سے دیکھنے لگا کتنا اچھے سے جانتے تھے وہ اس کی بیٹی کو

کچھ نہیں باباجان..... آج کسی کی بکری مار آئی ہے اور جرگہ نے فیصلہ کیا ہے کہ اگر اب کوئی شکایت آئی تو اسے یہاں"

...!..... سے نکال دیا جائے گا

کچھ نہیں ہوتا سردار زارون کی نوا سی ہے کوئی ہاتھ لگا کر تو دکھائے..... تم اس کی فکر چھوڑ دو...."

میں زرا اپنی بیٹی سے مل لوں..... اسے تسلی دے کر وہ دلاویز کے کمرے کی جانب بڑھ گئے

دلاویز بچے اپنے نانو کی یاد نہیں آئی آپکو "..... وہ بے دھیانی سے کتاب پڑھنے میں مصروف تھی جب انھوں نے ".... پیچھے سے پکارا

نانو آپ آگئے؟..... وہ بھاگ کر ان کی طرف لپکی "

نانو لاہور میں سب کیسے ہیں فائزہ پھپھو، یاسر ماموں، اسفند اور ترکیہ سب اچھے ہیں نہ؟..... اس نے ہمک کر کہا "..... وہاں تو سب ٹھیک ہے پر ہمیں پتہ چلا ہے کہ آپ نے پھر کوئی گڑبڑ کی ہے "

نانو آپ بھی کہاں کی بات کہاں لے جاتے ہیں مجھے یہ بتائیں کہ وہاں سے میرے لئے کیا کیا تحفے آئے ہیں..... وہ چمک رہی تھی۔۔۔

" زیادہ کچھ نہیں بس سب نے ڈھیر ساری دعائیں دی ہیں آپ کیلئے کہ آپ اسی طرح گڑبڑ کرتی رہیں " مجھ سے کوئی پیار نہیں کرتا ماموں بھی نہیں کرتے اگر بڑی ماں زندہ ہوتیں تو سب میرے آگے پیچھے گھومتے "..... دلاویز کی آنکھیں آنسوؤں سے بھری ہوئی تھیں

" نامیرا بچہ ہم تو مذاق کر رہے تھے جا کر گاڑی میں دیکھ لیں یاسر نے تحفوں سے بھر کر بھیجی ہے "..... ان سے دلاویز کا رونادیکھا نہیں گیا

مجھے پتہ تھا یاسر درانی سیاست دان بعد میں ہیں اور میرے ماموں پہلے ہیں

" میں دیکھ کر آری ہوں جس نے کیا کیا بھیجا ہے "..... وہ جلدی سے ڈوپٹہ سنبھال کر باہر بھاگی . . .

زارون خان نے بیٹی کی تصویر وائلٹ سے نکالی

دلاویز بیٹا اگر اس وقت نوال کی بیٹی آپ ہماری گود میں نہ ڈالتی تو آپ کا یہ بوڑھا باپ کا امید پر زندہ رہتا؟"

"آپ کے کہنے پر ہم نے تاشفین کو معاف تو کر دیا ہے پر اگر وہ غلطی نہ کرتا تو آج ہم ساتھ ہوتے".....

ایک آنسو بغاوت کرتا باہر چھلک گیا



"پیری دلاویز آپ کیلئے تالیہ کی طرف سے تحفہ"..... اس نے چٹ اتار کر سائیڈ پر رکھی اور گفٹ کھولنے لگی

"ارے واہ تالیہ کی پسند تو مجھ سے ملتی جلتی ہے"..... خوبصورت سی بریسلٹ ہاتھ پکڑ کر بولی

"یہ کس نے دیا ہے؟..... وہ گفٹ کو الٹ پلٹ کر دیکھنے لگی

"کھول کر دیکھتی ہوں شاید اندر نام ہو".....

اس نے گفٹ کھولا اندر ڈائمنڈ رنگ تھی ساتھ ہی ایک چٹ تھی

"خوبصورتی کیلئے خوبصورت تحفہ"

دلاویز تحفے کو الٹ کر دکھا تو اس پر

"پیارا سنی" لکھا ہوا تھا

"اس کو بعد میں دیکھوں گی پہلے اسفند کا گفٹ دیکھ لوں".....

.... اندر سے اسکی تمام پسندیدہ کتابیں تھیں

اس نے ڈائری نکالی اور نوٹ لکھا

پیارے اسفند میری پسند کا خیال رکھنے کا شکریہ "



"سردار صاحب جلدی چلیں وہ دلاویز بی بی۔

..... ملازم کہتے کہتے رک گیا

....."کیا ہوا دلاویز کو؟..... بولو"

"آپ جلدی چلیں اور اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں".....

آریان اور زارون خان ملازم کے پیچھے چل دیے

کیوں توڑی اس مکان کی چھت؟..... یہ کیا کر دیا دلاویز"

آریان کے ضبط کی انتہا ہو گئی

"سردار زارون ہم اس کا فیصلہ جرگہ میں کروائیں گے"

مکان کے مالکین احتجاج کیا

اگلے ہی پل وہ دوبارہ جرگہ کے سامنے موجود تھی

"خانزادی آج کیا کہو گی تم نے کیوں توڑی مکان کی چھت؟".....

وہ پہلے اس کی سننا چاہتے تھے

میں آج صبح ان کے گھر کے پاس سے گزری تب مجھے سنائی دیا کہ یہ لوگ اپنی بہو کو اندر بند کر کے مارنے والے تھے"

اس لیے میں نے مکان کی چھت ہی گرا دی "..... وہ اطمینان سے بولی....."

"جرگہ اس کا فیصلہ کل تک ملتوی کرتا ہے".....

سب کل کے فیصلے کے لیے اپنے گھروں کو چل دیے

.....

"کتنی بار کہا ہے آپ کو دلاویز کی مت کیا کرو یہ سب".....

"پر آپ کسی کی ماں لویہ ہو سکتا ہے کبھی

. آریان آج پھر اس کی کلاس لے رہے تھے شام کو جرگہ میں جو فیصلہ ہو گا اسے کوئی بھی بدل نہیں سکتا تھا

"باباجان میں نے بھی کتنی بار کہا ہے کہ میں غلط بات کو پسند نہیں کر سکتی".....

.. وہ منہ موڑے کھڑی اپنے گلاب کے پھولوں کو دیکھنے لگی

"دلاویز بچے اس بار ہم آریان کے ساتھ ہیں".....

"ہم نے آپ کا ساتھ ہر بات میں دیا ہے

"دلاویز بچے آپ کو اگر وہ لوگ خراب لگے تھے تو آپ مجھے کہتی یا آریان کو بتا دیتی".....

آپ کو خود کچھ نہیں کرنا چاہئے تھا

زارون خان کے دل میں بھی ڈر تھا کہ کہیں جرگہ اس بار سخت فیصلہ ہی نہ سنا دے

"مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ مجھے کیا سزا سنائی جائے گی".....

میں وہی کروں گی جو میرے دل کو صحیح لگے گا"..... اسے نانو کی بات بہت بری لگی وہ آگے بڑھ گئی

"باباجان اگر دلاویز کو سزا مل گئی تو کیا ہو گا؟

آریان کے اسکی فکر کھائے جارہی تھی

"اللہ پر بھروسہ رکھو بیٹا جو نصیب میں لکھا ہے وہ ہو کر ہی رہے گا"

زارون خان نے انھیں تسلی دی حالانکہ دل میں انہیں بھی اس کی فکر تھی

"نہیں مانتا میں کسی قسمت کو".....

"اس قسمت نے نوال کو مجھ سے چھین لیا دلاویز کو بن ماں کی بچی بنا دیا

اس قسمت نے مجھے خانزادی سے جدا کر دیا لالہ سے جدا کر دیا"..... باباب میں آپ دونوں کو نہیں کھو سکتا "

آریان نے ان کے ہاتھ تھام لیے....."

باباجان اپنے باپ کو تو بچپن میں ہی کھو دیا وہ تو نمل تھی جو اپنا باپ مجھے دے گئی"....."

"آپ میرا ساتھ مت چھوڑئے گا

مجھے بھی آپ دونوں سے مل کر جینے کا سہارا مل گیا ورنہ اپنی بیٹی کو آنکھوں کے سامنے مرتادیکھ کر کون باپ زندہ رہ

سکتا ہے۔۔۔۔

وہ دونوں ایک دوسرے کے گلے لگ گئے



مدعی اپنا دعوا پیش کریں "

سب لوگ جرگہ میں جمع فیصلے کا انتظار کر رہے تھے.....

دونوں فریقین کے دلائل سنے گئے

"دونوں فریقین کے دلائل سننے کے بعد جرگہ اس فیصلے پر پہنچا ہے کہ مدعی کا دعوا سچا ہے"

"دلاویز کی بات بھی سچی ہے کہ مدعی نے اپنی بیوی کو مارنے کی کوشش کی ہے"

ہم اس فیصلے پر پہنچے کہ مدعی کو قبیلے سے باہر نکالا جاتا ہے....."

"ساتھ ہی دلاویز کو ایک مہینے کے لئے قبیلے سے باہر نکالنے کا حکم دیتا ہے اور اگر دلاویز یہاں دکھائی دی تو سختی برتی جائے گی

جرگہ کے سردار ہونے کے باوجود زارون خان کچھ نہیں کر سکے

آریان بے جان قدموں سے حویلی لوٹ گئے



شیر دل میں تمہیں بہت یاد کروں گی....."

"پر یہاں سے جانے سے پہلے ایک سواری ہو جائے؟

شیر دل نے ہاں میں سر ہلایا اور دلاویز لپک کر اس پر سوار ہو کر اسے دوڑالے گئی

باباجان آپ کو کیا لگتا ہے دلاویز کو فائزہ کے گھڑ لاہور بھیجنا چاہیے؟"

مطلب اسفند اس کا منگیتر ہے"

یوں ان کا ایک گھر میں رہنا.... کیا یہ صحیح ہو گا؟"

باپ ہونے کے ناتے ان کو دلاویز کی فکر تھی

"آریان بیٹا آپ کو بھروسہ ہو یا نہ ہو ہمیں فائزہ کی تربیت پر بھروسہ ہے"

"سب سے بڑھ کر ہمیں اپنی دلاویز پر خود سے زیادہ یقین ہے کہ وہ اپنے نانا کا سر جھکنے نہیں دے گی"

"رات بہت ہو گئی ہے ہمیں اندر چلنا چاہیے اور کل دلاویز کو روانہ بھی تو کرنا ہے".....

زارون خان نے آریان کا ہاتھ اندر لے جانے کیلئے پکڑا

مگر بابا جان!!!!!!..... آریان کچھ کہنا چاہتا تھا"

"اگر مگر کچھ نہیں ہم نے کہہ دیا کہ دلاویز لاہور جا رہی ہیں تو جا رہی ہیں بس"

"ویسے بھی ماحول بدلنے سے ان کی عادتیں بھی بدل جائیں گی جب وہ عورتوں کے ساتھ کچھ وقت گزارے گی۔ ہم

نے چاہے دلاویز کی جتنی بھی اچھی پرورش کی ہو مگر جو بات ایک عورت سمجھا سکتی ہیں وہ ہم مرد نہیں سمجھا سکتے..... مرد

وں کے بچہ رہ کر انھیں عورتوں والی عادتیں نہیں آئے گی"

"اب ہمیں اندر چلنا چاہیے موسم کا مزاج اچھا نہیں لگ رہا کسی وقت بھی چھلک پڑے گا"۔



مختصر سا سامان بیگ میں رکھے وہ اپنے ماموں کے گھر جانے کو تیار تھی

"دلاویز بچے اپنا خیال رکھنا اور وہاں جا کر کچھ گڑبڑ نہ کر دینا۔ یہ نہ ہو کہ ہماری بیٹی وہاں بھی کچھ کر دے اور آپ کے بابا اور نانو کو اپنا بوریا بستر باندھ کر وہاں آنا پڑے۔۔"

وہ دلاویز کو پیار سے سمجھا رہے تھے کہ وہ آریان کی نسبت ان کی بات زیادہ سنتی تھی

"تو اچھا ہے نہ نانو ہم دونوں مل کر لاہور گھوم لیں گے۔ براہ کرم آپ میرے ساتھ تشریف لے چلیں"

"یہ قبیلے والے بھی نہ خانزادی کے دشمن بن گئے ہیں پر دیکھئے گا ایک ہفتہ....."

"ایک ہفتے کے اندر یہ لوگ خود میرے آنے کی دعائیں کریں گے

باباجان اپنا نانو کا اور میرے شیر دل کا خیال رکھئے گا"..... وہ آریان کے گلے لگتے ہوئے بولی

دلاویز یہ تحفے ہماری طرف سے لے جاؤ اور میں ایک بات کہنا چاہوں گا بیٹا....."

"اسفند آپ کا منگیتر ہے تو بات کرتے ہوئے احتیاط کرنا۔ اچھا اب جاؤ دیر ہو رہی ہے

دلاویز کار میں بیٹھ کر روانہ ہو گئی۔ ابھی وہ کچھ دور ہی پہنچی تھی کہ شیر دل بھاگتا ہوا کار کے آگے آگیا

اچانک بریک لگنے سے اس کا سر سیٹ سے زور سے ٹکرایا۔ وہ سر سہلا تے کار سے باہر نکلی

"شیر دل اب تم مجھے رکنے کو مت کہنا۔ میں نے باباجان سے وعدہ کیا ہے تو مجھے جانا ہی ہو گا"

"تم فکر مت کرو ایک مہینہ تو چٹکیوں میں گزر جائے گا بس تب تک تم اپنا خیال رکھنا۔ اچھا میں چلتی ہوں"

اس کے سر پر ہاتھ پھیر کر وہ آگے بڑھ گئی مگر دو سلگتی آنکھوں نے اسے دور تک جاتے دیکھا۔ اور تب تک اسے دیکھتی رہیں جب تک اس کی کار او جھل نہیں ہو گئی



سب لوگ گھر کے باہر اس کے آنے کا بے صبری سے انتظار کر رہے تھے۔ یاسر درانی کی بھانجی آج پہلی بار ان کے گھر آرہی تھی۔

ماموں جان!!!!... کار سے نکل کر وہ سیدھی یاسر کے پاس گئی۔
 "کتنے عرصے بعد ملی ہو بیٹا ماشاء اللہ آپ تو بہت بڑی ہو گئی ہیں".....

فرط جذبات سے یاسر اپنی بھانجی کو دیکھ کر بولے۔ دلاویز کو دیکھ کر نوال کی یاد تازہ ہو گئی
 "بھئی پانچ سال بعد ملی ہے تو کچھ فرق تو پڑے گا"..... فائزہ آگے بڑھ کر اس سے ملتے ہوئے بولیں
 آپ کیسی ہیں آپ؟....."

تالیہ بھاگ دلاویز کے پاس آئی وہ دلاویز سے تین سال چھوٹی تھی
 "میں تو بہت پیاری، اچھی اور سچی ہوں تبھی تو ایک مہینے کے لئے قبیلے سے باہر نکالا ہے"
 "ہمیں بھی دیکھ لیں کہ ہم بھی کھڑے ہیں راہوں میں".....

اسفند ہلکا سا اس کے کان کے نزدیک گنگنایا

کیسے ہیں آپ اسفند؟....."

اس نے نظر جھکا کر پوچھا۔ چاہے وہ کتنی بھی کھلے مزاج کی تھی پر اپنی حدود کبھی نہیں توڑی
 "میں بالکل ویسا ہی ہوں جیسا نظر آرہا ہوں۔".....

دجیسے مزاج کا سادہ سالڑ کا تھا اسفند۔ اپنے گھر والوں کے بعد اگر کوئی اس کیلئے اہم تھا تو وہ تھی دلاویز خانزادی "بھئی یہیں کھڑے رہو گے یا اندر بھی جانے دو گے دل کو".....

فائزہ کی بات سن کر اسفند نے شرمندہ ہو کر اسے اندر جانے کا کہا

دلاویز ایک عالیشان گھر میں داخل ہوئی۔ گھر کے کونے کونے سے خوبصورتی جھلک رہی تھی

وہ اسفند کی رہبری میں چلتی ایک بڑے سے کمرے میں آئی

دلاویز یہ آپکا کمرہ "..... اس نے سامان آگے بڑھ کر کمرے میں رکھ دیا "

ارے واہ یہ تو بلکہ میری پسند کا کمرہ ہے "..... جب وہ گھر سے نکلی تو اس تھی پر یہاں اپنی پسند کا کمرہ دیکھ کر وہ "کھکھلا اٹھی

بلکل محترمہ یہاں کی ہر چیز میں نے خود آپ کی پسند کی مطابق سیٹ کی ہے..... نانوں نے آپ کے کمرے کا سارا نقشہ "سمجھا دیا تھا تو میں نے اس کو ویسا بنا دیا

"اسفند آپ سچ میں بہت اچھے ہیں بلکہ میں تو کہوں گی کہ نانوں کے بعد اگر کوئی مجھے سمجھ سکتا ہے تو وہ ہیں اسفند "

وہ چلتی ہوئی کھڑکی کے پار دیکھنے لگی جہاں سے سب کچھ صاف دکھائی دے رہا تھا

دلاویز ایک بات پوچھوں؟..... وہ اپنے ہاتھ مسل رہا تھا "

باہر کے نظارے مگن ہو کر بولی..... ہممم

آپ کو میری یاد نہیں آتی تھی "..... وہ چلتا ہوا کھڑکی کے پاس آ کر کھڑا ہو گیا "

آتی تھی ناکونکہ جو دلاویز کے دل کے قریب ہوتے ہیں وہ اسے کبھی نہیں بھول سکتی"..... وہ اس کی طرف مڑی

"..... آپ کی یہی بات مجھے پسند ہے اس لئے میں نے کبھی آپ کو فون پر بات کرنے کے لیے مجبور نہیں کیا"

دلاویز حالات چاہے جیسے بھی ہوں ہم ملیں یا نہ ملیں پر یہ اسفند آپکا ساتھ نہیں چھوڑے گا..... آپ آرام کریں " کھانے پر ملاقات ہوگی"..... دروازہ بند کر کے وہ چلا گیا

اسفند آپ کتنے اچھے ہیں ہر چھوٹی سے چھوٹی بات کا بھی خیال رکھتے ہیں.... مامی نے سچ میں آپکی تربیت بہت اچھے سے کی"..... اس کے چہرے پر مسکراہٹ ابھری

تھکاوٹ سے برا حال تھا وہ چادر تان کر سو گئی

! کچھ خاص ہی ادا ہے ان میں ورنہ ہم

کیوں کھینچے جاتے ہیں انکی طرف رفتہ رفتہ

چھوٹے----- یہ محترمہ نظر کیوں نہیں آرہی؟----- درانی ہاؤس کے سامنے والے گھر سے دور بین " لگائے وہ کچھ دیکھنے میں مصروف تھے

بڑے مجھے دونہ دور بین----- مجھے بھی دیکھنا اپنی محترمہ کو"..... وہ کھینچا تانی کرنے لگا

"حد ادب.... تم بھول کیوں جاتے ہو کہ میں تم سے پورے ڈیڑھ منٹ بڑا ہوں "

اس نے دور بین چھوٹے سے چھین لی اور دوبارہ دیکھنے لگا

لو آگئی..... وہ خوش سے چلایا "

کون آگئی بڑے؟..... کہاں ہے مجھے بھی دکھاؤ"..... وہ ادھر ادھر دیکھنے لگا "

" عقل کے اندھے..... سامنے دیکھو..... وہ ہے محترمہ دلاویز "

اچھا..... وہ ہے یہ جس کیلئے ہم یہاں آئے ہیں..... پر بڑے اگر ہمارے ہٹلر لالہ زیان کو پتہ چل گیا تو ہماری خیر نہیں

کیا کر رہے ہو تم دونوں یہاں؟"..... وہ دونوں باتیں ہی کر رہے تھے جب زیان کی آمد ہوئی "

کلک کچھ کچھ نہیں لالہ..... وہ تو بس ہم گھر کا جائزہ لے رہے تھے "..... وہ جلدی سے بولا "

تم تو چپ ہی رہو تم..... تاشفین مجھے یہ گھر پسند نہیں آیا..... کوئی اور گھر دیکھ لو"..... زیان رعب دار آواز میں بولا

لالہ آپ کو پسند نہیں آیا تو آپ کوئی اور گھر دیکھ لیں..... میں یہیں رہوں گا "..... تاشفین دو ٹوک بولا "

لالہ میں بھی بڑے کے ساتھ رہوں گا..... بھلے ہی وہ مجھ سے ڈیڑھ منٹ بڑا ہے..... پر آریان اپنے بڑے کے

ساتھ ہی رہے گا "..... آریان نے تاشفین کے پیچھے منہ چھپایا

واہ..... مطلب بہرام خان کے چھوٹے جڑواں بیٹے لالہ رخ کے بھائی..... بس ایک دوسرے کے ساتھ ہی

رہیں گے..... زیان جل بھن گیا اپنے چھوٹے بھائیوں کی بات سن کر

لالہ براہ کرم ہمیں یہی گھر چاہیے..... آپ مالکان سے بات کر لیں "..... آریان نے منت کرتے ہوئے "

کہا تو زیان منہ بناتا باہر نکل گیا

بڑے یہ بتاؤ بابا جان کو کیا سوچھا جو لالہ کو پہلے پیدا کر دیا..... تمہیں بڑا ہونا چاہیے تھا..... آریان اداسی " سے بولا تا شفیقین نے اسے گھورا

" چھوٹے تم بھول کیوں جاتے ہو کہ میں ابھی بھی تم سے بڑا ہوں..... چاہے ڈیڑھ منٹ ہی سہی " . وہ دوبارہ دلاویز کو دیکھنے لگا آریان بھی دور بین لے آیا "

ہائے اللہ یہ کون آئی ہے محترمہ کے ساتھ ؟ "

یہ.... یاسر درانی کی بیٹی ہے..... تم اس کو چھوڑو اور اس کام پر دھیان دو..... وہ باتوں میں مصروف تھے کہ " دلاویز، تالیہ کے ساتھ کمرے سے چلی گئی



دلاویز بیٹا کچھ لونا..... فائزہ اسے پلیٹ اٹھا کر اسے کھانا پیش کر رہی تھیں "

..... مامی کہیں کھانا کھلا مجھے مارنے کا ارادہ تو نہیں ہے ؟ "

کہیں کل کے اخبار میں خبر نہ آجائے کہ مشہور سیاستدان کی بیوی نے اپنی ہونے والی بہو کو کھلا کھلا کر مار " دیا..... وہ اداکاری کے ریکارڈ توڑ رہی تھی

دلاویز بچے ہمارا ارادہ آپکو مارنے کا نہیں بلکہ اپنے گھر میں مستقل لانے کا ہے..... اسفند کسی بات پر تاثر نہیں " دے رہا تھا

ہائے امی جان سچ میں آپی بھیا کی دلہن بن کر ہمارے گھر آئیں گی ؟..... یہ خبر سن کر تالیہ کے تو پاؤں ہی زمین " پر نہیں لگ رہے تھے

جی بیٹا..... میں جلد ہی بھائی جان کے پاس شادی کی تاریخ مانگنے جا رہی ہوں "..... اسفند خاموشی سے " اٹھ کر وہاں سے چلا گیا اس بات کو دلاویز نے بخوبی محسوس کیا

مامی میں ابھی آئی "..... دلاویز بھی اس کے پیچھے چلی گئی

جی ڈھونڈتا ہے پھر وہی فرصت کے رات دن

بیٹھے ہیں تصورِ جاناں کیے ہوئے

(غالب)

وہ گارڈن میں بیچ پر بیٹھا پودوں کو دیکھ رہا تھا۔ ایک پھول مر جھا رہا تھا اور جیسے ہی بھنورے نے اس کا رس پیا پھول پھر سے کھل گیا۔ ایک درخت پر دو پرندے بیٹھے پیاری پیاری آوازیں نکال رہے تھے۔ اسفند اس ماحول میں اتنا گم تھا کہ اسے پتہ ہی نہیں کب دلاویز اس کے پاس آکر بیٹھ گئی

اسفند..... وہ دھیمے سے بولی

ہممم "

"کیا ہوا میں کب سے دیکھ رہی کہ آپ خاموش لگ رہے ہیں"

کیا آپ شادی کی بات سن کر اداس ہیں تو میں مامی سے حالت انکار کر دیتی ہوں ".....

اسفند کی خاموشی دیکھ کر وہ وہاں سے جانے لگی تب اسفند نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا

بیٹھیں..... اس کے کہنے پر دلاویز دوبارہ بیٹھ گئی "

دلاویز کس نے کہا کہ میں آپ سے شادی نہیں کرنا چاہتا "..... وہ کھڑا ہو گیا "

..... پھر آپ خاموش کیوں ہیں؟ "

دلاویز آپ مرنے کی بات کیسے کر سکتی ہیں..... آپ اچھے سے جانتی ہیں کہ میں آپ سے..... وہ چپ ہو گیا "

آپ مجھ سے کیا؟..... دلاویز نے بات شروع کی "

یہ بتانے کی ضرورت تو نہیں ہے پر اگر آپ سننا چاہتی ہیں تو میں کہہ دیتا ہوں "

میں اسفندیاسر درآنی دلاویز آریان حیدر کو دل کی گہرائیوں سے چاہتا ہوں اور زندگی کا ہر پل آپ کے ساتھ گزارنا "

چاہتا ہوں

دلاویز کیا آپ مجھ سے شرعی رشتہ جوڑیں گی؟..... دلاویز نے ہاں میں سر ہلا دیا "

تو اب چل کر کھانا کھالیں۔ قسم سے بہت بھوک لگی ہے..... وہ پیٹ پر ہاتھ رکھ کر بولی "

. جی ضرور مگر پہلے آپ..... وہ مسکراتے اندر چلے گئے "

. دور سے دیکھتے تاشفین جل بھن گیا اس وقت اسفند زہر لگ رہا تھا



ہائے اس خانزادی کے جانے سے رونق ہی چلی گئی ہے "..... گل بی بی اس وقت عورتوں کی محفل لگا کر بیٹھی "

تھی۔ لوگ ان کو خبری کہتے تھے ان کے پاس پورے علاقے کی خبر ان کے پاس ہوتی تھی

. لوگ ان کے آتے ہی خاموش ہو جاتے تھے .

ان کے پاس کمال کا ہنر تھا لوگوں کے پیٹ سے بات اگلو اہی لیتی تھی۔ اس کی وجہ سے بہت ہنگامے ہوئے تھے

یہ تو صحیح کی رہی ہیں آپ گل بی بی..... جب سے خانزادی گئی ہے سچ میں رونق ہی ختم ہو گئی ہے جب وہ یہاں تھی تو " لگتا تھا بہار نے پھول کھلا دیے ہوں

ایک عورت بولی

پر اب کر ہی کیا سکتے ہیں اسے ایک مہینے کے بعد ہی یہاں آنے دیا جائے گا..... سب نے سر ہلایا "

پر بہن اب میں کیا کروں میری تو بہت مدد کرتی تھی دلاویز۔ اللہ اسکی عمر لمبی کرے اس میں اور پچھلی دلاویز میں کچھ " فرق نہیں ہے

میں جاؤں گی سردار زارون خان کے پاس آخر وہ جرگہ کے سرداروں میں سے ایک ہیں..... چاہے کچھ ہو جائے ہم اپنی دلاویز کو واپس لا کر ہی رہیں گے

کیوں بہنوں میں ٹھیک کہہ رہی ہوں..... ایک عورت جو کافی دیر سے سب کی باتیں سن رہی تھی اٹھ کر کہنے لگی

"پر بہنوں اس نے غلطی کی ہے تو ہم اس کا ساتھ کیوں دیں "

گل بی بی نے سب کو روکنا چاہا.....

گل بی بی آپ تو چپ ہی رہیں..... اگر خانزادی غلط ہے تو آپ کو نسا صحیح ہیں.. آپ نے اپنا پیٹ بھرنے کیلئے جانے " کتنے لوگوں کا گھرا جاڑ دیا۔ خود کا گھر تو بسانہ سکیں تو آپ نے دوسروں کے گھرا جاڑنے شروع کر دیے..... وہ عورت گل بی بی کی اچھی حوصلہ افزائی کر رہی تھی

بس گل بی بی اب اور نہیں اگر خاندادی کو واپس لانے میں آپ نے ہماری مدد نہ کی تو اللہ کی قسم ہم سب آپ کو سزا دلوائیں گی

نہیں نہیں اللہ کیلئے ایسا مت کرنا ممم میں تمہاری مدد کروں گی..... وہ بڑی مشکل سے بولیں "

سب کا پینتر اکام کر گیا جیسا دلآویز نے خان بابا (ملازم) کو سمجھایا انہوں نے سب عورتوں کو سمجھا دیا گل بی بی کی بات کوئی نہیں ٹال سکتا تھا کیونکہ ان کو اپنے راز فاش ہونے کا خدشہ تھا۔



وہ سمجھتا کیا ہے خود کو..... تاشفین کمرے میں ٹہلتے ہوئے بڑبڑا رہا تھا "

بڑے اس میں اتنا گھومنے کی کیا ضرورت ہے..... انسان ہے تو انسان ہی سمجھے گا نا..... آریان کمرے میں " آتے ہی شروع ہو چکا تھا

تم چپ ہونے کا کیا لو گے؟..... تاشفین کو اس وقت اس کی باتیں زہر لگ رہی تھیں "

بڑے اب پوچھ ہی لیا ہے تو بتا دیتا ہوں..... وہ بیڈ گر گیا "

مجھے ناتالیہ یا سردرانی کا شوہر بنا دو..... اپنے دونوں ہاتھ سر کر نیچے رکھ کر بولا "

! حد ادب "

گستاخ..... میں تم سے پورے ڈیڑھ منٹ بڑا ہوں تو اس حساب سے تو میری شادی پہلے

ہو گی..... تاشفین اسے گھور رہا تھا

بڑے تم مجھے یہ ڈیڑھ منٹ کی دھمکی نہ دیا کرو اور جس محترمہ کی بات تم کر رہے ہو اس کی شادی بہت جلد ہونی والی ہے..... آریان کی بات تاشفین پر ہم کی طرح گری

"وہ تو تب ہوگی جب میں ہونے دوں گا"

شرم کرو بڑے ہمارے گھر میں بھی بہن ہے..... تم کیسے کسی لڑکی سے زبردستی شادی کر سکتے ہو؟

قسم لے لو اگر تم نے ایسا کیا تو میں تمہیں بڑا نہیں مانوں گا اور باباجان کو تمہاری شکایت بھی لگاؤں گا..... آریان اسے دھمکی دینے لگا

تم چپ نہیں رہ سکتے جب بھی بولتے ہو..... تاشفین نے کشن اٹھا کر اسے مارا جسے آریان نے اٹھ کر کیچ کر لیا " پھر کیا اس کے بابا کی منتیں کرو گے؟ "

اس کے بابا کی تو نہیں پر اللہ سے دعا ضرور کروں گا کہ کچھ ایسا ہو جائے کہ ان دونوں کی شادی ہی نہ ہو "

ہائے صدقے..... ماں مر جائے. کتنی اچھی سوچ ہے تمہاری ورنہ میں نے تو تم سے رشتہ توڑنے کا سوچ لیا تھا " آریان نے اسکی بلائیں لی



یہ لیجیے باباجان.. آج میں نے اپنے ہاتھوں سے آپ کے لئے سبھی بنائی ہے..... آریان حیدر گرم گرم سبھی سجائے داخل ہوئے

واہ آریان بچے آج تو سچ میں آپ کے ہاتھ کی سبھی کھانے کا دل کر رہا تھا..... وہ اخبار میز پر رکھ کر سیدھے ہوئے

..... "بابا جان تو آپ پہلے ہی بتا دیتے میں پہلے ہی بنا دیتا"

..... بس بچے آج بنا لائے ہو اتنا ہی بہت ہے..... دلاویز سے بات ہوئی آپکی؟ "

.....جی بابا جان فائزہ بتا رہی تھی کہ سب ٹھیک ہے..... آپ فکر نہ کریں "

چلو شکر ہے وہ خوش ہے تو..... چلو مجھے سبھی تو دو..... زارون خان نے سکھ کا سانس لیا دلاؤ ویز کا حال جان " کر۔ وہ دونوں سبھی کھانے لگے

سلام گل یاور خان صاحب! کیسے مزاج ہیں آپکے؟..... گل بی بی جرگہ کے بڑے پانچویں سردار کے سر پر موجود "تھی

....."ارے گل بی بی آپ نے آنے تکلیف کیوں کی مجھے پیغام بھیج دیا ہوتا"

پتہ نہیں یہ خبری ماسی آج کون سا بم پھوڑے گی اللہ بچالینا"....."

وہ منہ میں بڑبڑانے لگے جسے خبری ماسی سن چکی تھی

خان صاحب کچھ فرمایا آپ نے؟..... ماسی نے تھوڑا آگے ہو کر پوچھا "

ننننننن ننن نہی نہیں گلگل گل بی بی آپ کو وہم ہوا ہے"..... وہ اٹکتے ہوئے بولے

اچھا پر میرے نازک کانوں میں خاردار آواز نے قدم رکھا تھا۔ خیر میرا وہم ہو گا..... وہ بات ٹال گئی۔"

ماسی آپ نے بتایا نہیں اپنی آمد کا مقصد؟..... وہ منظر کھڑے تھے کہ خبری ماسی کے منہ سے کچھ اچھا نکلے اور وہ سکھ " کاسانس لیں

خان صاحب آج مجھے آپ کی پرانی معشوقہ ملی تھی..... وہ چند منٹ کیلئے خاموش ہوئیں "

وہ کہہ رہی تھی کہ تمہارا ایک بیٹا بھی ہے جو جوانی کی دہلیز کو پار کرنے لگا ہے..... گل یاور کے ہاتھ پیر ٹھنڈے " ہونے لگے

میں سوچ رہی ہوں کہ اسے آپ کی زوجہ کے روبرو کروا ہی دوں "..... وہ ہاتھ جھاڑنے لگیں "

گل بی بی آپ یہ بتائیں کہ منہ بند کرنے کے بدلے میں آپ کو کیا چاہئے؟!..... وہ اس وقت صرف اپنی جان بچانا " چاہتے تھے

یہ ہوئی نہ بات.... زیادہ کچھ نہیں بس خانزادی کو واپس بلانے کیلئے جرگہ کو راضی کر لیں ورنہ کل صبح آپ اپنی زوجہ " کے روبرو ہونگے جرگے وہ بھی مجرم بن کر... ابھی میں چلتی ہوں مجھے اور بھی گھروں میں جانا "..... وہ چادر سنبھالتی حویلی سے چل دیں

کہہ تو ایسے رہی تھی جیسے دوسروں کے گھروں میں تلاوت قرآن کرنے جا رہی ہیں لگانی تو آگ ہی ہے.. اب کچھ کرنا " ہو گا ورنہ کل میری خیر نہیں. ایک وہ خانزادی اور ایک یہ خبری ماسی گلے میں اٹکی ہڈی جیسی ہیں آگے جائے تو موت باہر . نکالنا دشوار "..... گل یاور اپنا راز افشاں ہونے کا سوچ کر بہت فکر مند ہو رہے تھے



کیا ہوا بڑے آپ کے چہرے پر غیر معمولی آثار کیوں نظر آرہے ہیں؟..... تاشفین کو مسکراتا دیکھ کر آریان پوچھے " بغیر نہ رہ سکا

تاشفین: "آج صبح میں نے محترمہ کو دیکھ لیا اس لئے اچھا لگ رہا ہے"..... وہ مسکرا کر بولا

آریان: "یار بڑے اب تو اس خبط سے باہر آ جا۔ تم جانتے ہو وہ کسی کی منگیت رہے"..... آریان فریج سے پھل نکالنے لگا

تاشفین: "تم کیا جانو اس دل کی لگی صاحب

دل کی لگی دل کو لگی اور بہت زیادہ لگی"..... اس نے شیف سے نمرہ احمد کی کتاب نمل کو اٹھایا

آریان: "یار بڑے تم کو کب سے کتابیں پڑھنے کا شوق چڑھ گیا؟..... وہ سیب کاٹ کر پلیٹ لئے اس کے سامنے آ بیٹھا

تاشفین: "جب سے مجھے پتہ چلا ہے کہ اسے کتابیں پسند ہیں تب سے میں نے بھی کتاب پڑھنا شروع کر دیا ہے

".....! اس نے پلیٹ سے سیب کا ٹکڑا اٹھا کر منہ میں ڈال لیا

آریان: "یار بڑے مہربانی کر کے دو منٹ خاموش ہونا" اس نے موبائل نکال کر کال ملائی جو اٹینڈ کر لی گئی جیسے اسی کا

انتظار ہو

آریان: "السلام علیکم کیسی ہو چھوٹی؟".....! اس نے فون سپیکر پر کر کے تاشفین کے اور اپنے درمیان کیا

....."۔ لالہ رخ: وا عمیکم السلام۔ میں تو ٹھیک ہوں لالہ پر مجھے آپ کی باتوں پر یقین نہیں آرہا

آریان: چھوٹی اب پوچھ لے اپنے نا

نہاد معصوم بھائی سے "..... آریان نے موبائل تاشفین کی جانب کیا

لالہ رخ: لالہ ہم تو سمجھ رہے تھے کہ دال میں کچھ کالا ہے مگر جب ہمیں پتہ چلا کہ پوری دال ہی کالی ہے تب ہمیں بہت افسوس ہوا۔ لالہ ہم باباجان سے آپ کی شکایت کریں گے اب انجام کے ذمہ دار آپ خود ہوں۔ ہم آپ سے ناراض ہیں اس لئے لاہور سے ہمارے لئے تحفہ لانے کی ضرورت نہیں ہے "..... ہنسی دباتی وہ کال منقطع کر چکی تھی

تاشفین: آریان کے بچے تم نے لالہ رخ کو بیچ میں لا کر اچھا نہیں کیا "..... تاشفین جو تالے کر آریان کے پیچھے بھاگا



کب سے وہ کچن میں تھی۔ کھٹک پٹخ کی آوازیں باہر تک سنائی دے رہی تھیں۔

اسفندیار کچن میں آیا تو اس کی حالت دیکھ کر دنگ رہ گیا۔ بالوں میں آٹا لگا ہوا تھا اس کی حالت دیکھنے والی تھی

..... "اسفند: "دلاویز آپ یہ کیا کر رہی ہیں؟

دلاویز: کھانا بنا رہی ہوں "..... وہ کڑاہی میں چچہ ہلا رہی تھی

..... "اسفند: "اتنی تیاری کیوں؟... کیا مجھ سے محبت تو نہیں ہو گئی؟

دلاویز: جس دل میں محبت پیدا ہو جاتی ہے خوشی، آرام اور سکون کو اڑا دیتی ہے ".....

وہ گیس بند کر چکی تھی اور کھانا ڈشوں میں ڈالنے لگی

اسفند: "ہاں وہ بات تو بالکل درست فرمائی آپ نے۔ چلیں میں کھانا باہر پہنچانے میں آپ کی مدد کر دوں "..... وہ

پلیٹس اٹھا کر لے گیا اور میز پر لگانے لگا

آجاؤ سب کھانا لگ گیا ہے۔"..... اس نے بلند آواز میں سب کو بلایا تھوڑی سی دیر میں سب وہاں موجود تھے۔

ارے واہ خوشبو تو بہت اچھی آرہی ہے لگتا ہے بہادر نے کچھ نیا بنایا ہے۔"..... فائزہ بیگم تعریف کئے بغیر نہ رہ پائیں۔

امی جان یہ کھانا بہادر نے نہیں بلکہ دلاویز نے بنایا ہے۔"..... اسفند پلیٹ میں سالن ڈالتے ہوئے بولا۔

دلاویز بیٹا آپ نے تکلیف کیوں کی۔ آپ کو پتہ ہے نہ آپ کا مشقت میں پڑنا مجھے گوارہ نہیں۔"..... وہ محبت بھری نظروں سے اسے دیکھ کر بولیں۔

مامی آپ بالکل نانو اور بابا جان جیسا پیار کرتی ہیں مجھے۔ کاش امی جان، بڑی ماں اور بڑے پاپا بھی تو وہ مجھے کتنا پیار کرتے۔ میں نے کبھی کہا نہیں پر مجھے ان کی بہت یاد آتی ہے جب حویلی میں میرے سوا کوئی عورت نظر نہیں آتی۔"..... آج اس کی آنکھوں میں آنسو تھے۔

میں ابھی آئی۔"..... وہ اٹھ کر کمرے میں بھاگ گئی۔

فائزہ آپ سمجھائیں دلاویز کو۔ مجھے پتہ ہے اسے نوال کی یاد آتی ہے پر نہ میں نوال کو روتے ہوئے دیکھ سکتا تھا اور نہ ہی اپنی بھانجی کو۔"..... یاسر درانی نم لہجے میں بولے۔

آپ لوگ رکیں میں دلاویز کو سمجھاتا ہوں۔ آپ لوگ کھانا کھائیں۔"..... اسفند اس کے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔

..... "تالیہ بیٹا کھانا کھاؤ۔"

..... "پر بابا وہ آپ۔"

آپ سے بھی بات کرنے گئے ہیں آپ کھانا کھاؤ۔".....! وہ سب کھانے میں مصروف ہو گئے۔

دلاویز میں اندر جاؤں۔"..... اسفند کے دروازہ کھٹکھٹاتے ہی دلاویز نے اپنا دوپٹہ ٹھیک کر کے اسے اندر آنے کی اجازت دی

..... "اسفند آپ یہاں؟"

. دلاویز میں آپ کو لینے آیا ہوں چلیں سب آپ کا انتظار کر رہے ہیں۔"..... دلاویز نے کوئی جواب نہیں دیا۔
دلاویز چلیں نہ مجھے بہت بھوک لگی ہے۔"..... وہ پیٹ پر ہاتھ رکھ کر معصومانہ انداز میں بولا تو دلاویز مسکرا کر اس کے پیچھے چل دی



زارون خان ہم چاہتے ہیں کہ آپ خانزادی کو واپس بلا لیں۔" سب سردار تھوڑے گھبراہٹ سے بولے۔ لگتا تھا جیسے گل بی بی نے سب کو بہت دھمکیاں دی تھیں

. خیر تو ہے آپ لوگوں نے اپنا فیصلہ کیوں بدل لیا؟..... زارون خان کو تو کچھ سمجھ ہی نہیں آرہی تھی

کچھ نہیں کچھ نہیں بس ہم سب کو احساس ہوا ہے کہ خانزادی کو سب یاد کرتے ہیں اور وہ اپنے موقف پر صحیح ہیں۔ آپ اسے بلا لیں۔"..... گل یاور کے ہوش سب سے زیادہ اڑے ہوئے تھے

معاف کیجئے گا پر زارون خان اپنے فیصلے کسی کے لیے نہیں بدلتا پھر چاہے وہ اس کی نواسی ہی کیوں نہ ہو۔"..... وہ سخت لہجے میں بولے

..... "پر زارون خان"

پرور کچھ نہیں میں نے کہہ دیا نہ۔ آپ لوگ کھانا کھا کر ہی جائیے گا۔"..... وہ وہاں سے اٹھ گئے



باباجان ایک بات پوچھو آپ سے؟"..... بہرام خان چائے کے مزے لے رہے تھے جب لالہ رخ کی آمد ہوئی

..... "آپ نے میرے بھائیوں کے نام ایسے کیوں رکھے؟"

بیٹا میرے دو دوست تھے اور گلزار اور دوسرا تاشفین حیدر۔ ہم سب ایک ساتھ پڑھے پر مجھے تاشفین بہت پسند تھا۔

"جب تاشفین کے بھائی نے اپنا علاقہ مجھے بیچا تھا تو وہاں کے لوگوں کو تاشفین کی تعریف ہی کرتے سنا

میں نے سوچ لیا کہ میں اپنے بیٹوں کے نام ان تینوں بھائیوں کے نام پر رکھوں اور میں نے ایسا ہی کیا۔"..... وہ اسکا پکڑ

کر بولے

واہ بابا پھر تو میرا نام بھی ان کی کسی رشتہ دار کے نام پر رکھ لیتے۔"..... وہ شرارت سے بولی تو دونوں باپ بیٹی کھکھلا

کر ہنسنے لگے



..... وہ رو کیوں رہی تھی کیا اس اسفندیار نے اسے کچھ کہا تھا؟"

نہیں وہ تو اتنا لڑاکا نہیں ہے پھر کیا تالیہ نے؟"..... وہ دور بین سے دلاویز کوروتے دیکھ چکے تھے

نہیں تالیہ تو اسے بڑی بہن مانتی ہے پھر کون؟"..... تاشفین کی بے چینی بڑھتی جا رہی تھی

اے موٹا بھائی کیم چھو۔؟"..... آریان اس کے کان میں چلا کر بولا تو تاشفین اچھل پڑا

آریان تم نے مجھے موٹا بولا؟..... وہ اپنے آپ کو غور سے دیکھتے ہوئے بولا

دیکھو میں کتنا کمزور ہوں میں اور تم کتنے ہٹے کٹے ہو۔ بڑا آیا مجھے موٹا بولنے والا۔ "..... اس کا غصہ ساتویں آسمان کو" چھو رہا تھا

دھر فٹے منہ.... میں تو آپ سے پوچھ رہا تھا کہ کیا حال ہے اور آپ نے تو میری ہی عزت کا فالودہ، فالسہ، اور لسی کر دیا۔ "..... وہ روٹھ کر سائیڈ پر بیٹھ گیا

اوہ اچھا میں سمجھا..... ویسے ندیدے تو تم ہو تبھی تم نے کھانے والی چیزوں کی مثال دی تم نے۔ "..... تاشفین" اس کا ناک پکڑ کر بولا

اچھا اب معاف بھی کر دے دیکھو میں تم سے پورے ڈیڑھ منٹ بڑا ہوں تو حکم بھی دے سکتا ہوں۔ "

جب آریان نہ مانا تو تاشفین اسے گدگدی کرنے لگا آریان ہنسی سے لوٹ پوٹ ہو گیا

..... "جانتھے معاف کیا لاہ اب اگر انعام کا وعدہ کرو تو ایک خبر ہے "

جو مانگو گے ملے گا بس خبر اچھی ہونی چاہیے "..... وہ تفکر سے بولا

..... "آریان: "اب وعدے کو یاد رکھنا

تاشفین:

.....: "ہاں ہاں میں یاد رکھوں گا اب بتاؤ بھی ۔"

کان نزدیک لاؤ۔ "..... تاشفین نے کان نزدیک کیا اور آریان کی بات سن کر اس کا چہرہ چمک اٹھا "

باباجی کیا آپ میری مدد کر سکتے ہیں۔ میں بہت پریشان ہوں۔"-----"تاشفین بابا کے سامنے بیٹھ کے بولا"

ہاں بچہ ہم تمہاری مدد کریں گے بولو کیا کام ہے۔؟"-----"تاشفین نے اسے ساری بات بتائی"

چلہ کرنا ہو گا وہ بھی قبرستان میں پورے 40 دن۔"بابا رعب دار آواز میں بولا"

اس سے کیا ہو گا؟۔ کیا میرا کام ہو جائے گا؟۔۔۔ اس سے کوئی گڑبڑ تو نہیں ہو گی۔؟"-----"وہ سر کھجاتے"

ہوئے بولا

گستاخ اگر میری بات پر یقین نہیں ہے تو یہاں کرنے کیا آیا ہے؟۔ چلے جاؤ یہاں سے۔"-----"بابا غصے سے بولے"

معاف کرنا بابا غلطی ہو گئی۔ مجھے آپ پر یقین ہے۔"-----"

جاؤ اور آج رات 12 بجے سے تمہارا چلہ شروع ہو گا جو پورے چالیس دن تک جاری رکھنا پھر تمہارا کام ہو جائے گا"

۔"-----"بابا کے کہنے کے لئے ٹھیک ہے وہ نودو گیارہ ہو گیا



دلاویز سٹڈی روم میں تھی جب تالیہ اور اسفندیاسر ایک لمبی چوڑی میں کھانے کی مختلف چیزیں سجائے اندر داخل ہوئے

ایک طرف میز پر اس نے سامان رکھا

ارے آپ لوگ اتنا کھانا لے کر کیوں آ گئے۔؟"-----"تالیہ مختلف چیزیں پلیٹ میں سجائیں اور دلاویز کو"

دیں۔

ارے اتنا تکلف کرنے کی کیا ضرورت تھی میں خود لے لوں گی"-----"او پلیٹ تھام کر بولی"

میں کچھ سوچ رہی ہوں اگر کہو تو بتاؤں۔۔۔۔۔" وہ چائے کا سپ لیتے ہوئے بولی۔

ہاں بولیے۔۔۔ اس میں پوچھنے کی کیا بات ہے آپ کچھ بھی کہہ سکتی ہیں"۔۔۔۔۔۔۔۔ اسفند اس کے عقب سے " بولا

میں پرانی حویلی جانا چاہتی ہوں اور میں چاہتی ہوں کہ آپ بھی میرے ساتھ چلو۔۔۔۔۔ وہ اطمینان سے بولی "!!!!!! مگر دل آویز"

وه علاقہ تو-----"

وہ علاقہ تو چچا جان نے بیچ دیا تھا بہرام خان کو پھر بھلا ہم کیسے جاسکتے ہیں وہاں؟"۔۔۔۔۔ اسفند کو اس کی بات کچھ سمجھ نہیں آئی کیا آخر وہ کیوں جانا چاہتی ہے وہاں

علاقہ ہی بیچا ہے پرانی حویلی نہیں۔ مجھے وہاں جا کے بہت سکون ملتا ہے اور میں وہاں جاؤں گی۔ اگر آپ میرے ساتھ " نہیں جائیں گے تو پھر بھی میں وہاں پہنچ جاؤں گی تو آپ لوگ سوچ لیجئے ہم کو آج شام کو نکلنا ہے "----- وہ سرد لہجے میں بولی اور پلیٹ لے کر وہاں سے نکل گئی۔ چار و ناچار اسفند اور تالیہ کو اس کی بات ماننی پڑی

اچھا بیٹا سیر کے چکر میں ہم لوگوں کو بھول نہیں جانا اپنا خیال رکھنا اور ہمیں کال کرتے رہنا۔ "۔۔۔۔"

وہ دروازے پر جانے کے لئے تیار کھڑے تھے اسفند کو تھوڑا ڈر لگ رہا تھا کہ اس نے پہلی بار اپنے گھر والوں سے جھوٹ بولا ہے اور یہ بھی تھا کہ اس کا یہ جھوٹ اس کے لیے کوئی بڑی مصیبت نہ بن جائے۔۔

آپ فکر مت کریں مامی میں ان دونوں کا بہت اچھے سے خیال رکھوں گی اور آپ کو شکایت کا موقع نہیں دوں گی۔

-----مامی اور ماما سے مل کر وہ ان دونوں کو لیے وہاں سے ہریالی پور کے لیے روانہ ہو گئی۔ آج وہ اس جگہ جانے

والی تھی جہاں اس کے والدین نے اپنی زندگی گزاری تھی اس کے بہت سے پیارے اس سے وہاں سے بچھڑے تھے۔ بیک سیٹ پر ٹیک لگائے اس نے اپنی آنکھیں بند کر لیں



آج تاشفین کے چلے کا آخری دن تھا کیسے ہیں رات کے بارہ بجے وہ قبرستان میں داخل ہوا اور آثار بنا کر وہ چلے میں بیٹھ گیا اور وظیفہ کرنے لگا۔

اسے وہاں بیٹھے ایک گھنٹہ ہو گیا تھا اچانک اسے پائل کی آواز سنائی دی۔ اس کا دل گھبرانے لگا اس نے مڑ کر دیکھا تو ایک عورت روٹیاں اٹھائے آرہی تھی۔ اس نے روٹیاں اپنی شوہر کی پاس رکھیں جو بیل کی مدد سے ہل چلا رہا تھا

میاں مجھے بھوک لگی ہے۔" اس کا شوہر کھانا کھانے لگا تھا کہ وہ بول پڑی

آدمی نے آدمی روٹیاں اپنی بیوی کی طرف بڑھائیں جس سے وہ چٹ کر گئی "یہ لو آدمی روٹیاں تم کھاؤ۔" میاں مجھے اور بھوک لگی ہے۔"

یہ لو تم باقی روٹیاں بھی کھاؤ۔" آدمی نے باقی روٹیاں بھی اپنی بیوی کو دے دیں۔ عورت وہ بھی کھا گئی مجھے اور بھوک لگی ہے۔"-----"

ایسا کرو ایک بیل کھاؤ۔" آدمی کے اشارہ کرنے دیر تھی کہ عورت بیل کھا گئی

اللہ جی! اس بابے نے مجھے کس مصیبت میں پھنسا دیا کیا مجھ سے کوئی غلطی تو نہیں ہوگی۔ "تاشفین کے ہاتھ پیر پھول" گئے سب دیکھ کر

میاں مجھے اور بھوک لگی ہے۔۔۔ عورت غصے سے چلانے لگی

تم غصہ نہ کرو ایسا کرو دوسرا نبیل بھی کھالو۔ "وہ آدمی اسے سمجھانے لگا۔ عورت دوسرا نبیل بھی کھا چکی تھی مگر اس کی" بھوک مٹنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی

مجھے اور بھوک لگی ہے کھانا دو ورنہ میں تمہیں بھی کھا جاؤں گی۔ "وہ چلا رہی تھی"

ایسا کرو وہ اور سامنے جو لڑکا بیٹھا ہے اسے کھالو۔ "اتنا کہنے کی دیر تھی کہ عورت تاشفین کی طرف بھاگنے لگی اور" تاشفین کی جان منہ کو آنے لگی ہے۔ اسے ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ آج اس کی زندگی کا آخری دن ہے۔ عورت کے حصار میں پہنچنے سے پہلے ہی وہ بے ہوش ہو گیا

تاشفین بیٹا اٹھ کتنی دیر سو گے۔ "اسکی ماں آپ کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے بولی۔ اس نے آہستہ آہستہ آنکھ کھولی" مگر اس کی حالت ٹھیک نہیں لگ رہی تھی

مجھے بھوک لگی ہے کھانا دو۔ جلدی کھانا دو بھوک لگی ہے مجھے۔ "زور زور سے چلانے لگا۔ سبرینہ نے جلدی سے ملازم کو" کہہ کر کھانا منگوایا اس سے دو منٹ میں کھا گیا

اے بڑھیا جلدی سے اور کھانا منگوا۔ "----- سبرینہ کو گھورتے ہوئے بولا"

امی جان کیسا ہے یہ اب؟ "-----"

زیان جیسے کمرے میں داخل ہوا لہجے میں بولا تھا یہ بار تاشفین پسند نہیں آئی وہ غصے سے اسے دیکھنے لگا

اسے گھور کیوں رہے ہو؟ میرے منہ پہ موتی جڑے ہیں؟ نیچے کرو آنکھیں۔۔۔۔۔۔ وہ اسے ڈانٹتے ہوئے بولا "تم مجھے ڈانٹو گے۔ تمہاری اتنی جرأت۔"۔۔۔۔۔۔ اتنا کہتے ہی وہ زیان کو پٹخنے لگا۔ اتنی مار کھانے کے بعد ان ساری "اکڑ نکل چکی تھی۔ جیسے ہیں تاشفین نے اسے چھوڑا وہ وہاں بھاگ کھڑا۔

باری باری وہ سب کو مارنے لگا کسی کو بھی سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ اتنا معصوم لڑکا آج لڑاکا بنی کیوں بن گیا۔



ارے یہ تو خانزادی جیسی ہے۔ بالکل اس سے ملتی ہے پر یہ ہے کون؟"..... جیسے ہی وہ گاؤں میں داخل ہوئی "لوگوں نے اسے گھیر لیا

بیٹی تم کون ہو؟"..... ایک بزرگ نے اس سے پوچھا "زہ پھ زہ پھ پورہ شہزادگی یم (میں ہوں دلاویز خانزادی)"..... وہ تحمل سے بولی "ایا تا سود آریں لالا لوریا ست؟ (تم آریاں لالہ کی بیٹی ہو؟)"..... ان سب کو لگ رہا تھا کہ اب پھر وہ اپنے "سردار کو دیکھ سکیں گے

ہو، زہد آریں حیدر لوریم (ہاں میں آریاں حیدر کی بیٹی ہوں)"..... اسے ان سب سے مل کر اچھا لگ رہا تھا "تم لوگ نے یہاں ہجوم کیوں بنا رکھا ہے؟ کیا کوئی محفل لگی ہے؟"..... اپنے ہاتھ، پیر سہلاتے وہاں سے گزرا تو "ہجوم دیکھ کروہاں چلا گیا

!چھوٹے سردار"

یہ ہمارے سردار جی بیٹی ہے خانزادی

!کوچنی مشر (

دازمون د سردار لور شہزادگی دہ) "..... وہ سب اسے بتانے لگے

خانزادی بیٹی یہ ہے سردار بہرام خان کا بڑا بیٹا زیان بہرام خان "..... انھوں نے دلاویز سے اس کا تعارف کروایا

اچھا تو یہ ہے خانزادی! "..... وہ اس کے گرد گھومتے ہوئے بولا "

سچ میں کچھ تو ہے تم میں تبھی تو لوگوں کو اپنا اسیر کر لیتی ہو۔ سچ کہوں تو آفت اور مصیبت ہو تم۔ "..... وہ اس پر "

نظر گاڑتے ہوئے بولا

!جوڑ شوی ت مانتہ اوہ جوڑ شوی

مہ لورہ مہ کوہ اوہی شخ کلہ مامہ گدوئی پہ ہر صورت ، تاسو تہ ت مانتہ ویل کول دضعیف رومیانو سپکاوی

دی

اوہ بنا چھلکے کے ٹماٹر! زیادہ اچھلو مت اور مجھ سے تو بالکل مت الجھنا۔ ویسے تمہیں ٹماٹر کہنا بھی بیچارے ٹماٹر کی

بے عزتی ہے) "..... دلاویز کی بات سن کر سب لوگ ہنسنے لگے

دلاویز چلو ہمیں دیر ہو رہی ہے۔ یہاں لوگوں کے منہ لگنے کی ضرورت نہیں ہے اور تم زیان خان! اگر آئندہ میری

منگیتر سے اس لہجے میں بات کی تو تمہاری زبان کاٹ دوں گا۔ یہ ایک پنجابی کا وعدہ ہے "..... اسے وارن کرتا وہ تالیہ

اور دلاویز کو لے کر حویلی میں چلا گیا

کہ دھغہ ویار مات نشی نو . داپنجابی دھغہ پہ من گولونہ ڏیرو یار لری . داسپکاوی بہ تاسوتہ خورا قیمتی وی

زما نوم بہ زیان ونہ رسوی

.....ہغہ ماتہ دون ی پر تہ کلکہ وویل ، او اس کہ تاسو داس ی نہ کوئی نو زما نوم بدل کدی .

دلآویزیہ بے عزتی تمہیں بہت مہنگی پڑے گی . اس پنجابی کو بہت غرور ہے نہ اپنی منگیتر پر . اگر اس کا غرور توڑ نہ دیا تو .

میرا نام بھی زیان نہیں . اس نے مجھے چھلکے کے بغیر والا چھلکا کہا ہے نہ اب اگر اسے ایسا نہ بنایا تو میرا نام بدل

دینا)..... وہ انھیں جاتا دیکھ کر بولا



بی بی جی یہ وہ کمرہ ہے جہاں نوال بی بی رہتی تھیں اور یہ کھڑکی دیکھ رہی ہیں . یہاں وہ بیٹھ کر وہ گانا گایا کرتی تھیں اور "

آریان صاحب روزان کا گانا سنتے تھے . "..... شرفو کا کمزور آواز میں بولے

. اچھا کا آپ جائیں جا کر آرام کریں . مجھے کچھ چاہیے ہو گا تو میں خود لے لوں گی "

اچھا بی بی جی میں چلتا ہوں پر اگر آپ کو کسی چیز کی ضرورت ہو تو میری نواسی زرینہ کو بلا لیجئے گا . "..... لا ٹھی "

سنجھالے کمرے سے نکل گئے

ماں آپ کی بہت یاد آتی ہے . بڑی ماں آپ نے تو مجھے گود میں اٹھایا تھا نا پھر کیوں آپ مجھے چھوڑ کر چلی گئیں ؟ کیوں "

مجھے اکیلا چھوڑ دیا ؟ آپ کو پتہ ہے جب گھر میں مجھے کوئی تکلیف ہوتی ہے نہ تو وہاں کوئی عورت نہیں ہے جس سے میں

" . اپنے دل کی بات کر سکوں

..... " بابا، نانو میرا بہت خیال رکھتے ہیں پر ماں آپ جب نظر نہیں آتی تو یہاں یہاں بہت تکلیف ہوتی ہے " وہ انگلی دل کی طرف کر کے بولی۔

بڑے بابا مجھے آپ سے بھی بہت محبت ہے براہ کرم آپ لوٹ آئیں۔ مجھ سے آپ سب کے بغیر نہیں رہا " جاتا۔ "..... اس کے ہاتھ میں نوال کی شادی کی البم تھی جس میں دلاویز کسی وجہ سے ہنس رہی تھی اور تاشفین اسے گھور کر دیکھ رہا تھا۔

اس نے دراز کھولا تو نوال کے ہیڈ فون پڑے نظر آئے جسے لگا کر وہ مزے سے کھڑکی میں بیٹھ کر گانا گایا کرتی تھی۔ اس نے ہیڈ فون کانوں میں لگائے اور کھڑکی میں آنکھیں بند کر کے بیٹھ گئی۔ زہن میں خود ہی گانا بجنے لگا دلاویز بھی گنگنانے لگی۔ اس کی آواز کب بلند ہو کر گونجنے لگی اسے پتہ ہی نہیں چلا

چلتے چلتے یو نہی کوئی مل گیا تھا، سرے راہ چلتے چلتے

سرے راہ چلتے چلتے،

وہیں تھم کہ رہ گئی ہے، میری رات ڈھلتے ڈھلتے

میری رات ڈھلتے ڈھلتے

وہ آگئی ہے۔ "..... سب گھروں سے ہلکی ہلکی آوازیں آرہی تھیں۔ اچانک سب بتیاں روشن ہو گئیں لوگ حویلی کی طرف جانے لگے۔

جو کہے گئے تھے مجھ سے، وہ زمانہ کہہ رہا ہے

وہ زمانہ کہہ رہا ہے

یہ فسانہ بن گئی ہے، میری بات چلتے چلتے

میری بات چلتے چلتے

یو نہی کوئی مل گیا تھا، سرے راہ چلتے چلتے

کوئی چیز تیزی سے ان کے پاس سے گزری ہو اکی طرح۔ "ارے بھائی لوگ یہ حویلی کی طرف اتنی تیز ہوا کیوں جا رہی ہے"..... لوگوں کا شور اٹھنے لگا۔ سب حویلی کی طرف بھاگنے لگے

چلتے چلتے یو نہی کوئی مل گیا تھا، سرے راہ چلتے چلتے

سرے راہ چلتے چلتے،

چلتے چلتے یو نہی کوئی مل گیا تھا، سرے راہ چلتے چلتے

سرے راہ چلتے چلتے،

چلتے چلتے یو نہی کوئی مل گیا تھا، سرے راہ چلتے چلتے

سرے راہ چلتے چلتے،

شر فوکا کا گیٹ کھلیں۔ وہ ہوا دل آویز بی بی کے کمرے میں جا رہا ہے۔ خدا را گیٹ کھولیں۔ "..... ایک لڑکے نے"

پھلانگ کر گیٹ کھولا

شب انتظار آخر کبھی ہوگی مختصر بھی

شب انتظار آخر کبھی ہوگی مختصر بھی

یہ چراغ بجھ رہے ہیں میرے ساتھ جلتے جلتے

یہ چراغ بجھ رہے ہیں میرے ساتھ جلتے جلتے

ہوا کمرے میں داخل ہو چکی تھی اس نے دھوئیں کی شکل اختیار کر لی اور کے ارد گرد جمع ہونے لگا

چلتے چلتے یو نہی کوئی مل گیا تھا، سرے راہ چلتے چلتے

سرے راہ چلتے چلتے،

وہیں تھم کہ رہ گئی ہے، میری رات ڈھلتے ڈھلتے

میری رات ڈھلتے ڈھلتے

دلاویز نے جیسے ہی آنکھ کھولی ایک عجیب و غریب اور ڈرانی چیز کو دیکھ کر اس کی چینخ نکل گئی

کک کون ہو تم؟؟؟؟

دلاویز اس بھیانک سی شکل کو دیکھ کر بولی

"میرا نام کنیز ہے۔۔۔۔۔"

کک کون کنیز تم یہاں کیا کر رہی ہو۔۔۔۔۔" وہ گھبرا کر بولی

تم یہاں سے چلی جاؤ اور جاؤ یہاں سے تمہارے لئے اچھا ہو گا ورنہ بہت کچھ غلط ہو جائے گا ایک بار پھر خانزادی کا حصہ "

دھرایا جائے گا چلی جاؤ یہاں سے۔۔۔۔۔۔۔" سایہ گر جدار آواز میں بولا

دیکھو تم جو بھی ہو میں یہاں سے نہیں جاؤں گی سمجھی تم اور میں کسی مصیبت سے ڈرنے والی نہیں ہو تم جاؤ یہاں سے
 -----"دلاویز سنبھل کر بولی

تم کنیز کو جانے کے لئے بول رہی ہوں دیکھنا اب تباہی آئے گی اور تمہیں اپنے ساتھ بہا کر لے جائے گی تم ہے وہ کبھی
 "نہیں ملے گا جسے تم چاہو گی-----"

"میں اب تو جا رہی ہوں مگر میں لوٹوں گی یہ بات ثابت کرنے کے لئے کہ میں سچی ہوں-----"

سایہ دوبارہ کھڑکی سے گزر کر باہر آگیا اور واپس اڑ گیا

اف یہ کنیز تھی ویسے لگتی تو کنیز تھی اور کتنی ڈراونی تھی-----وہ اپنی باتوں میں مصروف تھی جب
 دروازے پر دستک ہوئی اس نے جلدی سے دروازہ کھولا تو سامنے تالیہ اور اسفند کھڑے تھے

تم ٹھیک تو ہو دلاویز اور وہ دھواں وہ کیا تھا-----؟؟؟"

کچھ نہیں بس ہوا تھی-----دلاویز بات ڈال گئی وہ جانتی تھی اگر اسفند کو تھوڑا بھی شک ہو گیا تو وہ اسے یہاں
 نہیں رہنے دے گا اور واپس اپنے ساتھ لے جائے گا

مگر گاؤں والوں نے تو کہا کہ تمہارے کمرے میں ایک دھواں آیا تھا؟؟؟؟؟-اسفند کو لگ رہا تھا کہ وہ بات چھپا
 رہی ہے

"نہیں ایسا کچھ نہیں ہے تم لوگ جاؤ مجھے آرام کرنا ہے بہت نیند آرہی ہے-----"

انہیں باہر بھیج کر دل آویز نے دروازہ بند کر لیا

نہیں یہ ٹھیک نہیں ہو رہا مجھے گھر والوں کو سب کچھ بتانا پڑے گا-----"

اسفند نے سوچا اور اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا"



شب کہ ذوقِ گفتگو سے تیری دل بیتاب تھا

شوخی و حشت سے افسانہ فسونِ خواب تھا

شب کہ برقِ سوزِ دل سے زہرہ ابر آب تھا

شعلہ جوالہ ہر اک حلقہ گرداب تھا

واں کرم کو عذرِ بارش تھا عنایاں گیر خرام

گریے سے یاں پنبہ بالمش کفِ سیلاب تھا

لے زمیں سے آسماں تک فرشِ تھیں بے تابیاں

شوخیِ بارش سے مہ فوارہ سیماب تھا

ناخن، غم یاں سرِ تارِ نفس مضراب تھا

واں خود آرائی کو تھا موتی پرونے کا خیال

یاں ہجومِ اشک میں تارِ نگہ نایاب تھا

جلوہ گل نے کیا تھا واں چراغاں آب جو

یاں رواں مژگانِ چشم تر سے خونِ ناب تھا

یاں سر پر شور بے خوابی سے تھا دیوار جو

واں وہ فرقِ نازِ محوِ بالَشِ کمخواب تھا

یاں نفس کرتا تھا روشن، شمعِ بزمِ بے خودی

جلوہ گلِ واں بساطِ صحبتِ احباب تھا

فرش سے تاعرشِ واں طوفاں تھا موجِ رنگ کا

یاں زمیں سے آسماں تک سو ختن کا باب تھا

ناگہاں اس رنگ سے خوںِ نابہ ٹپکانے لگا

دل کہ ذوقِ کاوشِ ناخن سے لذتِ یاب تھا



"جی آپ کے بیٹے پر جن کا سایہ ہو گیا ہے۔۔۔۔۔"

"..... اس نے خود چلہ کر کے خود اس مصیبت کو گلے ڈالا ہے"

پیر بابا نے تاشفین کے ماں باپ کو بتایا

باباجی اس کا کوئی حل تو ہو گا جس میرا بیٹا ٹھیک ہو جائے میں بہت پریشان ہوں۔۔۔۔۔"

تاشفین کی ماں کو کل والی ماریاد آگئی کہ اس کا بیٹا اس سے آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھتا تھا اور کہاں اس جن نے اسے دھو

ڈالا

ہاں پیر بابا مجھے بھی اپنے بیٹے کی بہت یاد آرہی ہے خدا کے لئے کوئی حل بتائیے۔۔۔۔۔ بہرام خان کو بھی اپنا جسم دکھتا"

ہوا محسوس ہوا

"ایک حل ہے"

وہ کیا بابا جی جلدی بتائیں ہم ہر کام کرنے کو تیار ہیں "۔۔۔۔"

تاشفین کی ماں جھٹ سے بولی

تو سنو آج رات بارہ بجے تمہیں اپنے بیٹے کی انگلی پکڑ کر یہ وظیفہ کرنا ہے "

پلیز اس سے جن باہر نکل جائے گا اور تمہارا بیٹا ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ پیر بابا انہیں وظیفہ بتاتے ہوئے بولے

باباجی اس وظیفے سے کوئی مار وار تو نہیں پڑے گی۔۔۔۔۔ میاں بیوی نے ڈرتے ڈرتے پوچھا "

بیٹا اگر اپنے بیٹے کو ٹھیک کرنا ہے تو تھوڑی سی قربانی دینی پڑے گی۔۔۔۔۔"

باباجی نے انہیں سمجھایا

اب جاؤ ہماری بادل کا وقت ہو گیا ہے۔۔۔۔ باباجی کو نذرانہ دے کر وہ دونوں وہاں سے چلے گئے۔"



رات کے بارہ بج رہے تھے دونوں میاں بیوی تاشفین کے کمرے میں آئے

تاشفین بیٹا ہم اندر آجائیں.....؟؟؟"

تاشفین کمبل لئے سوراہا تھا ماں باپ کو دیکھ کر اٹھ بیٹھا

باباجان آپ لوگ بارہ بجے میرے کمرے میں کیا کر رہے ہیں؟؟؟؟؟

چلیں آگئے ہیں تو اندر آجائیں..... "وہ دونوں ٹوتھ ٹوتھ اندر آئے"

بولیے کیا ہوا جو آپ کو اس وقت یہاں آنے کی تکلیف کرنی پڑی.....؟؟؟

سنیں جی مجھے لگتا ہے کہ وہ ہی ہے یہ ہمارا بیٹا نہیں ہے..... وہ ڈرتے ڈرتے بہرام خان کے کان میں بولیں

بیگم جو بھی ہو جائے آج ہمیں اپنا کام کرنا ہی ہو گا..... "وہ بیگم کو تسلی دینے لگے"

اگر آپس میں بات کر لی ہو تو بتا پسند کریں گے کہ یہاں کیا کرنے آئے ہیں..... "مسلسل ان دو کوبات کرتے دیکھ"

کر اسے کوفت ہونے لگی

تاشفین بیٹا چلو آج ایک کھیل کھیلتے ہیں ہم آپ کی انگلی پکڑیں گے اور ہماری آنکھوں میں دیکھنا اگر آپ نے پلک جھپکالی تو

آپ ہار جائیں گے..... "بہرام خان نے پاسہ پھینکا

اتنا آسان کھیل یہ تو میں منٹ میں جیت جاؤں گا یہ لو پکڑو..... "تاشفین نے انگلی سامنے کی جسے نفیسہ نے ڈرتے

ڈرتے تھام لیا

وہ آہستہ آہستہ وظیفہ پڑھنے لگیں ابھی تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ تاشفین کی حالت بدلنے لگی

انگلی چھوڑ میری بڑھیا..... "اس کی آواز عورت والی ہو گئی"

نہیں اب تو پہلے تم جاؤ گی پھر یہ انگلی چھوڑوں گی..... نفیسہ ہمت کر کے بولی

تو کنیز کی انگلی نہیں چھوڑے گی..... وہ غرانے لگی۔"

..... نہیں نہیں چھوڑوں گی"

تو پھر اب دیکھنا میں کیا کرتی ہوں..... اس نے نفیسہ کو اٹھایا اور گھمانے لگا پھر اسے نیچے اتار کر دونوں "میاں بیوی کی خوب دھلائی کی

جان بچانی ہے تو جاؤ باہر..... وہ چلاتے ہوئیں بولا تو دونوں رنچکر ہو گئے "

بڑے آئے کنیز کو باہر نکالنے والا..... اس نے تاشفین کے جسم کو چھوڑا اور سامنے کھڑی ہو گئی "

تم کیا چاہتی ہو مجھ سے ؟؟؟؟؟؟"

وہی تو میں پوچھ رہی ہوں کہ تم کیا چاہتے ہو مجھ سے؟؟؟؟؟"

اس کی شکل دیکھ تاشفین کافی سہم گیا تھا

کیسے بتاؤں تمہیں دیکھ کر مجھے ڈر لگ رہا ہے..... تاشفین کی بات سن کر اس نے کچھ منہ پڑھا اور وہ ایک حسین " لڑکی بن گئی

اب بولو کیا چاہتے ہو.....؟؟؟"

تم اتنی خوبصورت کیسے بن گئی؟؟؟؟؟"

یہ سب دھوکہ ہے تمہاری آنکھوں کا..... بتا کیا چاہتا ہے؟"

"..... خانزادی چاہیے مجھے کیا تم میری مدد کرو گی اسے پانے میں"

اس نے ڈرتے ڈرتے پوچھا

..... اس کے بدلے میں قربانی ہوگی ہے منظور "

اس نے تاشفین کو دیکھ کر کہا

"..... منظور ہے "

تاشفین نے اس کی بات سنے بغیر ہاں کر دی

..... اب تم نے خود منظوری دے دی ہے اب اگر تم مکرے تو جان سے جاؤ گے "



سلام ماموں جان!..... فائزہ نے حویلی میں داخل ہوتے ہی جیسے ہی زارون خان کو دیکھا ان کی طرف بڑھ گئی "

کیسی ہے میری بچی؟ ماموں کی یاد نہیں آئی اور اسفند اور تالیہ کہاں ہیں؟؟؟؟؟ "

وہ ادھر ادھر دیکھنے لگے

ماموں جان جس کام کیلئے ہم آئے ہیں اس کیلئے ہم انہیں اپنے ساتھ نہیں لاسکتے تھے اور ویسے بھی وہ لوگ پکنک منانے "

گئے ہیں..... "فائزہ موڑے پر بیٹھتے ہوئے بولی اتنے میں آریان حیدر بھی آگیا

ارے بڑے بڑے لوگ آئے ہیں اور مجھے خبر ہی نہیں ہے..... آریان نے آکر فائزہ کو سلام کیا "

کیسی ہیں آپ اور میرے سالے صاحب کہاں ہیں؟؟؟؟؟؟ "

میں یہاں ہوں بہنوئی صاحب..... یا سر اس کے پیچھے سے بولا آریان نے بڑھ کر اسے گلے لگایا "

کا کاسب کیلئے کھانا بنوائیں..... آریان نے حویلی کے پرانے ملازم کو آواز دی "

آریان آج کھانے سے کام نہیں چلے گا ہم مٹھائی بھی کھائیں گے کیونکہ آج ہم بچوں کی شادی کی تاریخ لینے آئے ہیں..... فائزہ نے آریان کو دیکھ کر کہا

یہ تو بہت خوشی کی بات ہے تو بتائیں کب کی تاریخ رکھیں پھر..... " آریان کی خوشی کی توانہتا نہیں رہی وہ بھی بیٹی کے فرض سے سبکدوش ہونا چاہتے تھے

"بھائی جان آج 10 تاریخ ہے ٹھیک 15 تاریخ کو ہم دونوں کی شادی کر دیں گے۔۔۔۔۔۔۔"

پر آپنی یہ لوگ زیادہ جلتی ہے ہم اتنی جلدی تیاری کیسے کریں گے۔۔۔۔۔۔۔ " آریان نے فکر مندی سے کہا "

بھائی جان کوئی تیاری نہیں کرنی آخر مشہور سیاستدان یاسر درانی کے بیٹے کی شادی ہے آپ بس آرام سے بیٹھ کر حکم دیں سب تیاری ہو جائے گی۔۔۔۔۔۔۔ یاسر نے اس کی ہمت بڑھے گی

تو ٹھیک ہے پھر ہم ان کی شادی پرانی حویلی میں کریں گے تاکہ جو لوگ اس موقع پر شادی میں شرکت نہیں کر سکتے ہم ان کی یادوں کو اس میں شامل کر سکیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اس کے لہجے میں آگئی

آریان یہ سب بھول جاؤ اور دلاویز کی شادی پر دھیان دو تو ٹھیک ہے پھر قوم آج شام کو ہی ہریالی پور کے لئے نکلتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ " وہ باتوں میں مصروف تھے جب ملازموں کی مدد سے کا کا کھانا لے آئے

لوجی پھر کھانا تناول فرمائے اور کا کا آپ کسی سے کہہ کر مٹھائی منگو لیجیے اور سب میں بانٹ بھی دیجئے آپ کی چھوٹی بی بی کی شادی کی تاریخ طے ہو گئی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ " کا کا نہیں سب کو مٹھائی بانٹی اور سب خوشی سے ایک

دوسرے کے گلے ملے پورے قبیلے میں یہ اعلان کر دیا گیا کہ 15 تاریخ کو خان زادی کی شادی ہریالی پور میں ہوگی اور جس نے بھی شرکت کرنی ہے وہ خوشی خوشی کر سکتا ہے۔

جس نے بھی یہ خبر سنی اس کو دل سے دعادی بس دکھ اس بات کا تھا کہ اس کی شادی قبیلے میں نہیں بلکہ پرانی حویلی میں ہو رہی تھی پر سب خوشی خوشی اس میں شرکت کے لیے تیار ہونے لگے



تاشفین صحن میں بیٹھا آسمان کو تک رہا تھا جب زیان چپکے چپکے وہاں سے گزرا

"لالہ یہاں آؤ۔۔۔۔۔"

اس کی بات سن کر زیان کے پاؤں تھم گئے

بولو کیا کام ہے۔۔۔۔۔ اس نے ڈرتے ڈرتے پوچھا اسے دیکھ کر زیان کو اپنی پٹائی ہے یاد آگئی

لالہ ایک کھیل کھیلتے ہیں بیٹھو۔۔۔۔۔ مرتے ڈرتے بیٹھ گیا

بتاؤ کون سا کھیل۔۔۔۔۔؟؟؟؟؟

کھیل یہ ہے کہ میں تمہاری انگلی پکڑ لوں گا اور تم میری آنکھوں میں دیکھو گے اگر تمہاری آنکھیں جھپک گئی تو تم ہار جاؤ

"گے اور پھر تمہارے شامت آئے گی۔۔۔۔۔"

وہ سنجیدہ ہو کر بولا۔۔۔۔۔ اب اپنی انگلی دو۔۔۔۔۔ زیان نے ڈرتے ڈرتے اپنی انگلیاں سے پکڑ دی اسے اس نے مضبوطی

سے تھام لیا

بچو تمہارے ماں باپ نے میری انگلی پکڑ رکھی تھی اب میں تمہاری انگلی پکڑوں گی اب نہیں چھوڑوں گی۔۔۔۔۔ ایک " دم سے اس کی آواز عورتوں جیسی ہوگی

چھوڑو میری انگلی۔۔۔۔۔ وہ اپنی انگلی چھڑانے کے لئے مزاحمت کرنے لگا مگر بے سود۔

اس نے اس کی انگلی اتنے زور سے دبار کھی تھی کہ وہ چیخنے لگا اور بہرام خان، نفیسہ، آریان اور لالہ رخ اس کے پاس بھاگ کر آئے

باباجان میری انگلی چھڑاؤ۔۔۔۔۔ وہ اب باقاعدہ رونے لگا تا شفیق نے کہہ کر گیا اور اس کی انگلی چھوڑ دی۔"

[illegible]

آریان لالہ آپ فکر نہ کریں بی بی جی کی شادی ہم لوگوں کی ذمہ داری ہے۔ ہاں بس حکم دیتے جائیں اور کام بتاتے جائیں۔

"آریان اس وقت اپنے لوگوں کے بچوں بچ کھڑا تھا اتنی خوشی اسے ان سب کو دیکھ کر ہو رہی تھی اس سے

دو گنی خوشی ان لوگوں کو آریان سے مل کر ہو رہی تھی

"بہت بہت شکریہ آپ لوگوں کا کہ آپ لوگ اب بھی مجھے اتنے عزت دے رہے ہیں۔۔۔۔۔۔۔"

[illegible]

[illegible]

دلاویز آپ لوگ یہاں؟؟؟؟؟؟؟۔"

آریان کو ان لوگوں کو حویلی میں دیکھ کر بہت حیرانی ہوئی

!وہ بابا جان معاف کر دیجیے میں یہاں پر سیر کرنے آئی تھی اور آپ لوگ یہاں کیا کرنے آئے ہیں؟؟؟؟؟"

دلاویز نے بات بلٹی

وہ اس لیے بیٹا کہ ہم لوگوں نے آپ کی شادی طے کر دی ہے ٹھیک پانچ دن بعد اس لیے اب اسفند سے ملنا بند "

_____ "فائزہ آگے بڑھ کر اس اس کے گلے ملیں

باباجان اتنی جلدی کیوں؟؟؟؟؟؟؟"

تو بیٹا کیا آپ کو شادی نہیں کرنی؟"

آریان کو بیٹی کی بات سن کر تھوڑی پریشانی ہوئی کہ شاید وہ یہ شادی کرنا نہیں چاہتی

نہیں بابا ایسی کوئی بات نہیں ہے میں تو بس ایسے کھ رہی تھی جیسی آپ لوگوں کی مرضی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اس نے باپ

"کی حکم کیا گیا ہے سر جھکا لیا

تو ٹھیک ہے آپ حویلی کے دوسرے حصے میں رہیں گے اور میں اور میری بیٹی حویلی کے اس حصے میں۔۔۔۔۔۔۔۔"

وہ اسے گھورتے ہوئے بولی

"تو میں تمہیں مار دوں گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

وہ خود پر اور اپنے ڈر قابو پا کر بولا

اچھا وہ کیسے۔۔۔۔؟"

کنیز نے تعجب سے پوچھا

کیوں کہ مجھے پتہ ہے کہ اب تم میرے غلام ہوں اگر تم میری بات نہیں مانو گی تو میں تمہیں مار دوں گا۔"

تاشفین نے اسے دھمکی دیتے ہوئے کہا نیز کو تھوڑا ڈر لگا

"یہ تم ٹھیک نہیں کر رہے ہو تاشفین۔۔۔۔۔"

کنیز نے اسے سمجھایا

مجھے کچھ نہیں سمجھنا کنیز اگر میرا کام کرو گی تو زندہ رہوں گی ورنہ نہیں۔۔۔۔۔۔۔ "تاشفین نے اسے کھلی دھمکی دی"

تم انسان بھی نہ بڑے احسان فراموش ہوتے ہو۔۔۔۔ میں تمہیں قبرستان سے اٹھا کر تمہارے گھر لائی اور تم مجھے "

مارنے کی بات کر رہے ہو؟؟؟؟؟

ٹھیک ہے؛ میں تمہاری بات مانو گی۔ مگر اس کا جو نقصان ہو گا اس کی ذمہ دار میں نہیں ہو گی یہ بات میں تمہیں پہلے ہی بتا

رہی ہوں۔۔۔۔۔

کنیز نے دو ٹوک بات کی اور پلک جھپکتے غائب ہو گئی۔

تاشفین کے دل کو یہ بات سن کر بہت تسلی ہوئی کہ اب وہ خانزادی کو پالے گا مگر وہ اس بات سے بے خبر تھا کہ اس نے جس چنگاری کو ہوا دی ہے وہ اس کی زندگی تباہ کر سکتی ہے۔



شادی کی تیاریاں زور و شور پر تھیں درانی فیملی اور خان فیملی نے حویلی کے دونوں طرف اپنی اپنی تیاریوں میں کمال کر دکھایا۔ پوری حویلی روشنیوں سے جگمگا رہی تھی۔ جیسے کسی نے دلہن کو روشنیوں میں بٹھادیا ہو دلاویز ٹیرس پر کھڑی تھی جب اسے کسی کی آہٹ سنائی دی اس نے مڑ کر دیکھا تو اسفند کھڑا تھا آپ یہاں کیوں کھڑی ہے دل آویز۔۔۔۔۔"

وہ اس کے پاس آ کر کھڑا ہو گیا

ویسے ہی بس چاند اور تاروں کو دیکھ کر مجھے بہت سکون ملتا ہے۔۔۔۔۔" وہ کھوئے کھوئے لہجے میں بولی "دلاویز آپ خوش تو ہے نہ۔۔۔۔۔؟؟؟؟"

ہاں بالکل میں بہت خوش ہوں اور لڑکی خوش ہوتی ہے۔ جب اس کی شادی ہوتی ہے تو پھر میں خوش کیوں نہ ہو "۔۔۔۔۔؟؟؟"

میں نے ہر لڑکی کا نہیں پوچھا آپ کا پوچھا ہے آپ خوش ہے نہ؟؟؟؟؟؟"

اسفند نے اس کے چہرے پر نظر کار کھی تھی جسے وہ بخوبی محسوس کر رہی تھی

ہاں بالکل میں بہت خوش ہوں۔۔۔۔۔ آپ بتائیے آپ خوش ہونا؟؟؟؟؟"

وہ زبردستی مسکرا کر بولی

میں تو بہت خوش ہوں اس دن کا میں نے بہت انتظار کیا اور آخر میرا انتظار ختم ہو گیا۔ میرا دل کر رہا ہے میں آسمانوں میں اڑو اور لوگوں کو بتاؤں کہ میں نے اپنی محبت کو پالیا ہے۔۔۔۔۔ نہیں نہیں میرا مطلب ہے میں اپنی محبت کو پانے جا رہا ہوں۔۔۔ پاؤں گا تو تب جب آپ میرے نکاح میں آجائیں گی۔ صحیح کہانا میں نے؟؟؟؟

اس نے سوالیہ نظروں سے دلاویز اس کو دیکھا

دلاویز۔۔۔۔۔"

"۔۔۔۔۔"

میں نے آپ کے لئے کچھ لکھا ہے اگر کہیں تو سناؤں؟؟؟؟؟"

کیا؟؟؟؟؟"

"سنائیں"

"Sweet dilaweez!

I would like All the days of life i am with you .Luck to meet or not ;But i will support you till the last breath .

You know when the wind can touch you ?

Then i feel you near me .I know you are very upset But if you want you can tell me .

"بڑے بد تمیز ہو آپ!-----"

تالیہ اسے غور کر بولی

وہ میرا نام باتمیز نہیں آریان بہرام خان ہے۔ خاندان پٹھانوں کا ہے۔ تم جیسا پنجابی نہیں ہوں جو بات بات پر بھڑک " اٹھوں-----"

آریان روانی سے بولا تو تالیہ کا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا

او مسٹر تمہیں کس نے کہا میں پنجابی ہوں؟؟؟؟؟ میری ماں بھی پٹھانوں کی ہے۔-----"

وہ کمر پر ہاتھ رکھ کر پنجابی انداز میں بولی

"اچھا جیسے آپ کھڑی ہیں تو آپ پوری کی پوری پنجابی لگ رہی ہیں۔-----"

آریان نے اس کا مذاق اڑایا

اچھا تو پوچھو مجھے پٹھانوں کے بارے میں ہر چیز پتا ہے لیکن بدلے میں تمہیں ہم پنجابیوں کے بارے میں سب کچھ بتانا " ہو گا۔ بولو منظور ہے شرط۔-----؟؟؟ وہ ہاتھ بڑھا کر بولی

منظور ہے۔-----" آریان نے اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھا

تو سنو جو میں سننے جا رہی ہوں اپنے کان گھاسلیٹ سے صاف کر کے سننا۔-----" وہ پتھر پر بیٹھتے ہوئے بولی " آریان بھی پاس پڑے پتھر پر بیٹھ گیا

تالیہ نے اپنی بات شروع کی آریان اس کی بات اور سی سننے لگا

فارسی زبان میں پشتون۔ مقامی زبان میں پختون اور اردو زبان میں پٹھان۔ یہ قوم دنیا بھر میں پھیلی ہوئی ہے اور ایک غیرت مند قوم کے نام سے جانی جاتی ہے کہ میں افغانستان پاکستان اور بھارت اول نمبر پر ہیں۔ دنیا میں پشتون اپنی وفا اور غیرت کے نام سے جانے جاتے ہیں۔ پشتون کا مطلب ہے غیرت مند، وفادار اور اپنی عزت اور دین پر مر مٹنے والا۔ پشتونوں نے قیام پاکستان میں بھرپور حصہ لیا۔ پشتون کی اصلاح عموماً پٹھان اور افغان پشتو بولنے والوں کے لیے استعمال کی جاتی ہے

بعض اوقات پٹھانوں اور افغانوں کی درمیان امتیاز بھی کیا جاتا ہے۔ لیکن یہ سارے پٹھان ہی کہلاتے ہیں۔ بعض ان میں کافی فرق کرتے ہیں۔ اور پٹھان، پشتون اور افغان قبیلوں کو الگ الگ قبیلوں سے تصور کیا جاتا ہے۔

جب حضرت موسیٰ نے پتھر پر عصا مارا تو وہاں سے بارہ چشمے پھوٹ بڑے اور ہر چشمہ بنی اسرائیل کے الگ الگ قبیلوں کے لئے تھا۔ تو یہیں سے پٹھانوں کی تاریخ شروع ہوتی ہے۔ ایک ریسرچ کے مطابق پٹھان یا پشتون یہودی نسل کے وہ دس گمشدہ قبائل ہیں کیونکہ اس وقت جتنے بھی یہودی قبائل تھے وہ حضرت موسیٰ کے زمانے میں دو قبیلوں سے تعلق رکھتے تھے۔

جبکہ باقی دس اپنا مذہب تبدیل کر چکے تھے ان دس قبائل کو اسرائیل کی تباہی کے بعد فاتحین نے جلا وطن کر دیا جس کے بعد یہ قبائل رفتہ رفتہ پہلے ایران اور افغانستان اور پاکستان کے الگ الگ جگہ پر آباد ہو گئے۔ جبکہ جوس اللس میں صوبہ سندھ کی قدیم بندر گاہ دیبل کے بارے میں بتایا جاتا ہے کہ یہودیوں کی تجارت کا بہت اہم مرکز تھی۔ بنی اسرائیل کے زمانے میں تجارت بذریعہ بحری جہاز سندھ اور بلوچستان کی بندر گاہوں پر آتے رہے اس لئے ان دونوں صوبوں کے بیشتر شہروں اور بندر گاہوں میں یہودیوں کی عبادت گاہیں قائم ہو گئی۔ جس کی وجہ سے یہ زمانہ قدیم میں پاکستان میں یہودیت کے ماننے والے کثیر تعداد میں پائے جاتے تھے۔ اسرائیل میں بارہ قبائل تھے بنی اسرائیل کے اجتماعی نام

سے پکارا جاتا تھا۔ کہا جاتا ہے کہ ان میں سے صرف دو قبائل (تورات) پر عمل کرتے ہیں جبکہ باقی دس قبائل توریت کو تسلیم نہیں کرتے جبکہ یہ بھی بنی اسرائیل کا حصہ تھے۔

آج کا شمالی اسرائیل حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش سے تقریباً آٹھ سو سال پہلے نیو کی اشوریہ قوم نے فتح کر لیا تھا جبکہ جوڈا کے نام سے موسوم جنوبی علاقے پر صدیوں بعد بابل سے آنے والے حملہ آوروں نے قبضہ کیا۔ جب بابل کے فرمانروا بخت نصر نے یوروشلم (موجودہ فلسطین) پر قبضہ کر کے اس کی اینٹ سے اینٹ بجادی تو بنی اسرائیل کے بہت سے قبائل بھاگ کر فارس (ایران) کے قریب غور کے پہاڑوں میں جا بسے اور پھر یہاں سے دیگر خطوں میں پھیل گئے ہزاروں سال سے دنیا میں زمانہ قدیم کے گمشدہ قبائل کے بارے میں گردش کرنے والی داستانوں کے مطابق ایتھوپیا میں آباد فلاشائیہودیوں اور افغانستان، مشرقی ایران اور پاکستان کے پشتون قبائل کو ان یہودیوں کی نسل سمجھا جاتا ہے۔

پشتون افغانستان میں سب سے بڑا نسلی گروہ جبکہ پاکستان میں دوسرا بڑا نسلی گروپ سمجھا جاتا ہے خود بعض افغانوں کا بھی دعویٰ ہے کہ ان کے آباؤ اجداد کا تعلق زمانہ قدیم کی یہودیوں کی نسل سے تھا جب کہ افغانستان کے آخری بادشاہ ظاہر شاہ مرحوم یہ اقرار کرتے ہیں کہ ان کا تعلق بنی اسرائیل کے بنیامین قبیلے سے ہے اس طرح پاکستان اور افغانستان کی آبادی یہودی قبیلے کے پچھڑے بہن بھائیوں پر مشتمل ہے۔

ان کے مسلمان ہونے کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک تقریر سردار خالد بن ولید رضی اللہ عنہ ان کے پاس رسالت کی خبر لے کر آئے اور اس خبر کی تحقیق کے لیے ایک قیس نامی شخص کی قیادت میں چند سرداروں کا وفد مکہ روانہ کیا گیا۔ یہ ایک قبائلی سردار بحیثیت مہمان مکہ پہنچے وہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کے بعد اسلام قبول کر لیا۔ جب کہ فتح مکہ کی مہم جوئی میں یہاں وسلم کے ہمراہ رہے ان سرداروں کو واپسی پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تحائف بھی دیئے۔ وفد کے سردار قیس کا اسلامی نام عبدالرشید رکھا گیا۔

کالقب بھی عطا کیا گیا اور پھر یہی لفظ بگڑ کر پٹھان بن گیا۔ افغانوں کی روایت کے "جب کہ اسے "پہٹان" یا "بطان" مطابق یہودی سردار قیس کا نام عبد الرشید آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود رکھا تھا

اور فرمایا تھا کہ ان کی نسل اسلام پر اس طرح مضبوطی سے کاربند رہے گی جس طرح کشتی کا بطان ہوتا ہے۔ اور پھر یہی لفظ زبان کے تغیرات کے باعث پٹھان بن گیا جبکہ لفظ پختون کی وجہ تسمیہ یہ ہے بخت نصر کے ظلم سے بھاگ کر فارس (ایران) میں پناہ لینے والے قبائل میں سے ایک قبیلے کا نام پخت تھا اس سے تعلق رکھنے والے لوگوں کو رفتہ رفتہ پختون کہا جانے لگا اہل ایران انہیں افغان کہتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ بتائی کے بخت نصر نے ان لوگوں پر عرصہ حیات تنگ کر دیا یہ لوگ اس کے ظلم کے خلاف آہ افغان کرتے تھے ایک بات یہ بھی بیان کی جاتی ہے کہ افغان حضرت سلیمان علیہ السلام کے ایک بیٹے کا نام تھا اور ان کو جنوں کی زبان سے پیار ہو گیا تھا۔ وہ انہوں نے اپنے والد سے کہا کہ آپ جنات کو کہیں گی مجھے اپنی زبان سکھائیں۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے بیٹے کی درخواست کو قبول کیا اور جنات کو حکم دیا کہ یہ افغان کو جناتی زبان سکھائی جائے جو بعد میں "پختو" زبان کے نام سے مشہور ہو گئی

خود کو قیس عبد الرشید کی اولاد سمجھنے والوں کا نظریہ ہے کہ مکہ میں کام کے دوران خالد بن ولید نے اپنی صاحب شادی ان کے مورث اعلیٰ کے نکاح میں دے دی۔ جنہیں اپنے ساتھ لے کر اپنے وطن واپس آیا اور اپنی بقیہ زندگی اسلام کی اشاعت میں صرف کر دی۔

اس طرح قیس عبد الرشید کی اولاد پٹھان کہلانے لگی جب کی قیس عبد الرشید کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ کا تعلق بنی اسرائیل کے ساؤل بادشاہ (حضرت طالوت) کی سینتیسویں پشت سے تھا اس طرح دونوں کا نظریہ کے مطابق ان کا تعلق بنی اسرائیل سے ملتا ہے۔ سب سے بڑی عجوبہ خیز بات یہ ہے ان میں یوسف زئی (یوسف کے بیٹے)، داؤد خیل (داؤد کے بیٹے)، سلمان خیل (سلمان کے بیٹے) سمجھے جاتے ہیں لیکن ان کی تصدیق کرنا مشکل ہے۔

ہندستان والے انہیں میں پٹھان، پاکستان والے انہیں پٹھان اور پشتون جب کہ ایرانی انہیں افغانی کہتے ہیں یہ لوگ خود کو پختون کہتے ہیں۔ ان قبائل کی ہزار ہا شاخوں کی متعدد ذیلی شاخیں بھی ہیں۔ جو شکار علاقوں کے نام سے منسوب کی گئی ہیں۔

ان کے اوصاف یہودیوں کے حساب سے ملتے جلتے ہیں نسلی طور پر دونوں اپنے آپ کو دنیا کی مضبوط ترین قوم تصور کرتے ہیں مذہبی طور پر سخت ہے اور سر پر ٹوپی رکھنے کا رجحان بھی عام ہے جب کہ اس کے علاوہ کی رسم و رواج مشترک ہیں۔ ان کے لئے یہ بات قابل فخر ہے کہ اگر وہ یہودی نہ ہوتے تو انہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کا موقع نہیں ملتا

ان کی غیرت کی بلندی اور عظمت کا نشان کے یہودیوں

النسل ہوتے ہوئے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لے آئے۔

کے بعد پشتونوں کے لئے قابل فخر ہے کہ وہ حضرت موسیٰ کے حواری بھی ہیں اور آپ صلی وسلم کے سپاہی ہیں چوتھی صدی ہجری میں مسلمان جغرافیہ دانوں محمود کا شغری، رشید الدین اور ابوزید البلیخی ترک قبائل کا تفصیلی ذکر کیا ہے۔ جو ترک قبائل بلاد اسلام کے قریبی ہمسائے تھے، ان میں ایک ترک قبیلہ قرق، فارسی (خلج)، عربی (خلج) تھا۔ نوشیروان نے ہنوں کے خلاف ترکوں سے مدد لی اور ان کی مدد سے ہنوں کو شکست دی۔ مگر جلد ہی افغانستان پر ترک چھا گئے۔ کتاب الاغانی کی کے مطابق رودگر گان کے ترکوں نے ایرانیوں کی زبان و مذہب اختیار کر چکے تھے۔ وہ سانیوں دور میں ہی اس علاقے کو فتح کر چکے تھے۔

افغانستان میں دریائے ہلمند کے چڑھاؤ کے رخ پر ایک مرحلے کے فاصلے سے دریا کے اسی کنارے پر جس پر در تل تھا، شہر در غش آباد تھا اور در تل کے مغرب میں ایک مرحلے کے فاصلے پر بغنین اس علاقہ میں تھا۔ جہاں قبائل پشنگ کے ترک آباد تھے۔ ان میں قبیلہ خلج بھی رہتا تھا۔ ان خلجی ترکوں نے بعد میں مغرب کی طرف نقل مکانی کی تھی۔ لیکن ابن حوقل نے چوتھی (دسویں) صدی میں لکھتا ہے کہ یہ لوگ اپنی زندگی بہت قناعت سے زمیندار اور کے علاقہ میں بسر کرتے تھے اور وضع قطع ترکوں کی رکھتے تھے۔

خلجی افغانستان میں ابتدائے اسلام سے ہی آباد تھے اور غالباً انہوں نے دوسرے افغان قبائل کے ساتھ اسلام چوتھی صدی ہجری میں اسلام قبول کیا تھا۔ کیوں کہ یہ خوارزم شاہیوں اور غوریوں اور اس سے پہلے سلجوقیوں کے لشکر میں شامل رہے تھے۔ علاؤالدین جہاں سوز نے سلطان سنجر کا مقابلہ کرنا چاہا تو عین لڑائی کے وقت یہ ترکوں اور خلجیوں نے علاؤالدین جہاں کا ساتھ چھوڑ کر یہ سلطان سنجر کے ساتھ جا ملے۔ جس کی وجہ سے علاؤالدین جہاں سوز کو شکست ہوئی اور وہ قید ہو گیا۔ اس طرح یہ سلطان مغزالدین محمد غوری کے لشکر میں شامل تھے اور ہند کی فتوحات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ جب سلطان محمد غوری ترائن کی لڑائی میں زخمی ہو گیا تو اس کو میدان جنگ سے بچالانے والا بھی ایک خلجی نوجوان تھا۔

خلجی سلطان محمد خوارزم کے لشکر میں بھی شامل تھے، اس نے سمرقند کی حفاظت کے لئے جو لشکر منگولوں کے مقابلے کے لئے چھوڑا تھا اس میں کثیر تعداد میں خلجی شامل تھے۔ خلجیوں نے خوارزم شاہیوں کے ساتھ مل کر منگولوں کے خلاف مزاحمت کی تھی۔ ۶۶۳ھ میں خلجیوں کے ایک گروہ جو سلطان محمد خلجی کے لشکر میں تھے اپنے سردار ملک خان محمد خلجی کی سرکردگی میں سندھ پر قابض ہو گئے، ناصرالدین قباچہ نے ان کے خلاف اقدام کیا اور انہیں نکال باہر کیا اور ان کا سردار مارا گیا۔

خلجی خاندان غلاماں کے لشکر میں بھی شامل رہے۔ بلکہ ترکوں کے لشکریوں کا غالب عنصر خلجی ہی تھے اور ان کی سر دگی میں ہند میں وسیع فتوحات حاصل کیں۔ ان میں بختیار خلجی بہت مشہور ہوا، جس نے صرف دو سو آدمیوں کی مدد سے بنگال فتح کیا۔ اس طرح دوسرے خلجی سرداروں میں علی مردان خلجی، غزالدین، محمد شیراں، میران شاہ اور ملک جلال الدین بن خلج خان کے نام ملتے ہیں۔ آخر الذکر بر صغیر میں خلجی سلطنت کا بانی تھا۔

۱۳۹۰ء میں خلجی اچانک دہلی کے تخت پر قابض ہو گئے۔ خود اس پر دہلی کے امراء اور شہری بھی حیرت زدہ رہے گئے۔ نیاباد شاہ جلال الدین فیروز خلجی تھا۔ وہ کافی عرصہ تک دہلی میں داخلے کی ہمت نہیں کر سکا۔ اس خاندان کا سب سے مشہور بادشاہ علاؤ الدین خلجی تھا۔ جو جلاؤ الدین فیروز کا بھتیجا اور داماد تھا۔ جو اپنے چچا کو قتل کر کے تخت پر بیٹھا تھا۔ یہ پہلا حکمران تھا جس نے جنوبی ہند کو فتح کیا۔ اس کے علاوہ یہ اپنی دور رس اصلاحات کی وجہ سے تاریخ میں مشہور ہوا۔ اس خاندان کا آخری حکمران اس کا بیٹا قطب الدین مبارک خلجی تھا جس کو اس کے نو مسلم غلام خسرو نے قتل کر کے اس خاندان کا خاتمہ کر دیا۔

۱۴۲۶ء میں مالوہ کی حکمرانی خلجیوں نے حاصل کر لی۔ اس خاندان کا بانی محمود خلجی تھا۔ اس نے اپنے برادر نسبتی کو ذہر دے کر ہلاک کر دیا اور خود تخت پر بیٹھ گیا۔ یہ ایک بیدار مغز بادشاہ تھا۔ اس کا سترتیس سالہ دور حکومت کا بیشتر حصہ گرد و نواح کی حکومتوں سے لڑنے اور سلطنت کی توسیع میں گزرا۔ اس خاندان کا آخر حکمران باز بہادر تھا۔ اس کو اکبر کی فوجوں نے ۱۵۶۱ء میں تخت سے محروم کر دیا۔

خلجی #

آج کل پٹھان کہلاتے ہیں نیازی لودھی غوری سوری یہ سب خلجی نسل ترک لوگ ہیں

جیسے بلوچ کہتے ہیں بروہی نسل ان کا قبیلہ ہے یا جاموٹ بھی بلوچ ہیں کر د بھی بلوچ ہیں ایدے پٹھان بھی بہت سی قوموں کا مکسچر ہے

لو اب آئی سمجھ؟؟؟"

مجھے ایک ایک چیز پتا ہے اب اگر تم نے کل مجھے پنجابیوں کے بارے میں نہ بتایا تو پھر دیکھنا یہ پنجابی تمہارا کیا حال کرتی ہے

وہ آستینیں چڑھا کر بولی

دیکھ لینا دیکھ لینا میں بھی پوری رات کتابیں کھنگال ماروں گا اور ایک ایک چیز ڈھونڈ کر لاؤں گا پھر دیکھنا تم پنجابی بڑی ہو " یا ہم پٹھان ----- "تالیہ پیر پختی وہاں سے چلی گئی اور آریان اسے جاتا دیکھ کر مسکرانے

سینے میں جلن آنکھوں میں طوفان سا کیوں ہے

اس شہر میں ہر شخص پریشان سا کیوں ہے

دل ہے تو دھڑکنے کا کوئی بہانہ ڈھونڈے

پتھر کی طرح بے حس و بے جان سا کیوں ہے

تنہائی کی یہ کون سی منزل ہے رفیقو

تا حد نظر ایک بیابان سا کیوں ہے

تو نے تو کوئی بات نہیں نکالی غم کی

وہ زود پشیمان پشیمان سا کیوں ہے

کیا کوئی نئی بات نظر آتی ہے ہم میں

آئینہ ہمیں دیکھ کے حیران سا کیوں ہے

آریان خان کی حویلی میں دلاویز کی مہندی کی رسم چل رہی تھی وہ بہت خوش لگ رہی تھی آخر وہ اپنی پسند سے شادی کرنے جا رہی تھی مگر وہ دکھی بھی تھی کہ وہ اپنے گھر والوں سے بچھڑنے والی تھی

وہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی گرین اور گولڈن ڈریس کے ساتھ پھولوں کی جیولری اسے بہت سوٹ کر رہی تھی۔

مقامی گیتوں کی آواز چاروں طرف گونج رہی تھی۔ جب فائزہ نے اسے مہندی لگائی تب دلاویز کو اپنے ان پیاروں کی بہت یاد آئی جو ان کے بچ نہیں تھے

امی جان، بڑے ابو، بڑی امی آج آپ لوگوں کی بہت یاد آرہی پلیز آجائیں نہ میرے پاس....."

اس نے لاکٹ ہاتھ میں پکڑا ہوا تھا جس میں ایک سائیڈ پر آریان حیدر اور نوال کی تصویر تھی تو دوسری طرف دلاویز اور تاشفین حیدر کی تصویر تھی

*****X*****

جہاں آریان حیدر کی حویلی خوشیوں سے جھوم رہا تھا تو دوسری طرف تاشفین بہرام خان انتہائی دکھی تھی

آنکھوں کی نچلی سطح اس قدر رونے سے تکلیف میں پڑ گئی ہے اب آنسو کی ننھی سی بوند بھی گرے تو تکلیف کی شدت سے چہرہ سرخ ہو جاتا ہے

"یار تم نے تو مجھے رونے کے قابل بھی نہیں چھوڑا"

..... دنیا ادھر کی ادھر ہو جائے لیکن دلاویز آریان اس اسفند یا سر کے گھر دلہن بن کے نہیں جائے گی"

اس نے اپنے بال مٹھیوں میں جکڑ رکھے تھے

دلاویز تم صرف میری ہو۔ تاشفین بہرام خان کی ہو تم۔ میں تمہیں کسی اور کا نہیں ہونے دوں گا یہ میرا وعدہ ہے....."

"تاشفین نے اپنا سر گھٹنوں میں چھپالیا

دلاویز مہندی کی رسم سے تھک چکی وہ اپنے ہاتھ دھورہی تھی جب اسے کسی کے قدموں کی چاپ سنائی دی۔ اس نے مڑ کر دیکھا تو اسفند اسکے سامنے کھڑا تھا

dear Dilaweez!

When i saw you in yellow pairs

And saw my name's mehndi on your hands

So something happened in my heart

As the sun has come and melted the ice

As the noise of the birds has awakened sleep

As the sun sets in the darkness

Like the moonlight shining in the dark night

My heart wants me to write a ghazal on you

And express your heart in it

You are mine you are mine

Just be mine

یہ تعریف تھی یار پوری دنیا میں ہونے والا رد و بدل۔۔۔۔۔ "دل آویز کے باتوں کے جواب پر اس کا حیرت سے منہ " کھل گیا

"حد ہے یار اتنی پیاری تعریف پر اتنا بے تکا سا جواب۔۔۔۔۔"

تو اردو میں تعریف کرو نہیں تو پنجابی میں کر دو۔ یہ ہر وقت انگریزنی بنے رہتے ہو مجھے انگلش پسند نہیں "۔۔۔۔۔ "وہ اس سے خفا ہو کر بولی

اچھا بابا اردو میں کرتا ہوں تعریف۔ تم میرا چاند ہو، تم ہر میرا ستارا ہو۔ تم میرا جگر، دل پسلیاں، آنتیں، خون کونا لیاں " سب تم ہو دلاویز۔ اب خوش ہو؟؟؟؟؟؟

اسفند نے لمبی سانس خارج کرتے ہوئے کہا

واللہ قسم کتنی بیہودہ تعریف کی آپ نے۔ معاف کرنا اسفند یا سر صاحب پر مجھے لگتا ہے کہ آپ سے شادی کے بارے " میں مجھے ایک بار پھر غور کرنا ہو گا

دلاویز نے ہنسی چھپانے کیلئے منہ دوسری طرف پھیر لیا

"..... اللہ نہ کرے کبھی ایسا ہو۔ اور خوشی کے موقع پر ایسی باتیں نہیں کرتے "

آپ کی بات سن مجھے ایک انگریز سائنس دان یا یاد آگیا..... "وہ ہنسنے لگی "

اچھا کونسا مجھے بھی بتاؤ..... "اسفند دلچسپی سے اسے دیکھنے لگا "

ایک سائنس دان تھا اسے ایک ریسرچ کے بعد جب پتہ چلا کہ جوتیاں الٹی رکھنے سے لڑائی ہو جاتی تو بیچارہ یہ بات سن "..... کرو ہیں بیہوش ہو گیا

وہ دونوں کھکھلا کر ہنسنے لگے۔ دونوں چاند اور سورج کی جوڑی لگ رہے تھے

..... *****

تالیہ بھاری فراک سنبھالے دلاویز سے ملنے جا رہی کہ کسی نے پیچھے سے بھاؤ کیا۔ تالہ اچھل کر دور جا گری

ہائے اللہ کس کی جان نکل رہی ہے جو مجھ بیچاری کو ڈرا کر اندر چلی جائے گی؟ "اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو اس کے سامنے " آریان زمین پر بیٹھا اسے ٹکڑ ٹکڑ دیکھے جا رہا تھا بد تمیز انسان یہ کیا بیوقوفی ہے؟؟؟"

بیوقوف انسان نہ ہو تو ڈرا کر رکھ دیا۔ دل کر رہا ہے یہی ہیل اتار کر اسے لال کر دوں۔ گدھا، لومڑ، بھیا نہ ہو تو..... " آریان نے اس کے سامنے ہاتھ لہرایا۔ "

اوہ مس کس دنیا میں ہو؟ ہوش میں آ جاؤ اقبال کی چڑیا

تم نے مجھے چڑیا کہا؟ خود کو دیکھا ہے اقبال کے بگلے..... "تالیہ نے اسے چڑایا"

".... میں بگلا ہوں اور خود کو دیکھا ہے بڑی آئی۔ میں تو اپنا چیلنج پورا کرنے آیا ہوں"

پاگل یہ کوئی وقت ہے چیلنج پورا کرنے کا؟ اندر میرے بھائی کی مہندی چل رہی ہے اور یہ جناب اپنی ہی دھن میں مگن " ہیں۔ جاؤ بھئی کل کر لینا چیلنج پورا..... "وہ وہاں سے جانے کیلئے اٹھ کھڑی ہوئی پر اس سے پہلے کہ وہ جاتی آریان نے اس کا راستہ روکا۔

"پہلے میرا چیلنج پورا ہو گا پھر آپ جاؤ گی بیٹھو یہاں....." تالیہ تھک کر بیٹھ گئی۔

"..... سناؤ ابھی میں بعد میں مہندی میں چلی جاؤں گی

"..... تو سنو بہت مشکل سے ملا ہے یہ"

دو دریاؤں کے مرکز بھارتی پنجاب سے ہو کر آتے ہیں۔ اس سے قبل اس کا نام سپت سندھو یعنی سات دریاؤں کی سرزمین ... تھا۔ تاریخ جہلم میں

"..... یہ تو مجھے بھی پتہ ہے کچھ اور ہے تو بتاؤ ورنہ میں جارہی ہوں"

..... ارے ایسے کیسے جاؤ گی پہلے پورا سنو"

پنجاب کا لفظ ابن بطوطہ کی تحریروں میں ملتا ہے جو اُن نے 14 ویں صدی عیسوی میں اس علاقے کا دورہ کرنے ہوئے لکھی، اس کا وسیع پیمانے پر استعمال سولہویں صدی کے دوسرے حصے کی کتاب ”تاریخ شیر شاہ سوری“ میں ملتا ہے، جس میں پنجاب کے شیر خان کے قلعے کی تعمیر کے حوالے سے ملتا ہے۔ اس سے پہلے پنجاب جیسا تذکرہ مہا بھارت کے قصے کہانیوں میں بھی ہے جو پنجاند (پانچ ندیاں) کے حوالے سے ہے۔ اس کے بعد آئین اکبری میں ابوالفضل نے لکھا ہے کہ یہ علاقہ دو حصوں میں منقسم تھا، لاہور اور ملتان۔ اس آئین اکبری کے دوسرے حصے میں ابوالفضل نے پنجاب کو پنجند لکھا ہے۔ اس کے علاوہ مغل بادشاہ جانیگیر نے اپنی تزک جانیگیری میں پنجاب کا لفظ استعمال کیا ہے۔ پنجاب کا لفظ فارسی کے پنج یعنی پانچ اور آب یعنی پانی سے ماخوذ ہے۔ یعنی پانچ دریاؤں کی سرزمین۔ یہ وہ پانچ دریا ہے جو اس علاقے میں بہتے ہیں۔ آج کل ان میں سے تین دریا تو مکمل طور پر پاکستانی پنجاب کے علاقوں میں بہتے ہیں۔ جبکہ دو دریاؤں کے مرکز بھارتی پنجاب سے ہو کر آتے ہیں۔ اس سے قبل اس کا نام سپت سندھو یعنی سات دریاؤں کی سرزمین تھا۔ تاریخ

جہلم میں انجم سلطان شہباز نے لکھا ہے کہ سپت کا مطلب سات اور سندھو کا مطلب دریا ہے۔ نیز شیر شاہ نے جو قلعہ بنایا تھا وہ جہلم میں قلعہ روہتاس کے نام سے ہے۔

ارے واہ آپ نے تو کمال کر دیا ویل ڈٹ..... "وہ تعریف کیے بغیر نہ رہ سکی"

پنجاب کے لوگ

پنجاب کے باشندے بہت سی نسلی اور ذیلی نسلی گروہوں پر مشتمل ہے۔ جن میں سے کچھ بڑے گروہوں

1: جٹ، -

2: راجپوت،

3: پٹھان، -

4: گجر، -

5: آرائیں، -

ان تمام گروہوں سے، جٹ لوگ سب سے تعداد میں زیادہ اور بہادر ہیں۔ اور یہ پنجاب کی کل آبادی کا (ٹو- فیفٹھ) بنتے ہیں۔ مطلب پنجاب میں سب سے زیادہ آبادی جٹ لوگوں کی ہے۔

ٹاڈ کے مطابق

ٹاڈ لکھتا ہے کہ جٹ چھتیس شاہی قبائل کی نسلوں میں سے ہیں۔

کچھ کا تاہم خیال ہے کہ یہ قدیم سیتھین

(Getal) یا (Juetoh)

کی نسل میں سے ہیں۔

ایک اور نظرے کے مطابق، جٹ لوگ مہابھارت میں مذکور

(Jarthikas)

سے تعلق رکھتے ہیں۔

جٹوں کے خصائص #

جٹ لوگ عام طور پر ہٹے کٹے، تنومند، بہادر، محنتی، اور ایماندار لوگ ہیں۔

ان کے کردار کے خصائص میں سے ایک نمایاں خوبی ان کی قبائلی آزاری اور قبائلی اتحاد و رشتہ داری ہے۔

ایک اور ان کے کردار کی نمایاں خوبی یہ ہے کہ جٹ لوگ، قتل و غارت، غارت گری اور لوٹ کھسوٹ کے جذبے سے لبریز ہوتے ہیں۔

یہ بہت آسانی سے پُر جوش، بے صبرے اور لڑنے کو تیار ہو جاتے ہیں۔

ان کے بارے میں مشہور ہے کہ،

"If he runs a muck, it takes God to hold him. "

اگر یہ (جٹ) جنونی اور وحشی ہو کر لوگوں پہ حملہ کرنے کے لیے چڑھ دوڑے تو پھر یہ خدا ہی ہے جو اس کو روک سکتا " ہے۔

ان کے بارے یہ عام طور پہ مشہور ہے کہ

جٹ بھونے ہون تے لوٹن لگ پیندے نے، رجے ہون تاں کوٹن لگ پیندے نے"

توبہ توبہ یہ خطرناک انفارمیشن آپ کو کس نے دی؟ پر جس نے بھی دی ہے اس بارے میں مجھے بھی نہیں پتہ تھا....."

"آریان نے اپنی بات کو جاری رکھا

تاہم یہ شاندار لڑاکو اور جنگجو لوگ ہیں۔

گروارجن کے دور میں جٹ لوگ بہت زیادہ تعداد میں سکھ مذہب میں شامل ہو گئے اور آہستہ آہستہ پر امن عقیدت مندوں سے مقدس جنگجو بن گئے۔

سکھ مسللوں، راجہ رنجیت سنگھ کے زمانے میں، جٹ سکھ نے خالصہ فورس کی تشکیل دی۔

"The flower of Khalsa Army"

امن کے زمانے میں جٹ بہت مٹی کے بہت ہی زیادہ جفاکش، محنتی، پر امن اور خاموش طبع لوگ تھے۔ انہوں نے عمدہ ترین دیہاتی آبادی کو تشکیل دیا۔ اور وہ پورے پنجاب میں پھیلے ہوئے تھے ورا یک مذہب سے تعلق نہیں رکھتے تھے۔

جنوب مشرق میں یہ زیادہ تر ہندو ہیں، مرکزی پنجاب میں یہ سکھ ہیں اور مغربی پنجاب میں یہ زیادہ تر مسلمان ہیں۔

ان تمام میں ایک خاص خوبی مشترکہ ہے کہ ان کو اپنے جٹ ہونے پہ بہت زیادہ فخر ہے اور خود کو دوسری ذاتوں سے بہت ہی اعلیٰ و برتر سمجھتے ہیں۔

سکھ جٹ اپنے مذہب کے بہت پکے ہوتے ہیں اور اپنے مذہب کے لیے ہر قسم کی قربانی دینے کے لیے اہل ہوتے ہیں۔

مسلمان اپنے عقیدے کے ساتھ بہت زیادہ پکے ہیں، ایک جٹ جب مسلمان ہو جاتا ہے تو پھر وہ اپنے دشمن ملک کے لیے کئی گناہ خطرناک ہو جاتا ہے۔

راجپوت گجر روڑا #

جٹ لوگوں کے علاوہ، دیہی علاقوں میں دوسرے اہم ذیلی گروہ،

1: پٹھان،

2: گجر،

3: آرائیں،

4: مالی۔ -

راجپوت #

راجپوت ہندو اور مسلم دونوں ہی ہیں۔

پٹھان #

پٹھان خالصتاً مسلم ہیں، اور معاشرے میں جٹوں کی طرح بلند رتبہ کے مالک ہیں۔

پنجاب کے قصبوں شہروں کے اہم لوگ #

جٹ #

جاٹ #

پنجاب میں ہم زیادہ تر خود کو جٹ کہتے ہیں وہ سکھ جٹ ہوں یا مسلم جٹ۔۔

بلوچستان سندھ راجھستان ہریانہ میں جٹ کہا جاتا ہے جب کہ اکثریت کا یہی کہنا ہے جٹ سے ہی جٹ نکلے ہیں

پاکستان میں آباد مختلف ذاتوں کے بارے لوگوں کی نفسیات، سوچ اور رائے۔

پاکستان میں مختلف ذاتوں، نسلوں اور قبائلی لوگ آباد ہیں۔ جن کے بارے لوگوں کی سوچ اور رائے کا ایک مائنڈ سیٹ

قائم ہوا ہوا ہے اور لوگ اسی مائنڈ سیٹ کے مطابق ان کے بارے اپنے رویے اور کردار کا اظہار کرتے ہیں۔

مختلف ذاتیں جو پاکستان بھر میں آباد ہیں خاص کر پنجاب میں،

بٹ -

راجپوت -

جٹ -

مغل -

گجر -

مہر -

قریشی -

شیخ -

آرائیں -

وغیرہ ہیں، معاشرے میں ہمارا آمناسا منان ذاتوں اور قوموں کے لوگوں سے ہوتا رہتا ہے۔ ان کے ساتھ ہمارا لین دین، بھائی بندی، دوستی بھی ہوتی ہے اور کئی لحاظ سے واسطہ بھی پڑتا ہے۔

اور ان کے بارے جو روایات قائم ہیں ان کا اکثر اظہار ہم آپسی محفلوں میں، یا ان برادریوں کے بھائیوں اور دوستوں کے ساتھ کرتے رہتے ہیں، جو وہ روایات جو ان کے ساتھ وابستہ ہیں درجہ ذیل ہیں۔

1: بٹ -

بٹوں کے بارے مشہور ہے کہ وہ کھانے پینے کے بہت شوقین ہوتے ہیں۔
اس قوم کے لوگ خود کو کشمیر میں کشمیری کہتے ہیں اور پنجاب میں خود کو بٹ کہتے ہیں۔
اور اپنے ناموں کے ساتھ،

ڈار

لونے

میر

ملک

وانی

خواجہ

استعمال کرتے ہیں۔ لوگوں کی نفسیات بٹ قوم کے لوگوں کے بارے میں ہے کہ یہ لوگ بہت، گھمنڈی، مغروری، خوبصورت، صحت مند اور کھانے شوقین ہوتے ہیں۔

2: راجپوت -

راجپوت کو ذات نہیں، کوئی گوت نہیں، کوئی قوم نہیں، راجپوت ایک ٹائٹل ہے۔ جو انڈیا، پاکستان اور نیپال میں مختلف نسلوں، قبیلوں، ذاتوں، گوتوں اور اقوام کے لوگ اپنے ناموں کے ساتھ لگاتے ہیں، اور خود کے ساتھ یہ ٹائٹل لگا کر یہ لوگ خود کو راجہ کا قرابت دار اور راجپوتانہ سے تعلق کا دعویٰ کرتے ہیں۔

لوگ اپنے ناموں کے ساتھ،

رانا،

راؤ،

راجپوت،

خان،

ملک،

مہر

استعمال کرتے ہیں، لوگوں کی ان کے بارے میں لوگوں کی نفسیات ہے کہ یہ لوگ، گھمنڈی، لڑاکو، سیاسی، ٹھونس جمانے والے ہوتے ہیں۔

3: جٹ -

جٹ روایتی طور پہ ایک زمیندار اور زرعی کیمونٹی ہے جو انڈیا اور پاکستان کے پنجاب میں بہت زیادہ تعداد میں آباد ہیں۔

تاریخی طور پہ جٹ لوگ بہت بہادر، جرأت مند اور وفادار قوم ہے۔

جٹ لوگ اپنے ناموں کے ساتھ،

کاہلوں،

باجوہ،

رندھاوا،

ڈھلوں،

چیمہ،

بھٹی،

موہل،

ساہی،

کھرل،

وڑائچ،

سیال،

بنڈیشیہ،

ہرل،

مان،

بٹر،

لک،

وغیرہ استعمال کرتے ہیں۔

ان کے علاوہ یہ اپنے ناموں کے ساتھ درجہ ذیل ٹائٹل بھی استعمال کرتے ہیں،

سردار،

مہر،

چوہدری،

ملک،

خان،

باٹھ،

راٹھ،

راجن،

رائے،

وغیرہ

جٹ قوم کے بارے لوگوں کی نفسیات ہے کہ یہ لوگ زمیندار، لڑنے کو ہر وقت تیار، جھگڑالو، انا پسند، اور اپنے اور دوسری اقوام کے قبائل کے لوگوں کا جانی دشمن بننے کے طور پر مشہور ہیں۔

ان کی ان ہی طبیعت اور خصائص کی بنا پر انگریزی لفظ،

Jatitute

مشہور ہوا ہے۔

4: شیخ -

تاجر لوگ، دکاندار لوگ

شیخ ایک عربی لفظ ہے جس کا مطلب ہے قبیلے کا بڑا، قبیلہ کا سردار، مالک، معزز یا اسلامی عالم کے ہیں۔ جو کے عام طور پر مسلم کاروباری اور تاجر لوگوں کے ساتھ منسوب کیا گیا۔ بعض، ہندو برہمن اور پنڈت یا کھتری کاروباری طبقہ نے اپنا یا جب وہ مسلمان ہو گئے تھے۔

لوگوں کی ان شیخ لوگوں کے بارے نفسیات ہے کہ یہ لوگ اپنے امیج کے بارے بڑے حساس ہوتے ہیں، اپنے رشتہ داروں کے ساتھ بہت تعاون کرنے والے، اور کنجوس ہوتے ہیں۔ اور اپنے ہی رشتہ داروں اور ذات کے لوگوں میں شادی کرتے ہیں۔

5: مغل -

مستری لوگ

مغل خاندان نے انڈیا پہ حکومت کی، صرف انڈیا میں ہی نہیں، دنیا کے مختلف حصوں میں مغلوں کا طوطی بولتا تھا۔

مغلوں کو زوال کے بعد مغل، اس سرزمین کو چھوڑنے پہ بھاگنے پر مجبور ہوئے، اپنی زمین اور دولت پیچھے چھوڑ کر بھاگ گئے، یادو سری کاسٹ کے لوگوں میں انکی گوت یا نام اپنا کے روپوش ہو گئے، راجہ رنجیت سنگھ کے دور میں مغل، قتل ہونے سے بچنے کے لیے، مستری، ترکھان، لوہار جیسے پیشوں سے منسلک ہو کر یہاں کے مقامی لوگوں کے ساتھ شامل ہو گئے۔

مغل لوگ بہت پڑھے لکھے، ہنرمند، اور جراتمند لوگ ہیں۔

لوگوں کی مغل لوگوں کے بارے نفسیات ہے کہ یہ لوگ فن تعمیرات سے بہت زیادہ محبت اور شوق رکھتے ہیں، بہت ہی محنتی اور بہادر لوگ ہوتے ہیں۔

6: قریشی -

قریشی سید لوگ، یہ لوگ عربی قبیلہ قریش اور رسولؐ کے ساتھ تعلق ہونے کے دعویدار ہوتے ہیں۔

ساوتھ ایشیاء میں قریشی کو عربی نسب کے طور پہ لیا جاتا ہے، ساوتھ ایشیاء میں قریشی مختلف نسلی کمیونٹی کے طور پر پاکستان، انڈیا اور بنگلہ دیش میں پھیلے ہوئے ہیں۔

قریشی لوگ بھی فن تعمیرات، فن خطابت کا شوق رکھتے ہیں۔

پاکستان میں قریشی امیر عالموں اور مراشیوں کے طور پہ جانے جاتے ہیں۔ اتنے قریشی سعودی عربیہ میں موجود نہیں جتنے زیادہ پاکستان میں موجود ہیں، انڈیا اور بنگلہ دیش میں اس کے علاوہ موجود ہیں۔

7: گجر -

گجر ایک اہم اور تاریخی قبیلہ ہے، گجر زیادہ تر پاکستان، انڈیا اور پاکستان میں آباد ہیں۔ افغانستان میں بھی گجر قبیلہ کے لوگ آباد ہیں۔

گجر زیادہ تر مال مویشی کی افزائش کے ساتھ وابستہ ہے، اس کے علاوہ گجر قبیلہ زراعت و کھیتی باڑی کے ساتھ بھی منسلک ہیں۔

گجر لوگوں کے بارے لوگوں کی نفسیات ہے کہ یہ لوگ بہت ہی محنتی، جفاکش اور بہادر لوگ ہیں۔

8: کمبوہ -

کمبوہ انڈیا اور پاکستان کا ایک مشہور قبیلہ ہے اس کے علاوہ یہ افغانستان میں بھی موجود ہے، یہ لوگ کمبوہ جاسلطنت کے والی ہیں، مہابھارت کمبوہ لوگوں نے کوروش کا ساتھ دیا تھا۔

کمبوہ زراعت پیشہ لوگ ہیں، انڈیا اور پاکستان میں یہ زراعت اور تجارت دونوں کے ساتھ منسلک ہیں۔ بہت ہی محنتی اور جفاکش قوم ہے، زمیندار بھی بہت تندہی کے ساتھ کرتے ہیں۔

لوگوں کی ان کے بارے نفسیات ہے کہ یہ لوگ شریف النفس ہوتے ہیں پر یہ قبیلہ اپنے قبیلہ کے لوگوں کے ساتھ بہت تعاون کرتا ہے۔ اپنے قبیلہ کے لوگوں کا بہت خیال رکھتے ہیں بہ نسبت دوسرے قبائل کے۔

کمبوہ اپنے ساتھ

چوہدری،

ملک،

کا ٹائٹل استعمال کرتے ہیں۔

9: ارائیں -

ارائیں قبیلہ کے لوگ زراعت پیشہ لوگ ہیں اور زمیندار بہت محنت اور تندہی کے ساتھ کرتے ہیں، زیادہ تر سبزیاں اور باغات کی کاشت میں ماہر ہیں، انڈیا اور پاکستان میں یہ بہت زیادہ آباد ہے۔ آرائیں قبیلہ تاریخی طور پر خود کوراجپوتوں میں سے ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں، اور یہ کمبوہ قبیلہ میں سے ایک اکائی سمجھی جاتی ہے۔

ارائیں بہت ہی شریف النفس اور محنتی قوم ہے۔ زراعت اور کھیتی باڑی میں ان کا ایک نام ہے۔

ارائیں اپنے ساتھ

سردار،

چوہدری،

خان،

ملک،

مہر،

میاں،

کے ٹائٹل استعمال کرتے ہیں۔

10: کمی یا کارکن ذاتیں -

کمی ایک اصطلاح ہے جو پنجاب، اور دریائے کابل اور دریائے سوات کے درمیان قطعات میں نچلی ذات کے دستکاروں اور مزارعوں کے لیے استعمال کی جاتی ہے۔

کمی ذاتوں کے درمیان بڑی ذاتیں

مسلی،

میراثی،

ڈوم،

وغیرہ مشہور ہیں۔

توبہ توبہ کیا چیز ہو تم؟؟؟؟؟"

تالیہ تو اس کی دلیل سن کر سر پکڑ کر بیٹھ گئی

ذات سسٹم کی وجہ سے، ہمارے معاشرے میں مساوات نہیں، لوگ ایک دوسرے کو ذات کی بنیاد پر رکھتے ہیں۔

لوگ جب کسی ذات کے بندے کو پرکھ رہے ہوتے ہیں، تو وہ اسلامی تعلیمات، ایک قومیت کے جذبے، اور ایک ملک کی شناخت کی قدر کو فراموش کر کے ایک کٹر برہمن کی طرح پرکھ رہا ہوتا ہے اور اس کے بارے اپنی رائے قائم کر رہا ہوتا ہے، پھر اپنی اسی رائے کے مطابق، مثبت یا منفی رویہ قائم کرتا ہے، عموماً منفی رویہ ہی قائم ہوتا ہے جو کہ سراسر غلط ہے۔

ہم ہمیشہ یہ خیال کرتے ہیں کہ ایک معاشرہ جو آزادی اور مساوات کی اقدار پہ مبنی ہوتا ہے ذات پات کے نظام سے بہت زیادہ متاثر نہیں ہوتا۔

لیکن یہ رواجات اور سوچ بچار ایک معاشرے کی ان اقدار کو بہت زیادہ متاثر کرتے ہیں۔
ارشاد ربانی ہے،

"کہ تم میں سے بہتر وہ ہے جو تم میں سے سب سے زیادہ متقی ہے۔"

اللہ نے واضح ایک پیمانہ، ایک زاویہ سوچ کا اور پرکھنے کا دے دیا کہ ہم کو ایک دوسرے کو ذات پات پہ ایک دوسرے کی پرکھ نہیں کرنی چاہیئے، بلکہ کردار پہ کرنی چاہیئے۔

اچھے برے لوگ ہر قوم اور قبیلے میں موجود ہوتے ہیں، اگر کوئی ایک شخص کسی قوم یا قبیلے کا آپ کے ساتھ برا کرتا ہے تو ہم کو اس ایک شخص کی بنا پہ سارے قبیلے کو برا نہیں کہنا چاہیئے۔ ایسا کرنا بھی زیادتی ہے۔

میں اپنی جٹ قوم اور قبائل سے اپیل کرتا ہوں کہ جٹ اپنے اسلاف کی روایات کو زندہ رکھے، لیکن اسلامی روایات و تعلیمات سب سے زیادہ سپریم ہیں۔

اب بتاؤ میں کتنا ذہین ہوں اب مجھے چیلنج نہیں کرنا..... "آریان نے اسے دھمکی دی"

ہاں ہاں پتہ ہے پتہ ہے اب میں جا رہی ہوں اور مجھے پیچھے سے آواز مت دینا..... "اسے وارنگ دیتے وہ اندر"
جلدی

چیلنج تو صرف بہانہ ہے اصل مقصد تو ان کے ساتھ کچھ وقت بیتانہ ہے۔ آپ سے بات کرنے کیلئے میں ایسے ہزار چیلنج اور لے سکتا ہوں..... "وہ ہلکا سا مسکرایا اور دیوار پھلانگ گیا"

ہاں بولو کر سکتے ہو ہو یہ کام؟؟؟؟؟"

وہ منہ موڑے ان آدمیوں سے بولا

صاحب آپ کیلئے تو جان بھی حاضر ہے آپ فکر نہ کریں کل دلاویز آپ کے پاس ہوگی.....". آدمیوں نے اس " آدمی کو تسلی دی

". وہ کھڑکی دیکھ رہے ہو"

..... اس کھڑکی کے سامنے وہ روز بیٹھتی ہے"

"

پر صاحب اتنے لوگوں کے بیچ ہم اسے پکڑیں گے کیسے.....؟ وہ تھوڑا پریشانی سے بولے"

آسان ہے کل علاقے کے رواج کے مطابق دلاویز کو اسفند کے نام کی چنری پہنائی جائے گی اس کے بعد وہ اسفند کی ہو جائے گی. چنری کی رسم سے پہلے وہ کمرے میں اکیلی ہوگی تب تم اسے پکڑ کر اس کھڑکی سے باہر لے آنا. یہاں سے سیدھا ڈے پر پہنچا دینا سمجھے.....؟ اس نے سب آدمیوں کو اچھے سے اپنا پلان سمجھایا

..... "جی صاحب سمجھ گئے"

اب جاؤ یہاں سے..... "وہ سب وہاں سے چلے گئے"

..... خانزادی ایک دن بس ایک دن اور پھر تم میری دسترس میں ہوگی اور پھر دیکھنا میں کیا ہوں"

ہم کو جنوں کیا سکھلاتے ہو ہم تھے پریشاں تم سے زیادہ

چاک کئے ہیں ہم نے عزیز و چار گریباں تم سے زیادہ

چاک جگر محتاجِ رفو ہے آج تو دامنِ صرفِ لہو ہے

ایک موسم تھا ہم کو رہا ہے شوقِ بہاراں تم سے زیادہ

عہدے و فایاروں سے نبھائیں نازِ حریفانِ ہنس کے اٹھائیں

جب ہمیں ارماں تم سے سوا تھا اب ہیں پشیمائیں تم سے زیادہ

ہم بھی ہمیشہ قتل ہوئے اور تم نے بھی دیکھا دور سے لیکن

یہ نہ سمجھنا ہم کو ہوا ہے جان کا نقصان تم سے زیادہ

جاؤ تم اپنے بام کی خاطر ساری لویں شمعوں کی کتر لو

زخم کے مہر و ماسلامتِ جشنِ چراغاں تم سے زیادہ

ایک کے الجھنِ زلفِ دو تا کی کیسے الجھ پڑتے ہیں ہو اسے

ہم سے سیکھو ہم کو ہے یار و فکر نگاراں تم سے زیادہ

زنجیر و دیوار ہی دیکھی تم نے تو مجروحِ مگر ہم

کوچہ کوچہ دیکھ رہے ہیں عالمِ زنداں تم سے زیادہ

تاشفین نے جب سے دلاویز کی شادی کا سنا تھا اس نے خود کو کمرے میں بند کر لیا تھا

".....!!!!!!!" دلاویز

میں تمہارے بغیر نہیں جی سکتا۔ نہیں جی سکتا میں تمہارے بنا..... "اس نے اپنے بالوں کو مٹھیوں میں جکڑ رکھا"

تھا

میں تمہارے لیے کچھ بھی کر سکتا ہوں کچھ بھی۔ تم دیکھنا چاہتی ہو تو یہ دیکھو..... اس نے دلاویز کو تصویر کے

سامنے اپنا ہاتھ کیا اور اس پر گہرا کٹ لگا

دلاویز مانا کہ میں بزدل ہوں تمہیں سامنے سے آکر اپنے دل کی بات نہیں کہہ سکا۔ اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ میں تم سے پیار نہیں کرتا۔ پلیز تم اس اسفند چھو نہ کرو..... "اس کے ہاتھ سے خون بہہ رہا تھا

". میں یہ شادی نہیں ہونے دوں گا چاہے پھر مجھے پچھلا تاشفین ہی کیوں نہ بننا پڑے"

"کنیز"

کہاں ہو تم کنیز جلدی آؤ یہاں..... "اس نے چھت کی منہ کر کے کنیز کو آواز دی"

بھاری فراک پہنے تالیہ جلدی جلدی میں جا رہی تھی کہ اس کا پیر دوپٹے میں اٹک اور وہ دھڑام سے زمین جا گری۔

چھی چھی دو لہے کی بہن تو زمین چاٹتی ہے۔ واللہ کیا زمانہ آگیا ہے کیا کیا دن دیکھنے پڑھ رہے ہیں مجھ کو معصوم کو"

"اور آریان نے آہ بھر کر کہا

یو ایڈیٹ! بات کرنے سے پہلے سوچ تو لیا کرو کہ کیا بول رہے ہوں ہر وقت پٹر پٹر ہی کرتے رہتے ہو" -----
 "تالیہ نے آریان کو لتاڑا

واہ واہ میں ایڈیٹ ہوں تو تم کون ہو؟۔ یہ تم لڑکیاں ہر وقت خود کو جھانسی کی رانی کیوں سمجھتی جاتی ہو" -----
 "آریان نے منہ ٹیڑھا کیا

اومسٹر رانی والا دور گزر گیا۔ آج کل کی لڑکیاں رانیوں سے کئی قدم آگے ہیں کبھی آزما کر دیکھ لینا۔-----
 "اس نے اٹھنے کی کوشش کی اور دوپٹے سے الجھ کر پھر گی
 "پہلے اٹھنا تو سیکھ لو پھر مجھ سے الجھنا۔-----"

"سب باتیں چھوڑ مجھے یہ بتاؤ تم یہاں پر کرنے کیا آئے ہو۔-----؟"
 وہ کھڑی ہو کر اپنے کپڑے جھاڑنے لگی

"آج میں نئی انفارمیشن لایا ہوں۔-----"

اچھا کس کے بارے میں بھی تو سنو۔-----" وہ اس کے چہرے پر نظر ٹکا کر بولی

تم ایسے کرو پہلے آرام سے بیٹھ جاؤ پھر میں اپنی بات شروع کرتا ہوں۔۔۔۔۔ آریان نے اسے پاس پڑے بیچ پر بٹھایا
 "اچھا جلدی بتاؤ میرے بھائی کی بارات بھی جانی ہے مجھے دیر ہو رہی ہے۔-----"

وہ تیزی سے بولی بیچ پر بیٹھ گئی

"سنو جناب سنو میں لایا ہوں راجپوتوں کی تاریخ۔-----"

راجپوت جس کے معنی راجاؤں کے بیٹے ہیں اور وہ اپنا سلسلہ نسب دیومالائی شخصیات سے جوڑتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ "ان کی ابتداء اور اصلیت کے بارے میں بہت سے نظریات قائم کیے گئے ہیں۔ اشوری پرشاد کا کہنا ہے کہ وہ ورک دور کے چھتری ہیں۔ اور بعض کا کہنا ہے کہ یہ ستھن اور حملہ آوروں میں سے بعض راجپوتانہ میں قائم ہو گئے اور انہوں نے گونڑوں اور بھاروں کے ساتھ برہمنی مذہب کو قبول کر کے فوجی طاقت حاصل کر لی تھی۔

مسٹر سیوی ویریا کا کہنا ہے کہ پر تھوی راج سارا کے مصنف چندر برائے نے راجپوتوں کو سورج بنسی اور چندر بنسی ثابت کرنے سے عاجز آ کر ایک نئے نظریے کے تحت ان کو "اگنی کل" قرار دیا یعنی وہ آپ کے خاندان سے ہیں اور وشنٹ نے جو قربانی کی اگر روشن کی تھی اس سے راجپوتوں کا مورث اعلیٰ پیدا ہوا تھا لیکن اب بعض فاضل ہندوؤں نے اس شاعرانہ فسانے سے انکار کیا ہے اور بعض لوگوں کا خیال ہے کہ راجپوتوں میں غیر ملکی خون ہے۔ ٹاڈ نے اپنی مشہور کتاب "تاریخ راجستھان" میں اس کی تائید کی ہے اور راجپوتوں کو ستھین قبائل کا قریبی قرار دیا ہے۔ جیمز ٹاڈ کا کہنا ہے کہ عہد قدیم سے محمود غزنوی کے تک بہت سی اقوام ہند پر حملہ آور ہوئیں وہ راجپوتوں کے چھتیس راج کلی میں شامل ہیں

اہم بات یہ ہے کہ ان کے دیوتا، ان کا شجرہ نسب، ان کے قدیم نام اور بہت سے حالات اطوار چین، تاتار، مغل، جٹ اور ستھیوں سے بہت زیادہ مشابہ ہیں اس لیے با آسانی اندازہ ہوتا ہے کہ راجپوت اور بالا ذکر اقوام ایک ہی نسل سے تعلق رکھتے تھے

ساتویں صدی میں ہیونگ تسانگ نے راجپوت کا کلمہ استعمال نہیں کیا تھا عرب حملہ آوروں کے زمانے (آٹھویں صدی عیسوی سے گیارہویں صدی عیسوی تک) سے بدھ پرکاش لکھتا ہے کہ کشتری کم دیکھنے میں آتا ہے اور راجپوت کی اصلاح استعمال نہیں ہوتی تھی

ڈاکٹر پیر سرن کے مطابق لفظ راجپوت معنوں میں دسویں صدی عیسوی تک استعمال نہیں ہوا۔ حتیٰ کہ ٹھاکر کی اصلاح جو مسلم مورخین نے اپنی تحریروں میں چند بار استعمال کی ہے ایک قبیلے کے بارے میں ہے۔ رائے قبیلہ ایران میں بہت پہلے سے موجود تھا۔ پہلے پہل محمد بن قاسم نے راگی (رانا) کا خطاب ایک جاٹ کو عطا کیا۔ راوت کا کلمہ روٹھ یا روٹ یا رٹ سے بنا۔

اس کا مطلب مشرقی ایران میں بادشاہ کے ہیں واضح رہے کہ راجپوت کا کلمہ ساتویں صدی تک کہیں بھی دکھائی نہیں دیا تھا غالباً اس کا قدیم ترین تلفظ فاتح ٹورامن کے کتبے سے ملتا ہے اس کتبے پر اس کے بیٹوں اور بیٹیوں کو راج پتر کہا گیا جو ایرانی کلمہ وس پوہر (بادشاہ کا بیٹا) کے مترادف ہے

وس سنسکرت میں بھی بادشاہ کے معنوں میں آتا ہے اور بہت سنسکرت میں پتر کے مترادف ہے۔ ساتویں صدی عیسوی سے اس کی جگہ راجہ کا لفظ استعمال ہو رہا ہے

چنانچہ جب شنکر اچاریہ تہتر براہمن مت کا احیا ہوا شنکر اچاریہ کے تحت کٹر براہمن مت کا احیا ہوا کا لفظ استعمال ہوا کلہانہ نے راج ترنگی میں راجپوتوں کا واضح انداز میں غیر ملکی، مغرور، بہادر اور جفاکش کہا گیا محض فرضی آرا نہیں ہیں کسی مسلمان مورخ نے پنجاب، سندھ، بلوچستان، کیاکان، غزنی اور کشمیر کی لڑائیوں میں راجپوتوں کا ذکر نہیں کیا

ابوالغازی نے تاتاریوں اور مغل اقوام کے نسل وہ نسب کی روایت بیان کی ہیں وہی روایتی پرانوں میں آئی ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ مغل و تاتار کے مورث اعلیٰ کا نام پشنہ تھا اور ان کے بیٹے کا نام اوغوز تھا۔ اوغوز کے چھ فرزند تھے بڑے کا نام کین یعنی سورج تھا۔ دوسرے کے نام آیو یعنی چاند تھا تاتاریوں کا ماننا ہے کہ وہ آیو یعنی چاند کی نسل سے ہیں۔ آیو کا بیٹا جلدس تھا۔ جلدس کا بیٹا ہیو تھا۔ جس سے شہان چین کی نسل ہوئی۔ ایلخان جو آیو کی چھٹی پشت پر تھا اس کے دو بیٹے تھے۔ ایک خان دوسرا ناگس۔ ناگس اولاد نے تاتار کو آباد کیا۔

چنگیز خان کا دعویٰ ہے کہ وہ خان کی نسل سے ہے ناگس یعنی سانپ کی نسل سے ہے۔ افغانستان اور شمال مغربی علاقہ قدیم زمانے میں ہندوستان سے ملحق تھا۔ اور یہ علاقہ زمانہ قدیم کی تہذیبوں میں اہم مرکز تھا۔ بھارت ورش کے زمانے میں یہ گندھارا کہلاتا تھا۔ کابل، گندھار (قندھار) اور سیستان اکثر سیاسی حیثیت سے ہندوستان کا حصہ رہے۔ پار تھی عہد میں ان مقامات کو سفید ہند کہا جاتا تھا۔ اس علاقے کی پرانی عمارات اور خانقاہوں کھنڈر اس کی تائید کرتے ہیں خصوصاً ٹیکسلا کی عظیم الشان یونیورسٹی کے اعصار جس کی شہرت آج سے دو ہزار سال پہلے اپنے عروج پر تھی۔ اس زمانے میں جو فاتح ہند پر حملہ آور ہوتا تھا تھوڑے عرصے میں ان کا شمار چھتریوں میں ہونے لگتا تھا۔ سکوں کو دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ پہلے حکمران کا نام غیر ملکی ہے لیکن بیٹے یا پوتے کا نام سنسکرت میں ہے اور اس کی تخت نشینی یاد تاج پوشی چھتری رسم و رواج سے ہوئی تھی۔ راجپوتوں کے اکثر قبیلوں کا سلسلہ نسب سک یا سیتھی حملہ آوروں سے تھا کیا وہ سفید ہن کے حملہ آوروں سے تھے۔

یہی زمانہ تھا کہ باہر سے حملہ آور اقوام ہندو معاشرے میں داخل ہو رہی تھیں۔ ان حملہ آوروں کو گوترا عطا کرنے میں اس طرح وہ ہندو تہذیب کی ترقی کی پوری کوشش کر رہے تھے۔ مقامی پنڈت سبقت لے جانے کی کوشش کر رہے تھے

چنانچہ وشنو، شیوا، چندی اور سور یہ وغیرہ کے ادیان پھیل گئے اس سے نہ صرف برہمنی مڑہب اپنے عروج کو پہنچا بلکہ بدھ مڑہب کو سخت صدمہ پہنچا اور برصغیر کو خیر آباد کہنے پر مجبور ہو گیا

اس طرح راجپوتوں نے برہمنوں کے ساتھ مل کر ہندو دھرم کو از سر نو زندہ کیا اور بڑھوں کو تہس نہس کر دیا سک، پہلویوں اور ترشک جو وسط ایشیا کی مشہور تھیں اور وہ ہند پر حملہ آور ہو کر ہندو مذہب میں داخل کر راجپوت کہلائیں

ولس بن کا کہنا ہے راجپوت قبائل راٹھور، پوار اور گہلوٹ وغیرہ پہلے سے آباد تھے۔ یہ چاروں قبائل اصل میں جاٹ ہیں جو بعد میں راجپوت کہلانے لگے۔ کیونکہ یہ اس وقت حکمران تھے اس لئے راجپوت یا راج پتر یعنی راجاؤں کی اولاد کی اصلاح وجود میں آئی

اس کی اصل پہلوی کلمہ و سپوہر (بادشاہ کا بیٹا) سے ہے۔ ولاں انھیں غیر ملکی تسلیم کرتا ہے کیونکہ انھوں نے ساکا اور دیگر قبائل کے ساتھ مل کر برصغیر کی تسخیر کی تھی۔ راجپوت رسمی طور پر برہمنی مڑہب میں داخل ہونے والے جاٹ اور گوجر ہیں۔ جن لوگوں نے متعصب برہمنی نظام کی شرائط قبول کرنے سے انکار کیا انھیں رسمی طور پر ہندو مذہب میں داخل نہیں کیا گیا اور آج تک وہ جاٹ، گجر اور آہیر ہیں یہ وجہ ہے کہ کاروں اور راجپوتوں مشترک قبائلی نام ہیں

آن لوگوں کو اپنے مقصد کے پیش نظر و شستھاؤں نے راجستھان میں کوہ آبو میں ایک قربانی کی آگ کا اہتمام کیا اور بہت سے نووارد لوگوں کو اس آگ کے ذریعے پاک کیا۔ ان لوگوں کو راجپوتوں کا نام دیا گیا جو پہلے سے ہی تھے۔ دلچسپ امر یہ ہے کہ ایران بالخصوص سیستان میں بڑے زمینداروں پوہر بادشاہوں کی اولاد کہلاتے ہیں۔ برصغیر کی اصطلاح کا ایرانی کلمہ کا ترجمہ ہے

قانون گو کا کہنا غلط ہے کہ اس سرزمین پر ابتدائی قابض جاٹوں کی جگہ نووارد راجپوتوں نے لے۔ قانون گو نے اس بات کو نظر انداز کر دیا کہ پوار (پنوار)، تنویر، بھٹی، جوئیہ جاٹوں اور راجپوتوں دونوں میں پائے جاتے ہیں۔

راجپوتوں کے ظہور سے پہلے جاٹوں اور گوجروں کو وسطی برصغیر، راجستھان، گجرات، سندھ میں پائے جاتے ہیں۔ اگر کوئی راجپوت کسی جاٹ عورت سے شادی کر لے تو وہ جاٹ نہیں ہو گا لیکن اگر وہ یا اسکی بیوہ دوبارہ شادی کر لے تو اسکی اولاد جاٹ بن جائے گی۔ یہ مسئلہ کا اصل نقطہ ہے کہ ایک راجپوت اور جاٹ میں صرف بیوہ کی دوسری شادی کا ہے۔ بیوہ کی شادی پر دور میں رہی ہے لیکن راجپوتوں کا برہمنوں کے غلط، غیر اخلاقی اور غیر منصفیانہ نظریات کے تحت اس بارے میں سننا بھی گوارا نہیں کرتے تھے۔

پنجاب کے بڑے قبیلے راجپوت کہلاتے ہیں جب کہ ان کی شاخیں خود کو جاٹ کہتی ہیں۔

راجپوتوں نے ابتدا میں مسلمانوں کے خلاف کامیاب دفاع کیا اور مسلمانوں کو آگے بڑھنے سے روکا۔ مسلمانوں کے خلاف بعض اوقات متحد بھی ہو گئے خاص کر محمود غزنوی کے خلاف جے پال کی سرکردگی میں، محمد غوری کے خلاف۔ پر تھوی راج چوہان کی سرکردگی میں اور بابر کے خلاف راناسنگا کی سرکردگی میں۔

مگر یہ وقتی وفاق تھا جو صرف جنگ تک محدود رہا اور بعد ان کے درمیان وہی نفاق، پیکار اور جنگ کا سلسلہ جاری رہا۔ راجپوت آج بھی اپنی بہادری کی وجہ سے یاد کیے جاتے ہیں۔

شجاعت اور دلاوری میں ان ساہنوں میں کوئی پیدا نہ ہوا۔ راجپوت اپنی بات کے پکے، تیغ زنی میں ماہر اور اعلیٰ شہسوار تھے۔ اپنی آن بچانے کے لئے جان کی بازی لگا دیتے تھے۔ راجپوتوں نے اپنی خوبیوں کی بدولت کافی عرصہ (ساتویں صدی عیسوی تا بارہویں صدی عیسوی) تک برصغیر میں حکومت کی اور ایک تہذیب قائم کی۔ لیکن یہ اپنے بالا الزکر کی بدولت

ان کی طاقت کو زوال آگیا اور انھیں بیرونی حملہ آوروں کے مقابلے میں پسپا ہونا پڑا۔ راجپوت نہ صرف میدان جنگ میں جوہر دکھاتے تھے بلکہ عمدہ انسان اور اعلیٰ میزبان تھے۔ میمان نوازی اور سخاوت کا جذبہ ان میں موجود تھا۔ راجپوت آڈٹ، آرٹ اور موسیقی کے دلدادہ تھے راجپوت مصوری کی اپنی انفرادیت ہوتی تھی یہی وجہ ہے کہ مصوری کا سکول وجود میں آیا۔ ہر راجا کے دربار میں ایک نغمہ سرا ضرور موجود ہوتا جو خاندانی عظمت کے گیت مرتکب کرتا تھا۔ ان کی معاشرتی زندگی اچھی ہوتی تھی

اگرچہ ان میں بچپن میں شادی کا رواج تھا لیکن اعلیٰ خاندان کی لڑکیاں جب جوان ہوتی تو اپنی پسند کی شادی کرتیں۔ راجپوت عورتیں اپنی پاک دامنی اور عصمت پر جا بجا طور پر ناز کر سکتی تھیں۔ سستی اور جوہر کی رسم اس جذبے کی ترجمانی کرتی تھی۔ جب عورت کا شوہر مر جاتا تو وہ اس کے ساتھ مر جانا پسند کرتی تھی اس طرح جنگ میں ناکامی کے خدشے کے بعد راجپوت اپنی عورتوں کو قتل کر کے میدان جنگ میں کود جایا کرتے تھے (انوار ہاشمی، تاریخ پاک و ہند۔ 71)

ایک شادی کی عجیب رسم تھی وہ شادی اپنے قبیلے یا ہم نسلوں میں نہیں کرتے تھے

بلکہ اس کے لئے ضروری تھا کہ شادی جس سے کی جاتی تھی ان کے درمیان پدری سلسلہ نہ ہو

راجپوت، رانا، راجا، راول، راجا اور راجن وغیرہ لائقہ استعمال کرتے تھے، ان تمام کلمات کے معنی راج کرنے والے کے ہیں۔ مسلمانوں میں مغلوں نے راجپوتوں کے جنگی جذبہ سے فائدہ اٹھایا اور راجپوتوں کو اپنے لشکر میں کثیر تعداد میں بھرتی کر لی۔ مغلوں کی اکثر فتوحات راجپوتوں کی مرہون منت ہیں

جہانگیر اجمیر کے بارے میں لکھتا ہے کہ ضرورت پڑنے پر یہاں سے پچاس ہزار سوار اور تین لاکھ پیادے آسانی حاصل ہو سکتے تھے

یہ سب چھوڑو تم مجھے بتاؤ تمہارا تعارف کیا ہے؟۔ بھی کس باغ کے کیلے، شالجم، طوطا، مینا، ٹینڈے یا کدو ہو "؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟

تالیہ نے پنچ سے اٹھتے ہوئے کہا

اوہ بلبستوری کبھی تو چپ ہو جایا کرو۔ وہاں گھر پر بھی تمہاری زبان چلتی رہتی تھی۔ اب میرے علاقے کو تو بخش "دو....." آریان نے اس کے سامنے ہاتھ جوڑے

".....تمہارا علاقہ؟"

جی جناب مجھے آریان بہرام خان کہتے ہیں۔ میرے والد بہرام خان اس علاقے کے سردار ہیں....." آریان کو رہ رہ کر اس پر غصہ آرہا تھا

اوہ اچھا تم سردار کے بیٹے ہو؟؟؟؟؟؟

".....جی محترمہ میں ایک خاندان ہوں اور اپنے ڈیڑھ منٹ بڑے بھائی کا لاڈلا ہوں"

اچھا تو تمہارے جیسا ایک پیس اور بھی ہے میں تو سمجھی تم آل ان ون ہو....." تالیہ نے اس کا مذاق اڑایا تو آریان لال ہو گیا غصے سے

"اچھا ہم اتنی بار مل چکے ہیں تو کیا تم میری دوست بنو گی.....؟؟؟"

بعد میں سوچوں گی ابھی اندر جانا ہے مجھے۔ میرے بھائی کی بارات لے کر جانا ہے۔ ویسے تم چاہو تو بارات میں شامل ہو۔
سکتے ہو سو یو..... "اپنے فراک کو سنبھال کر ایک طائرانہ نظر آریان پر ڈال کر اندر چلی گئی

****/

دلاویز کے حصے میں زارون خان اور آریان حیدر بارات کے استقبال کی تیاریوں میں مصروف تھے حویلی کا یہ حصہ دلہن کی طرح سجا تھا

آریان خان بیٹی کی شادی میں کوئی کمی نہیں رہنے دینا چاہتے تھے آخر یہ ان کے گھر کی پہلی اور آخری شادی تھی۔ اتنے عرصے بعد شیر دل کو بھی بارات کیلئے سجا یا گیا جسے دیکھ کر آریان کو اپنی بارات یاد آگئی جب اس شیر دل نے اسے بارات میں کیچڑ میں گرا دیا تھا

میری شہزادی آپ اتنی بڑی ہو گئی اور مجھے آپ کو پالنے کے چکر میں ہوش ہی نہیں رہا۔ دیکھا نوال ہماری بیٹی آج اپنے "گھر جانے والی ہے۔ اس نے تمہارے پاس بھی تو سات مہینے گزارے تھے

وہ اپنی سوچوں میں گم تھا جب زارون خان نے ان کے کندھے پر ہاتھ رکھ دباؤ ڈالا تو اس نے جلدی سے اپنے آنکھوں میں آئی نمی کو صاف کیا

آریان بیٹا کیسی تیاری چل رہی ہے؟؟..... زارون خان اس کے ساتھ بیٹھ گئے،

باباجان آج نوال کی بہت یاد آرہی ہے آج مجھے پتہ ہے میں نے اپنی بیٹی کی بہت اچھی پرورش کی ہے پر، ٹاس جان ماں " تو آخر ماں ہی ہوتی ہے.....

آریان کو آج دوہرا غم ستارہا تھا شادی کے ایک سال بعد نوال اسے چھوڑ کر چلی گئی اور آج دلاویز بھی جا رہی تھی

آریان بچے بارات کا وقت ہونے والا ہے آپ جا کر دلاویز کو دیکھ لیں تھوڑی ہی دیر میں چنری کی رسم ہوگی۔ اس سے پہلے جا کر دیکھ لو کوئی کمی تو نہیں ہے....." زارون خان نے آریان نے اس کے کندھے کو دباتے ہوئے اسے دلاویز کے کمرے میں بھیجا

دلاویز آئینے میں اپنا عکس دیکھ رہی تھی وہ کیا تھی اور کیا بن گئی ہے۔ اسفند کے حلال رشتے نے اسے لڑکی بننے پر مجبور کر دیا۔ پہلے اس سے بھاری جوڑے نہیں پہنے جاتے تھے پر آج اسفند کے نام کا جوڑا اڈے پھولوں جیسا لگ رہا تھا۔ ابھی تھوڑی ہی دیر میں چنری کی رسم ہوگی اور پھر میرا اور اسفند کا نکاح ہو جائے ہم ایک....."

"الفاظ اس کے منہ میں ہی رہ گئی جب کسی نے زور سے اس کے سر پر ڈنڈا مارا۔ وہ بیہوش ہو کر گر گئی ان لوگوں نے اسے اٹھایا اور کھڑکی کے راستے سے باہر چلے گئے

".....! دلاویز بیٹا"

آریان جب اندر آیا تو دلاویز اسے کہیں بھی نظر نہیں آئی۔ سب جگہ ڈھونڈنے کے بعد اڈے کھڑکی کے پاس اسکا دلہن والا دوپٹہ نظر آیا۔ وہ اسے لے کر باہر بھاگا

"..... بابا جان! دلاویز کو کوئی اٹھا کر لے گیا ہے"

"یہ کیا کہہ رہے ہیں آپ؟؟؟"

زارون خان کو اپنی سماعت پر شک ہوا

میں سچ کہہ رہا ہوں بابا ہماری دلاویز کو کوئی اٹھا کر لے گیا ہے..... وہ روتے روتے زمین پر بیٹھ گیا"

"کیا کہہ رہا ہیں یہ آپ ماموں جان؟۔ دل کہاں ہے اور کون لے گیا اسے؟؟؟"

اسفند شور سن کر ان کے حصے میں آیا تھا مگر یہاں تو اس کی اپنی زندگی کی بات ہو رہی تھی

اسفند مجھے میری بیٹی چاہیے میں اسے کھونا نہیں چاہتا....." آریان نے اس کے سامنے ہاتھ جوڑے

آپ فکر نہ کریں ماموں جان میں دل کو واپس لے کر آؤں گا۔ یہ میرا وعدہ ہے آپ سے....." انھیں تو حوصلہ دے دیا مگر خود کے دماغ میں طرح طرح کے خیالات آرہے

"!کرم کرنا میرے مالک"

اس نے آسمان کی طرف نظر اٹھا کر دعا مانگی

"بولو تاشفین تم نے کیسز کو کیوں بلایا ہے؟؟؟"

وہ دھوئیں کی شکل میں اندر آئی اور اب انسانی شکل میں تھی

میں نے تمہیں کب کا کہا تھا کہ مجھے دلاویز چاہیے اب دیکھو ہو گئی اس کی شادی....." تاشفین نے زخمی نگاہ کنیز پر ڈالی

.....میرے پاس تمہارے لیے ایک اچھی اور ایک بری خبر ہے"

"

تاشفین نے نگاہ اٹھا کر اسے دیکھا

..... دلاویز کی شادی نہیں ہوئی

تاشفین کا تو منہ ہی بند نہیں ہو رہا تھا"

"ہاہا مطلب اب وہ میری ہوگی۔ واؤ"

وہ خوشی سے جھومنے لگا اور اونچا اونچا گانے لگا

اسے جس نے اٹھایا ہے وہ پہلے چار لڑکیوں کو مار چکا ہے۔ وہ حوس کا پجاری ہے"

تاشفین کو ڈر لگنے لگا

".... اس وقت وہ دلاویز کو کرسی پر باندھ چکا ہے"

"... اب وہ چاقو سے دلاویز کے ہاتھوں پر کٹ لگا رہا ہے اور وہ درد سے چلا رہی ہے"

.... کنیز تم نے کہا تھا کہ قربانی لے کر کچھ بھی کر سکتی ہو۔ تو تم قربانی لے لو پر دلاویز کو بچا لو پلیز"

وہ دروازہ کھول کر باہر نکل گیا"

پہلے یہ تو جان لیتا کہ وہ کوئی اور نہیں بلکہ اس کا لالہ زیان ہے....."

چل کنیز آج اس ایک قربانی سے ہی کام چلا اور زیان کی قربانی تو ہو کے رہے..... کنیز نے قہقہہ فضا میں بلند ہوا وہ " وہاں سے غائب ہو گئی

دلاویز رسیوں میں بندھی خود کو چھڑانے کی کوشش کر رہی تھی مگر بے سود اسے کرسی سے کس کر باندھا گیا تھا۔ مگر اس نے ہمت نہیں ہاری اور خود کو چھڑانے کی کوشش کرتی رہی اتنے میں اسے کسی کے قدموں کی چاپ سنائی دی ہیلو دلاویز پہچانا مجھے؟"۔ اس کے کانوں میں نسوانی آواز سنائی دی۔"

کون ہو تم اور مجھے یہاں کیوں باندھ رکھا ہے؟"۔

بتاتے ہیں بتاتے ہیں اتنی بھی کیا جلدی ہے۔ ارے تمہارا دوپٹہ کہاں گیا؟۔ یاد آیا وہ تو تمہارے کمرے میں ہی رہ گیا۔

"۔ اس کی نظر دلاویز کے گلے میں لٹکے ہار پر پڑی اسے لگایہ ہار اس نے پہلے بھی کہیں دیکھا ہے

"یہ ہار تمہیں کس نے دیا؟"

اس نے ہار کی طرف اشارہ کیا

"یہ یہ نیکلس تو مجھے کسی سنی نے گفٹ میں بھیجا تھا مجھے پسند آیا تو میں نے اپنی شادی میں پہن لیا۔۔۔۔۔"

دلاویز نے اسے وضاحت دیں

اوہ تو تم ہو وہ محترمہ اس کی وجہ سے میرے بھائی نے لاہور میں وہ دورانی صاحب کے گھر کے سامنے والا بنگلا خریدا اور

اسی نے تمہارے لیے یہ ہار بھی خریدا تھا اور یہی نہیں اس نے تمہاری خاطر قبرستان میں چلہ بھی کاٹا۔ بھوت چڑیل

"ہمارے پلے پڑ گئی۔

میں بھی کہوں جو لڑکا ایک مچھر تک نہیں مار سکتا اس نے مجھے مارا۔ مجھے زیان بہرام خان کو مارا۔۔۔۔۔" زیان کو اپنے

اس دن والی پٹائی یاد آگئی

اوہ تم ہو زیان بہرام خان۔ سچ کہوں تو کتے کی دم کبھی سیدھی نہیں ہو سکتی۔" دلاویز نے ٹکا کر اسے جواب دیا

ویسے میں تمہارے بھائی سے ضرور ملنا چاہوں گی جس نے تمہاری پٹائی کی۔ شکر ہے میرے علاوہ کوئی اور بھی ہے جو

تمہارے خلاف ہیں وہ چڑیل بھی کمال کی ہے۔" اس کی بعد پوری ہونے سے پہلے زیان نے اسے تھپڑ مارا

بس بہت ہو گیا دلاویز خانزای اب دیکھنا میں تمہارا کیا حشر کرتا ہوں۔ تم نے مجھے بغیر چھلکے کا ٹماٹر کہا تھا ناب دیکھنا میں " تمہاری کیا حالت کرتا ہوں تم جانتی نہیں اس جگہ پر میں نے بہت ساری لڑکیوں کو موت کے گھاٹ اتارا ہے۔۔۔۔۔ آج تک کسی کو پتہ نہیں چلا کہ وہ کہاں گئیں

اور تم آخری لڑکی ہو گئی اس کے بعد میں کسی لڑکی کو نہیں ماروں گا۔۔۔۔۔۔۔۔ "اس نے دلاویز کے بال اپنی مٹھی میں جکڑے

یہ انگلی تم نے مجھ پر اٹھائی تھی تو پہلے اس پر کٹ لگانا چاہیے نا اس کے بعد تمہارے ہاتھوں پر تم پر۔۔۔۔۔۔۔۔ "اس"
نے چاقو سے اس کے ہاتھوں پر کٹ لگایا تو وہ درد سے چلا اٹھی
"مجھے درد ہو رہا ہے مجھے مت مارو پلیز۔۔۔۔"

اچھا ابھی تو بہت بڑی بڑی باتیں کر رہی تھی اور ابھی ساری ہوا نکل گئی۔۔۔ "اس سے روتا چلاتا دیکھ کر زیان کے دل" کو ٹھنڈک پہنچی

ارے کنیز تمہیں اس خانزادی کو بچانا ہے تو اس کے لیے تمہیں کسی کی ضرورت ہوگی ادھر ادھر دیکھ شاید کوئی مل جائے۔۔۔۔۔

ارے یہ تو اسفند یا سر ہے کیوں نہ میں اسے ہی اپنے کام کے لئے استعمال کر لوں اس طرح میرا بھی کام ہو جائے گا اور "اس کا بھی کام ہو جائے گا۔۔۔۔۔"

وہ اس کے جسم میں داخل ہو گئی اور پھرتی سے زیان کے اڈے پر پہنچ گئی

زیان تمہاری جرات کیسے ہوئی میری منگیت کو ہاتھ لگانے کی۔ میں تمہیں زندہ نہیں چھوڑوں گا آج تمہاری زندگی کا "آخری دن ہے۔"

اس کے بعد تم کسی لڑکی کو ہاتھ لگانا تو دور اس کو دیکھ بھی نہیں سکو گے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اسفند اسے مارنے کیلئے آگے بڑھا

یہ پدی اور یہ پدی کا شور بہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

تو کیا کروں گا تمہاری جرات ہی کیا ہے کچھ کرنے کی بڑے آئے مجھے زیان کو کچھ کہنے والے۔۔۔۔۔"

آج تک میرے باپ کی بھی جرات نہیں ہوئی مجھے کچھ کہنے کی تو تم کیسے کچھ کہو گے۔۔۔۔۔

ہمت ہے تو ہاتھ لگا کر دکھاؤں میں تمہاری نظروں کے سامنے تمہاری مگنیتز کا گلا کاٹ دوں گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس نے دل آویز کی گردن پر چاقو رکھا مگر اس سے پہلے کہ وہ اسے چلاتا اس نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا اور چھینا جھپٹی میں اس نے زیان گلا کاٹ دیا۔ اب وہ اس پر چاقو سے وار پر وار کر رہا تھا

اسفندیہ کیا کیا آپ نے اس کو کیوں مار دیا؟۔۔۔۔۔

اب آپ کو سزا ملے گی وہ بھی سب کے سامنے جرگے میں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ دلاویز کے تو ہوش ہی اڑ گئے زیان کے
بے جان جسم کو دیکھ کر

..... یہ یہ میں نے نہیں کیا اور میں یہاں کب اور کیسے آیا؟

وہ اپنا سر دبانے لگا اسے کچھ یاد نہیں آرہا تھا

خیر اس وقت یہ ضروری نہیں ہے بلکہ تمہاری پٹی کرنا ضروری ہے۔ تم چلو ہم ڈاکٹر کے پاس چلیں گے اس کے بعد جو ہو گا دیکھا جائے گا۔-----

وہ اسے لے کر وہاں سے سیدھا ڈاکٹر کے پاس چلا گیا لوگوں کو اس زیان کے قتل کے بارے میں پتہ چل گیا اور یہ خبر جنگل کی آگ کی طرح پورے علاقے میں پھیل گئی کہ اسفندیاسر درانی کے ہاتھوں علاقے کے سردار کے بیٹے کا قتل ہو گیا

*****#*****

"تاشفین تمہارا کام ہو گیا ہے میں نے تمہاری دلاویز کو بچا لیا۔-----"

اس خبر کو سن کر تاشفین کو سکون ملا

تمہارا بہت بہت شکریہ..... وہ اسکا مشکور ہوا

پر یہ بات جان لو کہ بدلے میں تمہارے بھائی کا قتل ہو گیا ہے۔-----" تاشفین کے پیروں تلے زمین " نکل گئی

"یہ یہ کیا کیا تم نے؟۔ میرے لالہ کو کیوں مارا؟۔-----"

تم نے تو کہا تھا وہ آدمی قاتل ہے۔-----" وہ الجھا الجھا سا بولا

ہاں تو تمہارا بھائی ہی تو ہے معصوم لڑکیوں کا قاتل۔ اب اگر قتل کیا ہے تو بدلے میں قتل ہی ہونا تھا۔"

اور ہاں اس کا الزام اسفندیاسر پر لگے گا پھر دلاویز تمہاری ہی ہوگی۔-----"

تم جاو مجھے اکیلا چھوڑ دو گیٹ آؤت۔۔۔۔۔کنیز وہاں سے غائب ہو گئی"

"_____لاله لاله

!!!!!!! یہ کیا ہو گیا؟ کاش مجھے پتہ ہوتا کہ ایسا کچھ ہو جائے گا کاش

*****#*****###*****

بانو قدسیہ کہتی ہے کہ کم بولنے والا لڑکا اور زیادہ بولنے والی لڑکی ایک مکمل جوڑی ہے تم کیا کہتی ہو؟ اس معاملے میں زیادہ بولتا ہوں اور تم کم بولتی ہو۔ مگر پھر بھی ہماری جوڑی کمال گئے گی۔-----

آریان کھڑکی سے اس کے کمرے میں داخل ہوا

میرا دل تو اس وقت تمہارا منہ توڑنے کو کر رہا ہے۔ کیا خیال ہے؟ تو توڑ دوں تمہارا منہ۔۔۔۔۔"

پھر ہماری جوڑی بہت اچھی جمے گی ٹوٹا ہوا منہ اور خوبصورت لڑکی ہا ہا ہا۔۔۔۔۔ تالیہ نے اس کا مذاق اڑایا

او میڈم خود کو کس ملک کی رانی سمجھتی ہو؟ اور مجھے تم نے کیا سمجھ لیا ہے اللہ معاف کرے۔۔۔۔۔ "آریان نے"

اپنے کانوں کو ہاتھ لگایا

حسین تو میں بھی تم سے کم نہیں ہو اس علاقے کی ہر دوسری لڑکی مجھ پر مرتی ہے۔۔۔۔۔" آریان اترایا"

ہاں کیونکہ پہلی لڑکی کے پاس تم پر مرنے کے لیے فرصت نہیں ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اور دوسری تمہاری شکل دیکھنا " بھی پسند نہیں کرتی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اور رہی بات تیسری لڑکی کی تو اس نے کسی شیدے یا کسی میدے کو تم پر فوقیت دی ہوگی ہا ہا ہا۔۔۔۔۔

یہ تم پنجابی لوگ ہر بات پر قہقہے کیوں لگاتے ہو؟۔۔۔۔۔"

واللہ کس موسم میں یہاں تمہیں پرپوز کرنے آیا ہوں۔۔۔۔۔ اور تم نے تو میری عزت کا ہی کچرا کر ڈالا اب بتا واس
"کچرے کو اپنے گلے کا ہار بناؤں گی کہ نہیں۔۔۔۔۔"

وہ گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا

ہاں اس بارے میں سوچ سکتی ہوں تم اتنے بھی برے نہیں ہو جتنے شکل سے لگتے ہو۔۔۔۔۔ مگر پھر بھی میں "تالیہ یا سردرانی ہوں میں تمہیں قبول کر لوں گی۔۔۔۔۔"

او بے بے بے یہی کہتے ہیں ناتم پنجابی لوگ۔۔۔۔۔ سچی تم مان گئی میرا دل باغ باغ ہو گیا بلکہ شاد باد ہو گیا بلکہ ناز ناز ہو " گیا۔۔۔۔۔ اور پتہ نہیں کیا کیا ہو گیا اب بتاؤ کہ میں بارات لے کر تمہارے گھر کب آؤں؟؟؟؟

اگر کہو تو ابھی قاضی کو بلا لیتا ہوں اور ابھی دوبول نکاح کے پڑھ لیتا ہوں تمہیں اپنے گھر لے جاتا ہوں۔ اپنی زندگی بنا لیتا ہوں تم میری زندگی میں آکر بہت خوش رہو گی۔ اب میں آگے کچھ نہیں کہہ سکتا کیونکہ میرے الفاظ ختم ہو گئے ہیں۔ لیکن میں بہت خوش ہوں کہ تم نے میری محبت کو قبول کر لیا شکریہ شکریہ شکریہ۔۔۔۔۔۔ وہ فل پنجابی سٹائل میں بھنگڑا ڈالنے لگا

اوہ زیادہ ہوا میں نہیں اڑو۔۔۔۔ میں نے شادی کے لئے ہاں نہیں کی بلکہ میں نے تو کہا ہے کہ میں اس بارے میں "سوچوں گی۔۔۔۔۔"

اچھا ٹھیک ہے اس خوشی میں یہ خوبصورت سا پھول ایک خوبصورت سی لڑکی کے لیے۔ اسے قبول فرمائے محترمہ

آریان نے اس کے سامنے گلاب کا پھعل لہرایا

محترمہ ٹوکیوں؟۔۔۔۔۔تالیہ کو تھوڑی جلن ہوئی

کیا کوئی اور بھی پھسار کھی ہے اور مجھے ایسے ہی تنگ کر رہے ہو۔۔۔۔۔ وہ تنگ کر بعلی

اللہ معاف کرے تم لڑکیاں کتنی جلدی غلط فہمی کا شکار ہو جاتی ہو۔ ارے محترمہ ون وہ ہے جو میرے ڈیڑھ منٹ بڑے
بھائی کو پسند ہے۔ تو تم ہوئی نہ دوسری محترمہ۔-----

ٹھیک ہے ٹھیک ہے ویسے اس گلاب کو دیکھ کر مجھے اسلام آباد کی یاد آگئے تو کیا خیال ہے آج میں تمہیں اسلام آباد کے بارے میں نہ بتاؤں کچھ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ تالیہ نے آریان کی بست سن کر سکھ کا سانس لیا

ارے نیکی اور پوچھ پوچھ بتائیے بتائیے بڑے شوق سے بتائے۔ ہم تو نظر بچھائے بیٹھے ہیں اور کانوں کے پردے گھاسلیٹ سے صاف کر کے آئے ہیں۔ تاکہ آپ کی بات کانوں سے ہو کر سیدھا ہمارے دل میں اتر جائے۔۔۔۔۔ آریان نے سرد آہ بھر کر کہا

"اللہ توبہ تم کتنے ڈرامہ باز ہو۔۔۔۔۔"

آریان نے کرسی کھینچی "اچھا وقت ضائع کئے بنا میں تمہیں اسلام آباد کے بارے میں بتاتی ہوں سنو اب۔۔۔۔۔"

اور اسکے بیٹھ گیا

تاریخ اسلام آباد

۱۹۵۸ء تک پاکستان کا دار الحکومت کراچی رہا۔ کراچی کی بہت تیزی سے بڑھتی آبادی اور معاشیات کی وجہ سے دار ۱۹۵۸ حکومت کو کسی دوسرے شہر منتقل کرنے کا سوچا گیا۔ ۱۹۵۸ء میں اس وقت کے صدر ایوب خان نے راولپنڈی کے

قریب اس جگہ کا انتخاب کیا اور یہاں شہر تعمیر کرنے کا حکم دیا۔ اس نئے دارالحکومت کے لیے زمین کا انتظام کیا گیا جس میں صوبہ پختونخوا اور پنجاب سے زمین لی گئی۔ عارضی طور پر دارالحکومت کو راولپنڈی منتقل کر دیا گیا اور 1960ء میں اسلام آباد پر ترقیاتی کاموں کا آغاز ہوا۔ شہر کی طرز تعمیر کا زیادہ تر کام یونانی شہری منصوبہ دان

Constantinos A. Doxiadis

نے کیا۔ 1968ء میں دارالحکومت کو اسلام آباد منتقل کر دیا گیا۔

دارالحکومت بننے کے بعد اسلام آباد نے پاکستان بھر سے لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کیا اور ساتھ ساتھ دارالحکومت کے طور پر اس شہر نے کی اہم اجلاسوں کی ایک بڑی تعداد کی میزبانی بھی کی۔ اکتوبر 2005 کے کشمیر کے زلزلے میں شہر کو کچھ نقصان کا سامنا بھی کرنا پڑا اور پھر جولائی 2007 میں لال مسجد کے محاصرے سمیت، جون 2008 میں دہشت گردی کے واقعات کی ایک سلسلے کا سامنا بھی کرنا پڑا۔ ڈنمارک کے سفارت خانے پر بم حملہ اور ستمبر 2008 میریٹ ہوٹل بم دھماکے بھی اسی شہر میں ہوئے۔ 28 جولائی کو ایئر بلو کی پرواز 202 اور بھوجا ایر کی پرواز کے المناک فضائی حادثات بھی اسلام آباد میں ہوئے۔

جغرافیہ و آب و ہوا

اسلام آباد سطح مرتفع پوٹوہار میں مارگلہ پہاڑی کے دامن میں واقع ہے۔ اس کی بلندی 540 میٹر (1,770

فٹ)۔ [3][4] ہے۔ یہ شہر اور قدیم شہر راولپنڈی ساتھ ہی واقع ہیں اور جڑواں شہر کہلاتے ہیں۔ اور دونوں کا کوئی

سرحدی تعین نہیں ہے۔ اس کے شمال مشرق میں پہاڑی علاقہ مری واقع ہے اور جنوب مغرب میں ٹیکسلا کا ہوٹہ، جنوب مشرق میں اٹک شمال مشرق میں یہ شہر 906 کلو مربع میٹر (9.75×109 فٹ مربع)۔

اسلام آباد کی آب و ہوا پانچ موسموں پر مشتمل ہے: موسم سرما (نومبر فروری)، موسم بہار (مارچ اور اپریل)، موسم گرما (مئی اور جون)، مانسون یعنی برسات (جولائی اور اگست) اور موسم خزاں (ستمبر اور اکتوبر)۔ سب سے گرم مہینہ جون کا ہوتا ہے، سب سے ٹھنڈا مہینہ جنوری کا جبکہ جولائی کے مہینہ میں سب سے زیادہ بارشیں ہوتی ہیں۔ 23 جولائی 2001 کو اسلام آباد میں صرف دس گھنٹوں کو دوران میں 620 ملی میٹر بارش ریکارڈ کی گئی جس نے گزشتہ 100 سال کے سب سے زیادہ بارش کے تمام ریکارڈز توڑ دیے۔

معیشت

اسلام آباد اسٹاک ایکسچینج کی بنیاد 1989ء میں رکھی گئی۔ اسلام آباد اسٹاک ایکسچینج، کراچی اسٹاک ایکسچینج اور لاہور اسٹاک ایکسچینج کے بعد پاکستان کی تیسری سب سے بڑی اسٹاک ایکسچینج ہے جس کا اوسط یومیہ کاروبار 1 ملین حصص سے زیادہ ہے۔ اسلام آباد میں دوسافٹ ویئر ٹیکنالوجی پارکس کے ساتھ معلومات اور مواصلات ٹیکنالوجی کی قومی اور غیر ملکی کمپنیاں بھی بڑی مقدار میں کام کر رہی ہیں۔ پی آئی اے، پی ٹی وی، پی ٹی سی ایل، اوجی ڈی سی ایل اور زرعی ترقیاتی بینک لمیٹڈ کی طرح پاکستان کی کئی سرکاری کمپنیاں بھی اسلام آباد میں مقیم ہیں۔ اس طرح پی ٹی سی ایل، موبی لنک، ٹیلی نار، یوفون اور چائنا موبائل اور دیگر تمام اہم ٹیلی کمیونیکیشن آپریٹرز کے ہیڈ کوارٹرز اسلام آباد میں واقع ہیں۔

وفاقی دارالحکومت میں متعدد میڈیا ہاؤسز یا پبلشنگ ہاؤسز بھی قائم ہیں۔ کیپیٹل ٹی وی، ہم نیوز، پرو پاکستانی، دی نیوز ٹرائب، پاکستان ٹرائب، اردو ٹرائب کے صدر دفاتر سمیت ملکی اور بین الاقوامی میڈیا ہاؤسز کے بیورو یا کنٹری آفسز بھی قائم ہیں۔

آبادی

پاکستان کی آبادی کی مردم شماری تنظیم کے ایک اندازے کے مطابق اسلام آباد کی آبادی 2012 میں تقریباً 2 لاکھ تک پہنچ چکی ہے جبکہ 1998 کی مردم شماری کے مطابق اسلام آباد کی آبادی 805.235 تھی۔ اردو زبان ملک کی قومی و سرکاری زبان ہونے کی وجہ سے شہر کے اندر بولی جاتی ہے جبکہ انگریزی بھی وسیع پیمانے پر استعمال کی جاتی ہے۔ شہر میں دیگر بولی جانے والی زبانوں میں پنجابی، پشتو اور پوٹھوہاری میں شامل ہیں۔ آبادی کی اکثریت کی مادری زبان پنجابی ہے جو 68 فیصد ہے۔ آبادی کا 10 فیصد پشتو بولنے والے ہیں اور 8 فیصد دیگر زبان بولنے والے ہیں۔ تقریباً 15 فیصد سندھی زبان بولنے والے ہیں۔ 20 فیصد بلوچی زبان بولنے والے ہیں۔ شہر کی آبادی کے لوگوں میں زیادہ پنجاب سے تعلق رکھنے والوں کی ہے۔

آبادی کی اکثریت 15-64 سال کی عمر کے گروپ میں ہے۔ آبادی کا صرف 3 فیصد کی عمر 65 سال سے اوپر ہے جبکہ 90، 37 فی صد 15 سے کم عمر کے ہے اور بے روزگاری کی شرح 15.70 فی صد ہے۔ اسلام 53، 95 فیصد کے ساتھ، شہر میں سب سے بڑا مذہب ہے۔ شہری علاقے میں مسلمانوں کی شرح 83، 93 فیصد ہے جبکہ دیہی علاقوں میں یہ تناسب، 80، 98 فی صد ہے۔ دوسرا سب سے بڑا مذہب مسیحیت ہے جس کے بعد ہندو ہے۔

بنیادی ڈھانچہ

نقل و حمل

اسلام آباد کا بین الاقوامی ہوائی اڈا بینظیر بھٹو بین الاقوامی ہوائی اڈا کے نام سے جانا جاتا ہے جس کے ذریعے اسلام آباد دنیا بھر کے اہم مقامات سے منسلک ہے۔ بے نظیر بھٹو بین الاقوامی ہوائی اڈا پاکستان میں تیسرا سب سے بڑا ہوائی اڈا ہے اور چکالہ راولپنڈی میں، اسلام آباد شہر کے باہر واقع ہے۔ مالی سال میں 2004-2005، بے نظیر بھٹو کے بین الاقوامی ہوائی اڈے پر 23.436 ہوائی جہاز کی نقل و حرکت ہوئی اور 2.88 ملین سے زائد مسافروں نے سفر کیا۔

مسافروں کی بڑھتی ہوئی تعداد سے نمٹنے کے لیے اسلام آباد سے باہر فتح جنگ کے علاقہ میں گندھارا بین الاقوامی ہوائی اڈا بھی زیر تعمیر ہے جو مکمل تیار ہونے کے بعد پاکستان میں سب سے بڑا ہوائی اڈا بن جائے گا۔ گندھارا بین الاقوامی ہوائی اڈا 400 ملین ڈالر کی لاگت سے تعمیر کیا جا رہا ہے۔

*****"*****

اسفند کو مجرموں کی طرح جرگہ کے سامنے پیش کیا گیا

اسفند یا سر کیا یہ بات سچ ہے کہ تم نے بہرام خان کے بیٹے کا قتل کیا ہے؟؟؟؟۔ سردار نے اس سے پوچھا

جی یہ بات سچ ہے پر میں نے اس کا قتل جان بوجھ کر نہیں کیا۔ مجھے تو کچھ یاد بھی نہیں ہے اس وقت ہم آپس میں بات کر رہے تھے۔۔۔۔۔ پھر پتہ نہیں کیا ہوا وہ کیسے مرا میں کچھ نہیں جانتا۔۔۔۔۔" اسفند نے جرگہ کو صفائی پیش کی

جرگہ ان باتوں کو نہیں مانتا جو تم کہہ رہے ہو۔ ایسا کیسے ممکن ہے کہ تم نے اسے مارا اور تمہیں خبر ہی نہیں ہے۔

یہ ممکن ہی نہیں ہے تم جھوٹ بول رہے ہو اس لئے تمہیں سزا ملے گی۔۔۔۔۔

جرگہ یہ فیصلہ کرتا ہے کہ اسفند یا سر کی بہن کی شادی تاشفین بہرام خان کے ساتھ کر دی جائے گی۔۔۔۔۔

اس شادی میں اس لڑکی کو اس کا جائز مقام ملے یا نہ ملے وہ ونی بن کر اس گھر میں رہے گی۔۔۔۔۔ جرگہ کا فیصلہ سب پر قیامت بن ٹوٹی

آریان دل میں دعا کر رہا تھا کہ تالیہ کی شادی تاشفین کے ساتھ نہ ہو۔ وہ اپنی تازی تازی محبت کو کھونا نہیں چاہتا تھا۔

یا اللہ کچھ ایسا کرم دکھا کہ بڑے بھائی کو اس کی محترمہ مل جائے اور مجھے میری محترمہ۔۔۔۔۔

کنیز کچھ کرو میں اس تالیہ سے شادی نہیں کر سکتا مجھے دلاویز ہی چاہیے تم کچھ کرو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ "تاشفین نے اس کے"

سامنے ہاتھ جوڑے

"تمہاری بات میں مانوں گی مگر اس کے بدلے میں قربانی دینی ہوگی جو چیز مجھے پسند آئے گی اس کی۔۔۔۔"

کنیز نے دو ٹوک بات کی اب وہ پہلے کی طرح تابعداری سے بات نہیں کر رہی تھی وہ کچھ بدلی بدلی لگ رہی تھی یا شاید اپنا اصلی رنگ دکھا رہی تھی

مجھے تمہاری شرط منظور ہے مگر اس بار میں کسی انسان کو قربان نہیں ہونے دوں گا۔۔۔۔۔"

چاہے کسی اور چیز کی قربانی لے لو جو تمہیں پسند ہے۔۔۔"

تاشفین کو اس چڑیل سے نفرت محسوس ہو رہی تھی۔ اس کی وجہ سے اس کا بھائی مارا گیا مگر تھوڑا سا خوش بھی تھا اب کوئی لڑکی کو اب اس کے بھائی کے ظلم کا شکار نہیں ہونا پڑے گا۔ اس کے باپ نے جا بجا اسے روکا تھا کہ لوگوں پر ظلم نہ کیا کرو پر وہ نہیں مانا اور ظلم کا شکار خود ہی ہو گیا

کنیز نے تالیہ کی شکل لے کر دلاؤیز کے پاس جانا مناسب سمجھا

[illegible]

دل آویز کا دل پسینہ گھبرا گیا اور کنیز کا کام ہو گیا وہ جانتی تھی کہ دل آویز بہت جذباتی لڑکی ہے وہ جذبات میں آکر کچھ بھی کر سکتی ہے اور اپنے گھر کے معاملے میں تو کچھ زیادہ ہی جذباتی ہے اس نے کچھ دور جا کر اپنا روپ لے لیا

میں کچھ کہنا چاہتی ہوں زیان کا قتل میری وجہ سے ہوا تھا۔ تو میں چاہتی ہوں کہ تاشفین کی شادی مجھ سے ہو۔ میں بنو " گی ونی میری بہن نہیں۔ اور ویسے بھی آریان اور تالیہ ایک دوسرے کو پسند کرتے ہیں۔ " یہ بات سب کے لیے حیران کن تھی خاص کر کے بہرام خان اور یاسر درانی کے لیے۔ خیر اس وقت اصل مسئلہ ان دونوں کا نہیں بلکہ دلاویز کا تھا۔ آریان حیدر کو بہت ڈر لگ رہا تھا برسوں پہلے بھی اسی طرح ایک دلاویز ونی بنی تھی اور آج پھر ایک دل آویز اس رسم کا شکار ہونے جا رہی تھی۔ مگر وہ کچھ نہیں کر سکتے تھے ایک طرف ایک بیٹی اور دوسری طرف دوسری بیٹی

یہ خبر سن کر تاشفین کا دل باغ باغ ہو گیا اس کی دلی مراد پوری ہو گی مگر اسے اس بات کا بھی دکھ تھا کہ اس نے کنیز کی پوری بات کیوں نہیں سنی اگر وہ اس کی پوری بات سن لیتا تو آج اس کا بھائی اس کے پاس ہوتا

تاشفین بہرام خان تم مجھ سے شادی کر کے بہت پچھتاؤ گے۔ تم جانتے نہیں ہو میں دل آویز ہوں پروہ دلاویز نہیں جو " ظلم سہہ جاتی تھی۔ میں تمہاری زندگی عذاب بنا دوں گی تم روز پچھتاؤ گے کہ تم نے مجھ سے شادی کیوں کی۔۔۔۔۔؟ دلاویز کے دل میں ایک آگ بھڑک اٹھی

*****###*****

چونکہ یہ شادی ونی تھی اس لیے سادگی سے دلاویز کا نکاح تاشفین کے ساتھ کر دیا گیا۔ ادھر پیر صاحب بھی نکاح پر تشریف لائے انہوں نے دل آویز کو ایک تعویذ دیا اور کہا بیٹی یہ تعویذ اپنے گلے سے نہیں اتارنا۔ تمہارے شوہر پر جن کا سایہ ہے جو بہت خطرناک ہے۔ اور وہ کچھ بھی کر سکتی ہے اس لیے تمہیں محتاط رہنا ہو گا۔ ادھر کنیز اپنا نیا شکار ڈھونڈ رہی تھی۔ اس کی نظر شیر دل پر پڑی

مجھے تو بس قربانی کرنی پھر چاہے وہ کسی کی بھی ہو..... وہ۔ ارے واہ یہ تو کمال کا گھوڑا ہے تو کیوں نہ اسے ہی مار دوں
شیر دل کی طرف بڑھی

شیر دل آرام سے گھاس کھا رہا تھا کہ اچانک اس نے اس کی گردن مروڑ دی اور اس کی چیخیں فضا میں بلند ہوئی۔ دلاویز
بھاگ کر باہر آئی تو دیکھا کہ شیر دل بے جان پڑا تھا

شیر دل یہ یہ کیا ہو گیا تمہیں؟۔ پلیز اٹھو نہ شیر دل تم میری ماں کی آخری نشانی ہو۔ مجھے نانوں نے بتایا تھا۔ اس دن اگر تم امی
جان کو ہسپتال نہ پہنچاتے تو میں آج زندہ نہیں ہوتی۔ تم اپنی دل کو اکیلا نہیں چھوڑ سکتے..... دلاویز۔ اس کے بے
جان کے پاس بیٹھ کر رو رہی تھی

پیر بابا بھی وہاں آگئے انھوں نے بتایا کہ اس چڑیل نے اس کی گردن مروڑ دی ہے۔ غالباً وہ ابھی گئی ہے

.....

دل آویز کو تاشفین کے کمرے میں پہنچا دیا گیا۔ جب تاشفین کمرے میں داخل ہوا تو جائے نماز بچھا کر دلاویز نماز پڑھ
رہی تھی اسے یوں دیکھ کر تاشفین کو بہت خوشی ہوئی۔ آج وہ ہواؤں میں اڑ رہا تھا کہ جو اس نے چاہا وہی اس نے پالیا
پر آج اسے اپنا جسم کچھ بھاری بھاری لگ رہا تھا جیسے کسی نے کوئی پتھروں کی بوری اس پر رکھ دی ہو

زندگی کی خوبصورتی رشتوں سے ہے اور رشتے تب ہی قائم ہوتے ہیں جب ہم معاف کرنا اور درگزر کرنا سیکھ جاتے ہیں
اگر ایسا نہیں ہے تو پھر ہم صرف ایک قیدی ہیں ان سماجی رسوم کے جو ہمیں ایک ساتھ رہنے اور ایک دوسرے کو دیکھ
کر مسکرانے پر مجبور کر دیتی ہیں

اسے دیکھ کر تاشفین نے اپنے دل میں سوچا کہ وہ اپنی انا کو بیچ میں لائے بغیر اس کو پوری پوری عزت دے گا اور اسے اچھے سے نبھانے کی کوشش کرے گا

وہ مسکراتا ہوا بیڈ پر جا کر لیٹ گیا اتنے میں دلاویز نماز پڑھ کر فارغ ہو چکی تھی اسے لیٹا دیکھ کر اس کے غصے کو اور ہوا ملی۔ اس نے پاس پڑے جگ کو اٹھایا اور پانی پر انڈیل دیا

یہ کیا بد تمیزی ہے؟ کیا آپ کو اتنا بھی نہیں پتا کہ کسی سوتے ہوئے انسان کو اس طرح نہیں جگاتے اور وہ بھی آپکا شوہر" ----- "تاشفین آنکھیں ملتا اٹھ کھڑا ہوا

سوتا ہوا انسان مائی فٹ۔ تم یہاں نہیں سوؤ گے۔ باہر جا کر سو جاؤ۔----- "جگ ابھی بھی اس کے ہاتھ میں تھا۔ اس" نے جگ سائیڈ پر رکھ کر اسکا کالر پکڑا

جانتے ہو تم نے کیا کیا۔ میری ماں کی آخری نشانی کو کسی نے بے دردی سے مار دیا صرف اور صرف تمہاری وجہ سے۔ تمہاری وجہ اسفند جیسا سادہ سا آدمی ایک قاتل بن گیا..... وہ اس جھنجھوڑ رہی تھی

وہ ہکلا یا... دلاویز وہ میں

کیا وہ میں؟ اگر تمہیں مجھ سے شادی کرنی ہی تھی تو مجھے بتا دیتے میں اسفند کو انکار کر دیتی۔ اس طرح اتنی زندگیاں برباد تو نہ ہوتیں۔ تم تم نکلو کمرے سے باہر مجھے تمہاری شکل بھی نہیں دیکھنی

وہ اسے پکر کر دروازے تک لائی.....

نہیں پلیز ایسا مت کرو۔ باہر لوگ دیکھیں گے تو کیا کہیں گے۔ آج ہی شادی ہوئی اور آج ہی دلہن نے باہر نکال "دیا۔-----

تاشیفین نے اس کی منت کی

تو ٹھیک ہے تم صوفی پر سو جاؤ میں بیڈ کے دوسرے حصے پر میں سوؤں گئی۔۔۔۔۔"

وہ جا کر بیڈ کے خشک حصے پر سو گئی

"..... جو حکم جناب! ہم آپ کو دیکھ کر ہی خوش ہیں جو کہو"

اس نے شاہانہ انداز میں اپنا سر جھکایا اور تکیہ اٹھا کر صوفے پر جا کر سو گیا

اب تم دیکھنا میں تمہارا کیا حشر کرتی ہوں۔ آج میری پہلی جیت تھی۔ یہ سب تمہاری وجہ سے ہوا ہے نہ تم اس چڑیل کو "گلے ڈالتے اور نہ یہ سب ہوتا۔ صرف اور صرف تمہاری وجہ سے میرے شیر دل کی جان گئی ہے۔ تمہاری ہی وجہ سے مجھے اسفند سے جدا ہونا پڑا!۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

میرا انجام چاہے کچھ بھی ہو مجھے میرا مقام ملے یا نہ ملے بلکہ مجھے مقام چاہیے نہیں۔ مجھے تو بدلہ چاہیے جو میں لے کر رہا۔
ہوں گی۔ اس نے تکیہ منہ پر رکھا اور لمبی تان کر سو گئی۔۔۔۔۔ "اس کے سونے کے بعد تاشفین نے اٹھ کر اسے دیکھا
آج میں نے اس کمرے میں جگہ حاصل کی ہے اور مجھے یقین ہے کہ آہستہ آہستہ میں تمہارے دل میں بھی جگہ بنا ہی"
لوگا ہے۔

کہ یہ کام تھوڑا مشکل ہے لیکن ناممکن نہیں ہے اور مشکل کام کرنا تاشغین بہرام خان کو پسند ہے۔ دیکھتے ہیں

"کہ انا اور محبت میں کس کی جیت ہوتی ہے۔ آج کی شام محبت کے نام۔۔۔۔۔"

اس نے بھی تکیہ منہ پر رکھا اور آرام سے خوابوں کی وادیوں میں کھو گیا۔

محبت اور جنگ کی اس لڑائی میں جیت کس کی ہونی ہے یہ دونوں ہی نہیں جانتے تھے مگر دونوں ہی اپنی زندگی کے پکے تھے اور اور ہارنے کو تیار نہیں تھے اب وقت کے ہاتھ میں تھا کہ یا تو دونوں کو جدا کر دے یا دونوں کو ملا دے

*****"*****"*****"*****"

نہیں نہیں نہیں نہیں۔۔۔۔۔۔ یہ میں نے کیا کر دیا تاشفین کو اپنے ہاتھوں سے کسی اور کا بنادیا..... کنیزویرانے میں کھڑی چلا رہی تھی

میں تاشفین کو کسی اور کا نہیں ہونے دوں گی۔ اگر وہ کسی کا ہو گا تو صرف کنیز کا ہو گا۔۔۔۔۔۔"

اور کسی کا نہیں میں ان دونوں کو جدا کر دوں گی نہیں چھوڑوں گی۔۔۔۔۔۔"

میں اس دل آویز کو مار ڈالوں گی بہت جلد اس کی زندگی کا آخری دن ہو گا اسکے بعد وہ زندہ نہیں رہے گی۔۔۔۔۔۔ آس پاس کی چیزوں کو توڑ پھوڑ رہی تھی غصے میں

ہمارے درمیان کوئی نہیں رہے گا ہا ہا ہا "

کنیز اپنے دماغ میں پورا خاکہ تیار کر چکی تھی کہ کس طرح دلاویز کو راستے سے ہٹا کر تاشفین کو حاصل کرنا ہے

"کیوں کیا تم نے دلاویز کیوں؟؟؟"

اسفند نے اپنا ہاتھ شیشے میں مارا

".میری زندگی بچانے کے لئے تم نے قربانی کیوں دی کیوں؟"

اس کے ہاتھ سے خون بہہ رہا تھا

مجھے مرنے دیتی، میں مر بھی جاتا تو کیا ہوتا۔ تمہاری زندگی تو تباہ نہیں ہوتی۔ تم نے کیوں اس فرسودہ رسم کو مانا " کیوں؟؟؟؟؟

وہ چیزیں اٹھا اٹھا کر پھینک دیا تھا

دلاویز مرد اپنی پہلی محبت کبھی نہیں بھولتا اور میں بھی نہیں بھولوں گا۔ زندگی کے ہر قدم پر تم مجھے اپنے ساتھ پاؤ " گی..... شور کی آواز سن کر سب لوگ اندر آ گئے

اسفند..... "فائزہ اس کی طرف بڑھی "

بھائی یہ کیا کر دیا آپ نے..... "تالیہ اس کے ہاتھ پر پٹی باندھنے لگی "

اسفند بیٹے یہ کیا حالت بنا رکھی ہے آپ نے..... "زارون خان اور آریان حیدر بھی اندر داخل ہوئے "

نانو جان، ماموں جان مجھے معاف کر دیں میری وجہ سے دلاویز وئی کی رسم کا شکار ہو گئی۔ آج پھر ایک دلاویز قربان " ہو گئی..... "وہ روئے جا رہا تھا

ماموں جان اگر اس تاشفین نے بھی ماموں تاشفین کی طرح دلاویز کو..... "اس سے پہلے وہ بات پوری کرتا " فائزہ نے اسے کس کر تھپڑ مارا

خبردار جو میری بہن کا یا میری بھانجی کا نام بھی لیا تو۔ میری بھانجی کو کچھ نہیں ہو گا وہ دلاویز کی بیٹی ہے۔ اسے پیدا چاہے " نوال نے کیا ہو پر وہ میری بہن جیسی بہادر ہے بہادر۔ مجھے پورا یقین ہے کہ وہ اس مسئلے کو حل کر لے گی۔ اسے کچھ دیر اکیلا چھوڑ دیں..... "فائزہ سب کو لے کر کمرے سے چلی گئی

"..... دلاویز"

تالیہ اپنے کمرے میں اوندے میں پڑی تھی جب آریان کھڑکی پھلانگ کر اندر آیا۔ تالیہ نے اٹھ کر دیکھا سامنے آریان تھا

تم..... تم یہاں کیوں آئے.....؟"

اس نے منہ پھیر کر کہا

.لوجی اب میری کیا غلطی ہے اس میں؟؟؟"

"تم خود تو ان محترمہ کے آگے گڑ گڑا رہی تھی کہ مجھے بچالو

آریان کی بات سن کر تالیہ چونکی

میں؟؟..... پر میں تو وہاں گئی ہی نہیں گئی..... تالیہ بہت حیران ہوئی کہ وہ کب گئی جرگہ میں."

وہ تو کب سے گھر میں ہی تھی

سچ میں تم وہاں تھی میں نے تمہیں دیکھا تھا اور تم محترمہ کے سامنے گڑ گڑا رہی تھی..... "آریان نے منہ بسور کر کہا

ایک منٹ ایک منٹ تم نے آپنی کو محترمہ کیوں کہا.....؟؟؟"

وہ اس کی طرف مڑی

ارے تمہاری بہن ہی ہے میرے ڈیڑھ منٹ بڑے بھائی کی محترمہ۔ میرا بھائی بہت معصوم ہے خاموش رہنے والا ہے۔ اس نے جب بلوچستان میں دیکھا تھا تب سے بس اس کو ہی سوچا ہے۔ جب وہ بلوچستان سے نکالی گئی اور لاہور گئی تب صرف اس کی خاطر میرے بھائی نے تمہارے گھر کے سامنے گھر لیا۔ بخدا وہ اسے بہت خوش رکھے گا..... آریان کی بات سن کر تالیہ کچھ مطمئن ہوئی

..... شکر کرو تم آزاد ہو گئی۔ اوہ آزادی سے یاد آیا کیوں نہ آج آزاد کشمیر کے بارے میں بتادوں "

اس موقع پر بھی.....؟"

تالیہ نے اسے گھورا

"..... تو اور کیا۔ سنو جلدی "

چاروناچار تالیہ کو بیٹھنا ہی پڑا اور آریان نے بتانا شروع کیا

تو آج کا ہمارا ٹوپک ہے آزاد کشمیر

آزاد کشمیر ریاست جموں و کشمیر کا وہ حصہ ہے جو اس وقت پاکستان کے زیر انتظام ہے۔ اس کا باقاعدہ نام ریاست آزاد جموں و کشمیر ہے جس پر پاکستان اور بھارت کے مابین تنازع ہے۔ یہ علاقہ 13,300 مربع کلومیٹر (5,135 مربع میل)

پر پھیلا ہے۔ آزاد کشمیر کا دارالحکومت مظفر آباد ہے اور ریاست آزاد جموں و کشمیر کی آبادی اندازہ 40 لاکھ ہے۔ اور یہاں پہاڑی زبان، ہندکو، گوجری، پنجابی اور پشتو اور کشمیری زبان بولی جاتی ہیں۔ آزاد کشمیر کی شرح تعلیم 65 فیصد ہے۔

کشمیر اپنی قدرتی خوبصورتی اور دلکش مناظر کی وجہ سے جانا جاتا ہے اور سیر و تفریح کے لیے لوگ بڑی تعداد میں آزاد کشمیر کا رخ کرتے ہیں۔ انہی خوبصورت مناظر کی وجہ سے مغل شہنشاہ ظہیر الدین بابر نے کہا تھا کہ کشمیر زمین پر جنت

ہے۔ آزاد کشمیر میں 10 اضلاع، 32 تحصیلیں اور 182 یونین کونسلیں ہیں۔ آزاد کشمیر کے میرپور ڈویژن میں ضلع باغ، ضلع بھمبر، ضلع پونچھ، ضلع سدھوتی، ضلع کوٹلی، ضلع مظفر آباد، ضلع میرپور، ضلع نیلم، ضلع حویلی اور ضلع ہٹیاں شامل ہیں

مظفر آباد

مظفر آباد

(Muzaffarabad: انگریزی)

پاکستان کی ریاست آزاد کشمیر کا دارالحکومت ہے۔ یہ شہر ضلع مظفر آباد میں دریائے نیلم اور دریائے جہلم کے کنارے واقع ہے۔ یہ ضلع مظفر آباد کا صدر مقام بھی ہے۔

اسلام آباد اور راولپنڈی سے اس کا فاصلہ 138 کلومیٹر جبکہ ایبٹ آباد سے اس کا فاصلہ 76 کلومیٹر ہے

کشمیری زبان

کشمیری زبان

(کاشُر / کاشُر)

(Kashmiri language)

بھارت اور پاکستان کی ایک اہم زبان ہے۔ کشتے تروستار 10,000 مربع میل؛ کشمیر کی دستاوا دی کے علاوہ جواب میں ذوجیلا اور برذل تک اور جنوب میں بانھال سے پرے کشتواڑ (جموں صوبے) کی مشترکہ اپتیکا تک۔ کشمیری، جموں

صوبے کے باغیچے، رامپور اور جھڑواہ میں بھی بولی جاتی ہے۔ کل ملا کر بولنے والوں کی تعداد 15 لاکھ سے کچھ اوپر ہے۔ وزیر اہلکار کشتواڑ کی "کشتواڑی" ہے۔

بمطابق 2011 آبادی شماری جموں و کشمیر کی کل آبادی 12541302 ہیں جس میں کم و بیش 9567000 کشمیری زبان بولنے والے افراد ہیں کشمیری زبان بولنے والے افراد میں اکثریت مسلمانوں کی ہے کشمیری پنڈت اور سکھ قوم کے لوگ بھی کشمیری بولتے ہیں مگر اصل میں یہ زبان کشمیری مسلمانوں سے ترویج پارہی ہیں کشمیری زبان کی تاریخ 5000 سال پرانی تہذیب کا احاطہ کیے ہوئے ہیں جس کے علمی ثبوت 2000 سال پرانے ہیں کشمیر میں ہندو، سکھ، افغانی، مغلیائی، ڈوگری اور خاصکر ایرانی زبان کے الفاظ وقت کی گردش کے ساتھ شامل ہوتے رہیں اور رسم الخط بھی تبدیل ہوتا رہا موجودہ دور میں کشمیری زبان کا رسم الخط فارسی زبان کے مطابق ہیں 1947 ڈوگری شاہی کے زوال کے ساتھ ہی کشمیری زبان نے اپنے پیرجمانہ شروع کیے اور کئی معتبر مصنف ادیب اور شاعر منظر عام پر آئے تقسیم ہند کے بعد جو سماجی تبدیلیاں برصغیر میں رونما ہوئیں اس کی لپیٹ میں کشمیری زبان بھی آ گئی اور تادم ایس کشمیری زبان ریاست جموں و کشمیر کی سرکاری زبان نہ بن پائی کشمیر کے دونوں حصوں یعنی آزاد کشمیر جو پاکستان کے زیر قبضہ ہے اور کشمیر جو ہندوستان کے زیر قبضہ ہے میں کشمیری زبان کو بہت زیادہ نقصان اٹھانا پڑا۔۔۔۔۔۔۔۔

ہند کو

ہند کو یا ہند کو زبان، اسے بعض ماہرین ہند کو لہجہ قرار دیتے ہیں۔ جو زبانوں کے ہند آریائی خاندان کے ذیلی زمرے لاندھا میں شامل ہے۔ اس زبان کو بولنے والے ہند کو ان کہلاتے ہیں۔ یہ زبان پاکستان، شمالی ہندوستان اور افغانستان کے ہند کی علاقوں میں بولی اور سمجھی جاتی ہے۔ لفظ ہند کو کا لفظی مطلب ہند کے پہاڑوں کا ہے، یہ نام فارس کے علاقوں میں تمام ہمالیہ کے سلسلے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ فارسی زبان کے تحت لفظ ہند کا مطلب دریائے سندھ سے متعلق

علاقوں اور کو سے مراد پہاڑی جاتی ہے۔ ہند کو کو اسی تناسب سے ہندوستان کی زبان سے موسوم کیا جاتا ہے۔ ہند کو کی اصطلاح قدیم یونانی علمی حلقوں میں بھی پائی جاتی رہی ہے، جس سے مراد حالیہ شمالی پاکستان اور مشرقی افغانستان کے پہاڑی سلسلے لیے جاتے ہیں۔ یہ زبان پاکستان میں خیبر پختونخوا کے ایبٹ آباد، مانسہرہ، ہری پور، بنگرام، پشاور، کوہاٹ، جبکہ صوبہ پنجاب کے علاقوں اٹک اور پوٹھوہار اور آزاد کشمیر کے بیشتر علاقوں جیسے پونچھ، باغ، مظفر آباد، وغیرہ میں بولی جاتی ہے۔ ایک اندازے کے مطابق چالیس لاکھ لوگ اس زبان کو بول اور سمجھ سکتے ہیں۔ اس زبان کو بولنے والوں کا کوئی بھی خاص حوالہ نہیں ہے۔ یہ مختلف قومیتوں اور علاقوں سے تعلق رکھتے ہیں اور عام طور پر انتہائی بڑے قبیلوں میں بٹے ہوئے ہیں۔ لیکن ہزارہ ڈویژن کے علاقوں ہری پور، ایبٹ آباد اور مانسہرہ میں انھیں ہزارے وال ہزارہ ڈویژن کی نسبت سے پکارا جاتا ہے۔ پشاور شہر میں اس زبان کو بولنے والوں کو پشاور یا خارے کے نام سے پکارا جاتا ہے جس کا مطلب پشاور شہر کے آبائی ہند کو ان لیا جاتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ پاکستان آزاد ہونے سے پہلے ریاست امب پھ تنولی قبیلہ کی حکمرانی تھی۔ اور ہند کو یہاں پے سو فیصد بولی جاتی تھی۔ ابھی بھی خیبر پختونخوا میں ہند کو بولنے والا سب سے بڑا قبیلہ تنولی ہے۔

پشتو زبان

پشتو ایک جنوب۔ مرکز ایشیائی زبان ہے جو پشتون بولتے ہیں۔ یہ فارسی ادب میں افغانی جبکہ اردو اور ہندی ادب میں پٹھانی کے نام سے جانی جاتی ہے۔ اس زبان کے بولنے والوں کو پشتون یا پختون اور بسا اوقات افغان یا پٹھان بھی کہا جاتا ہے۔

یہ ایک مشرقی ایرانی زبان ہے اور اس کا تعلق ہند۔ یورپی زبانوں کے خاندان سے ہے۔ اس کے دو بڑی بولیاں ہیں ”نرم“ اور ”سخت“۔ سخت بولی کو پختون کہا جاتا ہے۔

پشتو افغانستان کے دوسرکاری زبانوں میں سے ایک ہے اور یہ پاکستان میں دوسری بڑی علاقائی زبان ہے۔

ارض پاکستان کی علاقائی زبانوں کے حوالے سے مولانا کوثر نیازی کی تحقیق کے مطابق رگ وید میں پختو کے نام سے پشتونوں کی زبان کا ذکر رگ وید میں پہاڑی قبائلسے ذکر ملتا ہے۔ ہر زبان کے شعراء اس کے بنیادی ترویج وہ ترقی کا حصہ ہوتے ہیں خوشال خان خٹک ایک معروف پشتون شاعر اور دوسرے بابا عبدالرحمان پشتون شاعر جن کا کلام فارسی میں بھی ملتا ہے انتہائی اہمیت کے حامل شعرا ہیں۔

کنیز نے تاشفین کو اٹھایا اور باہر لے گئی۔ تاشفین کی جب آنکھ کھلی تو اس نے خود کو کنیز کی باہوں میں پایا۔
"..... کنیز چھوڑو مجھے نیچے اتارو"

کنیز نے اسے نیچے اتار دیا

"

تم مجھے یہاں کیوں لائی ہو حویلی کے باہر۔ تم میرا پیچھا کیوں نہیں چھوڑتی؟۔ پلیز میری جان چھوڑ دو
اس کی آنکھوں میں ابھی ابھی نیند تھی "...."

میں تم سے بہت پیار کرتی ہوں اور تمہیں پانے کیلئے میں اس دلاویز کو بھی مار دوں گی جیسے زیان کو مارا..... "وہ اپنا"
مکروہ چہرہ اس کے سامنے کر کے بولی

"..... تم بھول رہی ہو تو میں تمہیں بتا دوں کہ میں دلاویز سے پیار یا محبت نہیں بلکہ عشق کرتا ہوں"

مجھے بڑے بڑے دعوے کرنے نہیں آتے بس یہی کہوں گا کہ یہ جان اس جسم سے نکل سکتی ہے مگر دلاویز کی محبت " نہیں۔ تم جو دل کرے کرو میں دلاویز کو نہیں چھوڑوں گا..... "کینز کا چہرہ آگ کی طرح حل رہا تھا

نہیں کرو میں تمہیں دنیا کی ہر خوشی چاہے وہ دولت، شہرت، رتبہ، عزت سب دلاؤں گی بس تم مجھے مت " چھوڑنا..... "آب وہ التجا کرنے لگی

چھوڑوں گا تو تب جب پکڑوں گا اور میں تمہیں آزاد کرتا ہوں آج سے۔ اب تم اپنے راستے اور میں اپنے راستے۔ اب " جاؤ یہاں سے پلینز میں بہت تھکا ہوا ہوں

تاشفین اپنے کمرے میں چلا گیا اور کینز دلاویز کو مارنے کا لائحہ عمل تیار کرنے لگی ".....

".... کیا سوچ رہی ہو مس تالیہ یا سردرائی؟؟؟"

ماحول کی خاموشی آریان نے توڑی

..... یہی سوچ رہی ہوں کہ کاش ہم یہاں نہ آتے تو یہ سب نہیں ہوتا۔ آج آپنی میری بھابھی ہوتی " وہ کافی اداس لگ رہی تھی

..... ارے پگلی اس میں بڑی کیا بات ہے۔ تم مجھ سے شادی کر لو اور اپنی بھابھی کی ڈیڑھ منٹ چھوٹی بھابھی بن جاؤ "..... کیوں کیا خیال ہے تمہارا...؟؟؟؟؟"

آریان کے چہرے پر گہری مسکراہٹ ابھری جسے تالیہ نے بخوبی محسوس کیا

..... اگر میرے گھر والوں کو کوئی اعتراض نہیں ہے تو مجھے بھی کوئی مسئلہ نہیں ہے "

ویسے وہ سب ہونے کے باوجود تمہارے گھر والے تمہاری شادی مجھ سے کروادیں گے.....؟"

اسے تھوڑی گھبراہٹ ہو رہی تھی

"..... ارے کیوں نہیں کروائیں گے۔ میں پیڑپر چڑھ جاؤ اور تب تک نہیں اتروں گا جب تک وہ مان نہیں جاتے "

ہاہاہاہاہاہا اللہ معاف کرے تم کتنے ڈرامے باز ہو۔ اچھا اب جاؤ مجھے جا کر بھائی کو دیکھنا ہے ہے پتہ نہیں ابھی تک سوئے "

بھی ہیں کہ نہیں..... وہ جانے ہی لگا تھا کہ تالیہ نے اسے آواز دی۔ "

سنو

"..... میری آپنی کا خیال رکھنا پلیز... "

لوجی اس کا ہی تو خیال رکھوں گا آج سے ورنہ ڈیڑھ منٹ بڑی بھائی میرا رشتہ لینے تمہارے گھر کیسے آئے گی۔ اوکے "

شب بخیر۔ اللہ حافظ..... " آریان کھڑکی پھلانگ کر باہر چلا گیا

..... سچ میں پاگل ہے۔ ویسے اس کی حرکتیں آریان حیدر ماموں جیسی ہیں۔ کاش میں بھی نوال پھوپھو جیسی ہوتی "

دلاویز صبح اٹھی تو اس نے دیکھا کہ تاشفین ٹھنڈ سے کانپ رہا تھا۔ اسے تاشفین پر ترس آیا اور اس نے کمبل اٹھا کر اس پر

ڈال دیا

".... دلاویز کی انسانیت ابھی بھی زندہ ہے "

"..... تمہارے بھائی نے کہا تھا کہ تم مجھ سے بہت پیار کرتے ہو"

تاشفین جاگ رہا تھا جب اس نے یہ سنا کہ دلاویز اس کے دل کی بات جانتی ہے تو اسے بہت خوشی ہوئی

ہر جان ایک امتحان دیتی ہے تو تمہاری محبت بھی امتحان دے گی"

اس نے آنکھیں بند ہی رکھیں تاکہ سن سکے کہ وہ آگے کیا کہتی ہے

میں روز تمہیں آزماؤں گی اور اس کی شروعات آج سے ہی ہوگی۔ پھر ملتے ہیں....."

وہ دوپٹہ ٹھیک کرتی ہوئی باہر چلی گئی۔ تاشفین نے جلدی سے کمبل اتار پھینکا اور اٹھ کھڑا ہوا

میری بھی کوئی زندگی ہے بھلا..... وہ چڑیل ہے کہ چھوڑتی نہیں اور ہماری بیگم صاحبہ ہیں کہ جن کے پاس وقت ہی"

نہیں ہے ہمیں پکڑنے کا..... چل تاشفین بہرام خان دیکھ زرا کونسا امتحان لے گی آپکی محترمہ....." وہ جلدی

سے باہر بھاگا۔ ابھی وہ جا ہی رہا تھا کہ کچن سے آواز آئی

یہ زہر کی ایک گولی اور تاشفین کا کام تمام....." تاشفین کا گلہ خشک ہونے لگا"

"..... تاشفین تمہاری محترمہ تو بہت خطرناک ہے"

آج وہ یاد رکھے گا کہ کون اس کی زندگی میں داخل ہو چکی ہے۔ آج تو گئے تم کام سے اور پھر میں آزاد....."

"تاشفین کی تو آنکھیں بھر آئیں کہ اس کے دل میں اس کیلئے اتنی ہی جگہ بچی ہے۔ دلاویز چائے ٹرے میں ڈال کر باہر

نکلنے لگی تو تاشفین جلدی سے جا کر صوفہ پر بیٹھ کر اور جنت کے پتے پڑھنے لگا

یہ کتاب پڑھنے سے آپ جہان سکندر نہیں بن جاؤ گے۔ یہ لیجیے کشمیری چائے لیجیے....." تاشفین کے ہاتھ کانپ

رہے تھے اس سے کپ تھا مائیں جارہا تھا

بس اتنی ہی محبت تھا تمہاری جو ایک پل میں ڈمگ گئی۔ تم نے کیا سوچا اس چائے میں زہر ہے۔ نہیں اس میں زہر نہیں ہے۔
 "..... میں نے تمہیں کچن کی طرف آتے ہی دیکھ لیا تھا۔ اس لیے وہ بات کی میں نے

آئندہ تب محبت کے دعوے دار بننا جب اس کی کسوٹی پر پورے اتر سکو..... " وہ بغیر بولے اسے دیکھے ہی جا رہا تھا۔
 دلاویز نے اس کے ہاتھ سے چائے لی اور آگے بڑھ گئی

ارے چائے تو دیتی جاتی۔ تم بھی نہ تاشفین.... بھلا کیا ضرورت تھی ایسے ہچکچانے کی۔ اب وہ مجھے غلط سمجھے گی۔ یا اللہ "
 اب آپ کا ہی سہارا ہے کچھ ایسا کرو کہ اسے میری فکر ہونے لگے

*****//***

"بھائی میں اندر آ جاؤں؟؟؟؟"

تالیہ باہر سے اجازت مانگنے لگی وہ جانتی تھی کہ اسفند اس وقت بہت غصے میں تھا

ارے ارے تالیہ تم کب سے اجازت مانگنے لگی؟۔ جب دل آویز تھی تب----- "وہ ادھوری بات چھوڑ کر "
 خاموش ہو گیا تالیہ اپنے بھائی کا درد سمجھ رہی تھی

پتہ ہے آپ آپ سے بہت ڈرتے تھے۔ تبھی تو مجھے اجازت نہیں لینا پڑتی تھی۔ پر اب تو آپ ہی نہیں اس لیے "
 اب اجازت تو لینا پڑے گی۔ ورنہ آپ میرا کان پکڑ کر کھینچو گے۔۔۔۔۔ " وہ اس کا موڈ ٹھیک کرنے کی کوشش کرنے لگی

اچھا بھائی ایک بات بتائیں کیا آپ نے مجھے آپ کے ساتھ وہاں دیکھا تھا؟؟؟؟؟ "

[illegible]

نہ کسی کی آنکھ کا نور ہوں نہ کسی کے دل کا قرار ہوں "

کسی کام میں جو نہ آسکے میں وہ ایک مشیت غبار ہوں

دوائے درد جگر ہوں میں نہ کیسی کی میٹھی نظر میں

نادھر ہوں میں نہ ادھر ہوں میں نہ شکیب ہوں نہ قرار ہوں

میرا وقت مجھ سے بچھڑ گیا میرا رنگ روپ بکڑ گیا

جو خزاں سے باغ اجڑ گیا میں اسی کی فصل بہار ہوں

یہ فاتحہ کوئی آئے کیوں کوئی چار پھول چڑھائے کیوں

کوئی آ کے شمع جلائے کیوں میں وہ بے کسی کا مزار ہوں
 نامیں لاگ ہوں نہ لگاؤ ہوں نہ سہاگ ہوں نہ سبھاؤ ہوں
 جو بگڑ گیا وہ بناؤ ہوں جو نہیں رہا وہ سنگار ہوں
 میں نہیں ہوں نغمہ جاں فزا مجھے سن کے کوئی کرے گا کیا
 میں بڑے بروگ کی ہوں صدا میں بڑے دکھی کی پکار ہوں
 نامیں مضطربان کا حبیب ہوں نہ میں مضطربان کا قریب ہوں
 جو بگڑ گیا وہ نصیب ہوں جو اڑ گیا وہ دیار ہوں
 (مضطربان خیر آبادی)

*****\

تاشفین کب سے دلاویز کو دیکھ رہا تھا کہ وہ کوئی بات کرے مگر وہ اسے مسلسل اگنور کر رہی تھی جس سے اسے بہت
 کوفت ہو رہی تھی

ایک بات کہوں؟۔۔۔ اس کی آواز سن کر دل آویز اس کی طرف متوجہ ہوئی "

"ایک کیوں ہزار باتیں کہو تمہارے پاس تو پورا حق ہے آخر تم میرے شوہر نامدار ہو۔۔۔۔۔"

دلاویز میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جس طرح کسی غیر محرم کے چھونے سے انسان ناپاک ہو جاتا ہے۔ اسی طرح اگر کسی عورت یا کسی مرد کے دل میں کسی نامحرم کی محبت آجائے تو اس کا دل بھی ناپاک ہو جاتا ہے۔۔۔۔۔۔ "وہ خاموش ہوا یہ دیکھنے کے لیے کہ دل آویزا سے کیا جواب دیتی ہے

دیکھیے تاشفین صاحب میں آپ کی بات مانتی ہوں۔ آپ صحیح کہہ رہے ہیں۔ لیکن اگر یہ بات آپ مجھے کہہ رہے ہیں " تو میں آپ کو بتا دوں کہ میں اسفند پسند کرتی تھی۔ مگر اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ میرے دل میں اس کے لئے محبت تھی۔ میں نے سوچا تھا کہ اگر ہماری شادی ہو گئی تو میں اس سے بہت محبت کروں گی۔ اس سے میرا دل نہ پاک نہیں ہوا " ہے آپ اپنے ذہن کو پاک کیجئے۔۔۔۔۔۔

وہ برش میز پر پٹخ کر بولی

دلایز کی بات اسے سکون پہنچا گئی۔ وہ یہی سننا چاہتا تھا کہ وہ اس لڑکے کو پسند کرتی تھی کہ نہیں۔

اب جب سب کچھ جان لیا تو اسے یقین آ گیا کہ۔ وہ کسی نہ کسی طرح اس کے دل میں جگہ بنا ہی لے گا۔

ویسے مجھے یقین تھا کہ آپ مجھ سے یہ سوال ضرور کریں گے۔ کیونکہ یہ جو شک کا کیڑا ہے یہ آپ مردوں کے ذہن " میں رہتا ہے۔۔۔۔۔۔

وہ آئینے کے سامنے اپنے بال سیٹ کرنے لگی۔ اس کے کالے گھنے بال اس کے حسن کو اور بڑھا رہے تھے

"اچھا یہ کس کتاب میں لکھا ہے کہ ہمارے دماغ میں شک کیڑا ہوتا ہے؟؟؟۔"

وہ تو بس میرے ذہن میں ایک سوال آیا تو میں نے سوچا دل میں رکھنے کی بجائے تم سے پوچھنا بہتر ہے۔ مگر لگتا ہے کہ " میں نے کوئی غلطی کر دی۔۔۔۔۔۔

وہ بات کو بڑھانا نہیں چاہتا تھا اس لیے اس نے ماحول کو خوشگوار بنانے کی کوشش کی

اچھا تو آپ کو لگتا ہے کہ میں ماحول خراب کرتی ہیں ہوں۔ اور آپ بالکل صحیح ہیں یہی نہ؟۔۔۔"

وہ شاید اسے سنانے کے موڈ میں تھی تب بھی اس سے لڑنے کا بہانہ مل گیا تو وہ شروع ہوگی پلینز مجھے معاف کر دو مجھ سے غلطی ہو گئی۔ "

”ابھی ایک دن ہوا ہے شادی کو اور ابھی سے تم نے اتنی لڑائی کرنا شروع کر دی ہے۔ پتہ نہیں کیا ہو گا؟۔۔۔۔۔“

[illegible]

خبردار خبردار جو آئندہ اس کنیز کا نام بھی لیا ہے میں تمہارا منہ توڑ دوں گا۔۔۔۔۔"

اس کو اتنا سخت دیکھ کر دل آویز کو بھی حیرت ہوئی کیونکہ اس نے سن رکھا تھا کہ اس بندے کو لڑائی وغیرہ نہیں آتی

"کیوں کنیز تمہاری کوئی پرانی معشوقہ ہے جو تمہیں اتنا درد ہو رہا ہے؟؟؟۔"

مجھے اس وقت تم سے کوئی بات نہیں کرنی۔ تم اپنا کام کرو میں باہر جا رہا ہوں۔۔۔۔۔" وہ تکیہ زمین پر پھینک کر باہر چلا گیا

یہی تو میں جانتی ہوں کہ تم مجھ سے کوئی بات نہ کرو بس سنتے رہو، سنتے رہو اور سنتے رہو۔۔۔۔۔۔ "اپنے کام میں"

مصروف ہو گئی

* * * * *

سردار صاحب آپ سے ملنے آریان حیدر آئے ہیں۔۔۔۔۔" ملازم نے بہرام خان کو اطلاع دی "

"تو تم نے انہیں باہر کیوں کھڑا کیا ہے انہیں جلدی سے اندر بلاؤ۔۔۔۔۔"

وہ جلدی سے اسے بلانے چلا گیا۔ آریان جب اندر آیا تو بہرام خان اسکے گلے ملے۔

کیسے ہو آریان۔۔۔۔۔؟ وہ بولا "میں ٹھیک ہوں بہرام لالہ پر۔۔۔۔۔"

پر کیا کوئی بات ہے جو تم کہنا چاہتے ہوں؟-----" بہرام اس کا مایوس چہرے کو دیکھ کر بولا "

"دیکھو تم میرے دوست کے بھائی ہو۔ اس ناطے تم میرے چھوٹے بھائی ہو۔ تو جو کہنا چاہتے ہو کھل کر و۔۔۔۔۔"

وہ بھائی میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جو کچھ بھی ہوا اس میں میری بیٹی کی کوئی غلطی نہیں تھی۔"

تو اگر آپ میری بیٹی کے ساتھ

آریان نے اپنی بات ادھوری چھوڑ دی

میں جانتا ہوں کہ تمہاری بیٹی کی کوئی غلطی نہیں تھی جو ہونا تھا۔ وہ سب ایسے ہی لکھا تھا اس لیے تم بے فکر ہو۔"

"رهو

بہرام خان نے اسکا کدھا تھپتھپایا

دیکھو بھائی میں نے آج تک کسی کے سامنے سر نہیں جھکایا۔ اور کسی کے سامنے نہیں جھکے گا لیکن آج میں آپ کے "

سامنے ہاتھ جوڑتا ہوں کہ میری بیٹی کو یہ سمجھ کر نہ رکھیے گا کہ وہی ہے۔۔۔۔۔

وہ بہت اچھی ہے بس تھوڑے تیز مزاج کی ہے۔ وہ بھی اس لیے کہ ہمارے گھر میں کوئی عورت نہیں تھی۔ ہم "

مردوں نے اسے پالا ہے لیکن مجھے یقین ہے کہ اگر اسے کسی عورت کی رہنمائی ملی تو وہ بہت جلد ایک اچھی بیوی ہو ثابت ہوگی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ آریان نے بہرام خان کو مطمئن کرنے کی ہر ممکن کوشش کی

ارے تم ایسے بات کیوں کر رہے ہو۔ میں جانتا ہوں تمہاری بیٹی بہت اچھی لڑکی ہے۔ میں نے بہت کچھ سن رکھا ہے "

"اور تم میرے دوست کے چھوٹے بھائی ہو۔ بے فکر رہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

بہرام خان نے اسے گلے لگایا اور تسلی دی۔ آریان کے لئے یہ بات کسی آب حیات سے کم نہیں تھی کہ اس کی بیٹی کی زندگی خراب نہیں ہوگی۔۔۔۔

ارے میں باتوں باتوں میں بھول ہی گیا بیٹھو ملازم کو کہہ کے کھانا منگو اتا ہو دونوں بھائی مل کر کھائیں گے۔۔۔۔۔ " " آریان بیٹھ گیا اور دونوں پرانی یادیں تازہ کرنے لگے

*****|||*****

زارون خان کب سے آریان حیدر کو ڈھونڈ رہے تھے۔ اب وہ اسے ڈھونڈنے فاترہ کے پاس گئے

"فائزہ بچے آپ نے آریان کو دیکھا ہے؟؟۔۔۔۔۔"

جی ماموں جان میں نے انہیں دیکھا ہے۔ وہ بہرام خان سے ملنے گئے ہیں تاکہ ان کی دوستی خراب نہ ہو۔"

اور نہ ہی دلاویز کی زندگی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس نے زارون خان کو چائے دی

ہاں یہ ٹھیک کیا میں بہت خوش ہوں کہ وہ بڑا ہو گیا ہے۔۔۔۔۔"

ارے ماموں جان آپ بھی نا۔ بڑے کیوں نہیں ہونگے بھائی جان۔ "

اب تو وہ ایک لڑکی کے باپ ہیں جس کی شادی ہو چکی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

فائزہ دکھی ہوئی

فائزہ میں جانتا ہوں کہ آپ دکھی ہیں کہ دل آویز کو اپنی بہو نہیں بنا سکیں۔"

بیٹا جو قسمت میں لکھا ہوتا ہے وہی ہوتا ہے۔

آپ کی بہن کی شادی بھی ایسے ہی حالات میں ہوئی تھی۔ یہ قسمت کا کھیل ہے۔"

ہم اپنے اسفند کے لیے اچھی لڑکی ڈھونڈ کر لائیں گے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ زارون خان جانتے تھے کہ وہ دلاویز سے بہت پیارا کرتی ہے



مگر یہی صحیح وقت تھا۔

"ماموں جان اگر آپ کو برا نہ لگے تو میں کچھ کہوں؟۔۔۔۔"

ہاں بیٹا اس میں برا لگنے والی کیا بات ہے۔ بولو کیا بات ہے۔۔۔۔۔ وہ مسکرائے۔

ماموں جان میں چاہتی ہوں کہ بہرام خان کی بیٹی لالہ رخ کارشتہ اسفند کے لئے مانگ لیں۔ اس طرح ہمارا رشتہ بھی پکا۔"

"ہو جائے گا اور کوئی مسئلہ بھی نہیں رہے گا۔۔۔۔۔"

فائزہ نے اپنی ان کے سامنے رکھی۔۔

[illegible]

"اس کی فکر آپ نہ کریں میں اسفند سے بات کرو گی بس آپ بات باقی کریں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

فاتزہ نے جلدی سے زارون خان کو بسکٹ پیش کیے

"پر بیٹا اگر انہوں نے کچھ اور مانگ رکھی تو؟۔۔۔۔۔"

وہ تھوڑا پریشانی سے بولے

تو ماموں جان ہم اس وقت کی اس وقت پر ہی چھوڑ دیتے ہیں۔"

"فی الحال میں چاہتی ہوں کہ وہ لڑکی میری بہو بنے۔ وہ میرے بیٹے کیلئے بالکل درست ہے۔۔۔۔۔"

چلو ٹھیک ہے پھر جیسے ہی آریان آتا ہے۔ پھر ہم چلتے ہیں ان رشتہ پکا کرتے ہیں شاید کوئی بات بن "

"جائے۔۔۔۔۔"

[illegible]

پلیز آریان مجھے تم سے بات نہیں کرنی۔ مجھے اس وقت اکیلا چھوڑ دو۔۔۔۔۔" وہ آنسو صاف کرتے ہوئے بولی۔

مگر ایسا کیا ہوا جو تم ایسے بات کر رہی ہو؟۔۔۔۔۔"

اپنی بے عزتی کروا کے بھی وہ ڈھیٹ بنا ہوا تھا

ایسا کچھ نہیں ہوا تم بس اپنے کام سے کام رکھو۔"

وہ اسے باز رکھنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔

مگر پھر بھی کوئی بات تو ہوگی؟۔ تبھی اتنا روڈ بیہو کر رہی ہو۔۔۔۔۔"

"آریان اس کے سامنے آگیا

اچھا بتاؤ نہ پلیز کیا ہوا ہے؟۔ بتاؤ تالیہ ایسی کیا بات "

ہے جو تم اتنا رو رہی ہو؟-----

کسے بتاؤں؟۔۔۔۔۔"

بھائی کو لگتا ہے کہ وہ سب کچھ میری وجہ سے ہوا ہے آپنی کے ساتھ سب کچھ۔ قسم لے لو اس وقت میں نہیں تھی۔"

وہاں۔ مجھے تو یہ بھی نہیں پتا کہ آپ کے ساتھ کیا ہوا۔ کون کون سی بات ہوئی؟ خدا جانتا ہے مجھے نہیں پتہ وہ لڑکی کون

تھی جس نے یہ ساری باتیں کی اور آپنی کو مجبور کیا۔

وہ یرشانی میں ادھر ادھر گھومنے لگی

اگر ایک بار مل جاتی نہ تو خدا کی قسم زندہ نہیں چھوڑوں گی۔۔۔۔۔۔ "آج پہلی بار اسے اپنے بھائی کے سامنے شرمندہ"
ہونا پڑا جو راسے مذاق میں بھی نہیں ڈانٹتا تھا اس نے کہا تم خود غرض ہو۔ یہ بات اسے دکھی کر رہی تھی۔۔

دیکھو میں یہ تو نہیں کہوں گا کہ یہ تمہارا بھائی صحیح ہے اور تم غلط ہو یا تم صحیح ہو اور تمہارا بھائی غلط۔"

- "لیکن میں یہ ضرور کہوں گا کہ سب کچھ وقت پر چھوڑ دو۔۔۔۔"

وقت ہر زخم کی دوا ہے۔ اللہ بہتر کرے گا تم رونا بند کرو۔۔۔۔۔"

آریان نے اسے رومال دیا۔ وہ اپنی آنکھوں سے صاف کرنے لگی۔

کتنا آسان ہے تمہارے لئے یہ کہنا کہ سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا۔ مگر مجھے پتا ہے کہ کچھ نہیں ہو گا بھائی مجھ سے کبھی " بات نہیں کریں گے وہ ہمیشہ ناراض ہی رہیں گے۔۔۔۔

اور آپ۔۔۔ آپنی کا تو بتا ہی نہیں ہے وہ کس حال میں ہے؟ "

اس کے چہرے پر ملال نظر آ رہا تھا رو کے آنکھیں سون گئیں

تالیہ سچ بتاؤں تو تمہاری آپی کے حال کا تو پتہ نہیں لیکن میرے بھائی کا حال اس نے بہت خراب کر رکھا ہے۔۔۔۔۔"

تمہیں پتا ہے کل اس نے کیا کیا؟۔۔۔۔۔ کل اس نے چینی کوزہ ہر بتا کر میرے بھائی کو پریشان کیا۔"

اور مجھے یہ بھی پتہ ہے کہ ان کی شادی پر کیا ہوا۔

دیکھو تم پریشان نہ ہو تمہاری بہن کو کچھ ہو یا نہ ہو مجھے پتا ہے میرے بھائی کو کچھ نہ کچھ ضرور ہو جائے گا۔۔۔۔۔"

"تمہاری بہن اور دوسری وہ بھوتنی بس میرا بھائی تو رہ گیا ہے۔۔۔۔۔"

ہاہا ہا یہ ٹھیک ہے اگر ایسی بات ہے تو پھر میں مطمئن ہوں کہ آپ بھی ٹھیک ہی ہوگی شکریہ۔۔۔"

ایسی خبر دینے کے لیے اور ایسی خبریں ہی دیتے رہنا۔"

اچھا ویسے آج تم نے کوئی ہسٹری نہیں بتائی؟؟؟۔۔۔۔۔" وہ اب تھوڑا نارمل ہو چکی تھی

کیسے بتاؤں یار؟ اب تو میرا دل کر رہا ہے کہ اپنے بھائی کی ہسٹری کو ہی لکھوں۔ تو سوچ رہا ہوں جب تک تاشفین "

بہرام خان کی ہسٹری پوری نہیں ہوتی تب تک کوئی اور ہسٹری نہیں بتاؤں گا ہا ہا

کل تو وہ دل آویز تاشفین کی وجہ سے بچ گئی تھی۔ مگر آج میں اسے زندہ نہیں چھوڑوں گی۔ آج وہ ہر حال میں ہمارے "

"بچ سے ہٹ جائے گی۔۔۔۔۔"

. کنیز دیکھ رہی تھی اس نے دل آویز کے پاس سانپ چھوڑ دیا۔ تاکہ وہ سانپ اسے ڈسپلے اور مر جائے۔

دل آویز کام میں مصروف تھی اس نے پیچھے مڑ کر نہیں دیکھا۔

کنیز اسے دیکھ کر بہت خوش ہو رہی تھی کہ تھوڑی ہی دیر میں اس کا کام تمام ہو جائے گا۔ سانپ اس کے نزدیک پہنچ چکا تھا۔

وہ اسے ڈسنے ہی والا تھا کہ تاشفین وہاں سے گزرا۔ اس کی نظر سانپ پر پڑی اور اس نے ڈنڈے سے سانپ کو مار

دیا۔ دل آویز اچانک سانپ کو دیکھ ڈر گئی

یہ تم ایسے ہی کام کرتی ہو کہ آس پاس کا ہوش ہی نہیں رہتا۔ ابھی اگر میں نہ آتا تو یہ سانپ تمہیں ڈس لیتا۔۔۔۔۔۔۔"

.. تاشفین نے اسے کندھوں سے پکڑ کر جھنجھوڑا

تو کیا ہوتا زیادہ سے زیادہ مر جاتی۔ تو اچھا تھا نہ آپ کی جان چھوٹی آپکی۔۔۔۔۔۔ وہ اسکے ہاتھ جھٹک کر بولی " دلاویز۔۔۔۔۔۔ "

تاشفین نے اس پر ہاتھ اٹھایا" ..

رک کیوں گئے مارو نہ مارو۔۔۔۔۔۔ "وہ اسکا ہاتھ پکڑ کر خود کو مارنے لگی۔"

تاشفین نے اسے پیچھے دھکیلا اور وہاں سے چلا گیا

یہ تاشفین کسی حالت میں بھی دلائز کو نہیں چھوڑے گا اس لئے مجھے کچھ ایسا کرنا ہو گا کہ وہ میرا ہو جائے۔۔۔۔۔"

کنیز کو اپنے کام کے بگڑنے کا بہت دکھ ہوا وہ اب تاشفین کو پیچھے سے دیکھ رہی تھی

دلاویز جب اندر آئی تو اس نے دیکھا کہ تاشفین کے پاس کوئی بیٹھا تھا۔

کون ہو تم؟۔ چھوڑو میرے شوہر کو۔۔۔۔۔"

"دلاویز کی آواز سن کر اس نے تاشفین کو چھوڑ دیا

تم مجھے نہیں جانتی؟؟؟-ہاہاہاہاہامیں۔۔۔میں وہی تو ہوں جس نے تمہاری زندگی تباہ کر دی۔۔۔۔۔۔۔"

ارے میں ہی تو تھی جس کے ہاتھوں اس کے بھائی کا قتل ہوا۔ اور میں ہی تھی جس نے تمہاری بہن بن کر تمہاری منت " کی کہ تم اس سے شادی کر لو۔ پر اب تم اسے چھوڑ دو میں اس سے بہت پیار کرتی ہوں۔-----

اس نے تاشفین کی طرف اشارہ کر کے کہا

تمہارا اور اس کا کوئی جوڑ نہیں ہے تم ایک شیطان ہو ایک آگ ہو اور یہ انسان ہیں۔ میں ایسا کبھی نہیں ہونے دوں گی۔"

یہ میرا شوہر ہے شوہر-----

شوہر تو تم ایسے بول رہی ہو تو میں بتا دوں کہ تم اسے پسند نہیں کرتی۔ تو پھر کیسا شوہر؟؟؟؟"

کنیز نے اس کا مذاق اڑایا

دیکھو تم اپنے کام سے کام رکھو وہ میرا شوہر نہیں بن سکا تو کیا ہوا۔ میں اس کی بیوی اور یہ میرا شوہر ہے تم اس سے دور رہو۔ اس کے پاس کیوں کھڑی ہو تم۔ چھوڑ دو میرے شوہر کو۔۔۔۔۔

اس نے جلدی سے اسے دھکا دیا اور تاشفین کو نکالا

یہ کبھی بھی نہیں ہو سکتا۔ کنیز اس کو تو کبھی نہیں چھوڑے گی اور چھوڑو بھی تو کیوں؟؟؟؟۔"

اس نے خود ہی تو مجھے اپنے قابو میں کیا تھا۔

کنیز سوئے ہوئے تاشفین کی طرف بڑھی

اب یہ صرف میرا ہے۔ دلاویز کو کوئی پسند آئے یا نہ آئے یہ اسکی عادت ہے کہ وہ اسے کسی اور کا ہونے نہیں دیتی۔"

اب یہ میرا ہے چاہے میں اس سے محبت کرتی ہوں یا نہیں۔-----

وہ اس کے سامنے آ گئے

ارے محبت اور تمہارے منہ سے ایسے لوگ بہت اچھے نہیں لگتے۔ میں اسے ابھی تک اٹھا کر لے جاؤں گی۔"

وہ تاشفین کی طرف بڑھی لیکن اس نے آگے بڑھ کر اپنا تعویذ اتارا اور تاشفین کے گلے میں ڈال دیا۔ اس کی وجہ سے ڈر کر کنیز وہاں سے بھاگ گئی

ارے یہ تو بہت بڑی مصیبت میں پھنسا ہوا ہے اب تمام گلے شکوے بعد میں کروں گی۔ پہلے مجھے اس سے بچانا ہو گا اور " پیر صاحب کے پاس جانا ہو گا اس کے حل کے لیے۔ اس نے تعویذ اس کے گلے میں ہی رہنے دیا اور اس پر چادر ڈال کر کے باہر چلی گئی۔۔۔

دلاویز اس وقت پیر بابا کے آستانے پر موجود تھی

"باباجی یہ جنات کون ہے؟"

"بیٹا جنات ایک ایسی مخلوق جن کو آگ سے پیدا کیا گیا یہ مشکل سے مشکل کام بھی کر سکتے ہیں۔ کچھ جنات برے اور کچھ نیک ہوتے ہیں....." وہ تسبیح پر کچھ پڑھ رہے تھے

باباجی! جنات کو جن کیوں کہتے ہیں؟" وہ تھوڑا پریشان لگ رہی تھی

لغت میں جنات کے معنی ہیں ستر اور خفاجنات۔ ان کو جن اس لیے بھی کہتے ہیں کہ وہ انسانوں کی نظر سے پوشیدہ رہتے ہیں

"اچھا بابا جی جنات کے وجود سے انکار کرنا کیسا ہے؟"

بیٹا جنات کے وجود سے انکار کرنا کفر ہے....."

"وہ سادگی سے جواب دے رہے تھے

"اللہ نے انسانوں اور جنوں میں سب سے پہلے کس کو پیدا فرمایا؟"

اللہ نے جنوں کو انسانوں کی پیدائش سے پہلے پیدا فرمایا اور حضرت آدم کی تخلیق سے دو ہزار سال پہلے جن زمین پر رہتے تھے

۔ "اچھا بابا جی جنات کی تعداد کتنی ہے؟"

"جنات کی تعداد انسانوں سے نو گنا زیادہ ہے"

"..... اچھا بابا جی میں کیسے اس جن سے چھٹکارا حاصل کروں؟"

مجھے اس کے ارادے کچھ ٹھیک نہیں لگ رہے ہو اور مجھے لگ رہا ہے کہ اگر میں نے وقت پر کچھ نہیں کیا تو وہ تاشفین کو کچھ کر دے گی۔ "اس کے ذہن میں ابھی بھی کنیز کی باتیں گھوم رہی تھیں

بیٹا یہ مصیبت آپ کا شوہر نے خود اپنے گلے میں ڈالی ہے مگر آپ فکر نہ کرے ہر مشکل کے ساتھ آسانی بھی ہوتی ہے " بس میں تلاش کرنے کی ضرورت ہے۔ اچھا مجھے یہ بتائیں کہ جو تعویذ میں نے آپ کو دیا تھا وہ کہاں ہے؟..... انہوں نے تسبیح سائیڈ پر رکھ دی اور تسلی سے بات کرنے لگے

وہ وہ تو میں نے تاشفین کے گلے میں ڈال دیا۔ مجھے لگا اسے مجھ سے زیادہ اس کی ضرورت ہے تو میں نے اس کے گلے میں ہی ڈال دیا۔

اچھا بابا جی میں نے سنا ہے کہ اللہ کے سوا کسی چیز پر یقین کرنا کفر ہے تو کیا یہ تعویذ وغیرہ پر بھی یقین کرنا کفر نہیں ہے؟..... وہ عجیب کشمکش میں مبتلا تھی

جی بیٹا آپ نے بالکل صحیح فرمایا اللہ کے سوا تعویذ اور جادو پر یقین رکھنا کفر ہے مگر جو تعویذ میں نے آپ کو دیا ہے اس پر کلام پاک کی کچھ آیات لکھی ہوئی ہیں جو ہمیں آسیب سے محفوظ رکھتی ہیں۔ بیٹا آج کل لوگ جعلی پیروں کے چنگل میں پھنس جاتے ہیں اور پھر ان کا شکار بنتے ہیں۔ اگر شفا پانی ہے تو قرآن پاک سے پاؤ اللہ کے کلام میں ہر مرض کا علاج ہے

"..... اچھا بابا جی تاشفین کیسے اس جادو ٹونے میں پھنس گیا؟"

"بیٹا وہ کسی کالے جادو کے ڈھونگی بابا کے پاس جا پہنچا اور اس نے اسے غلط عمل کرنے کا کہہ دیا جس کی وجہ سے وہ اس مصیبت میں پھنس گیا ہے آپ فکر نہ کرو بیٹا میرے پاس اس کا ایک علاج ہے آپ میرے ساتھ چلو۔۔۔"

بابا جی آہستہ آہستہ چل رہے تھے اور وہ ان سے دو قدم پیچھے چل رہی تھی

تھوڑی دیر میں وہ ایک کمرے میں پہنچے تو بالکل صاف ستھرا تھا اور اس میں سے بہت زیادہ خوشبو آرہی تھی

بابا جی اس کمرے میں کون رہتا ہے؟... کتنا صاف ستھرا کمرہ ہے..... "وہ پوچھے بغیر نہ رہ سکی"

بیٹا جی ڈرنا نہیں یہاں پر ایک بہت بڑے عامل جن رہتے ہیں۔ جو ہر بار میری مدد کرتے ہیں "

مجھے امید ہے کہ وہ اس معاملے میں بھی ہماری مدد ضرور کریں گے

بابا جی کی بات سن کر وہ تھوڑا سا ڈری مگر اس نے جلد ہی خود کو نارمل کر لیا۔ وہ کچھ بھی پڑھنے لگے اچانک کچھ گڑ گڑاہٹ

کی آواز آئی تھوڑی دیر میں ایک لمبی سفید داڑھی والے بزرگ ان کے سامنے حاضر ہوئے

بولو فضل کیا کام آن پڑا جو آج مجھے خدمت کا موقع دیا؟.. وہ ایک نورانی چہرے والے بزرگ تھے اسے دیکھ کر دل

اولیس کو بہت سکون پہنچا اور ان کا لہجہ بھی متاثر کن تھا

باباجی یہ کون ہے؟....." دلاویزا نہیں دیکھ کر پوچھنے لگی "

بیٹا یہ ایک بزرگ جن ہیں جو سرکش جنوں کو پکڑ کر قید کر دیتے ہیں اور مجھے لگتا ہے کہ یہ اس شریر جن کو بھی پکڑ لیں گے۔

آپ ہماری مدد کریں گے اس مصیبت سے جان چھڑانے میں؟....." وہ جن کو دیکھ کر پوچھنے لگا

"....جی بالکل ضرور مدد کروں گا مگر اس کے لئے تھوڑا مشکل راستے سے گزرنا ہو گا "

".... ہم تیار ہیں آپ ہمیں بتائے کہ ہمیں کرنا کیا ہو گا؟ "

یہ کہانی جہاں سے شروع ہوئی تھی وہیں سے دہرائی ہو گئی....." مطلب؟....."

وہ نہ سمجھی سے انہیں دیکھنے لگی

"مطلب جہاں یہ مصیبت لے کر آیا تھا ہمیں وہیں سے اپنا کام شروع ہو گا۔ آپ کو ایک وظیفہ کرنا ہو گا اس میں ہم آپ

کو چند قرآنی آیات دیں گے جو آپ کو پڑھنی ہوں گی۔ جب یہ کام ہو جائے گا تب یہ رسی آپ کو اس پر ڈالنی ہے یوں

مگر بیٹا یہ کام بہت مشکل ہے اور یہ کام اس کے علم میں لائے بغیر کام کرنا ہو گا اگر۔ اسے پکڑنا بہت آسان ہو جائے گا

اسے پتہ چل گیا کہ اسے پکڑنے کے لیے ہم کچھ کر رہے ہیں تو وہ آپ کے گھر والوں کو نقصان پہنچا سکتی ہے۔۔"

آپ فکر نہ کرے میں اپنے شوہر کی حفاظت کے لیے کچھ بھی کرنے کو تیار ہوں اور اس کو تو میں پکڑ کر رہوں گی کیونکہ "

.... اس کی وجہ سے ایک انسان کی جان گئی ہے وہ شہر پسند ہو گئی ہے۔ وہ اپنی طاقت کا غلط استعمال کر رہی ہے

اچھا میں اب چلتی ہوں میں کل سے ہی یہ کام شروع کر دوں گی وہ پورے اعتماد کے ساتھ بول رہی تھی باباجی سے اجازت

لے کر وہ گھر کی طرف روانہ ہو گئی

اسفند بیٹا دروازہ کھولو کتنی دیر اندر رہو گے

دیکھو اگر اب تم دروازہ نہیں کھولے گے تو میں دلاویز کو بتا دوں گی..... "اس کا نام سن کر وہ جلدی سے بھاگا اور دروازہ کھول دیا

ماں دل آئی ہے کہاں ہے وہ؟ وہ ٹھیک تو ہے نا؟ آپ بول کیوں نہیں رہی ہیں بتائے نہ دل آویز کہاں ہے اچھا وہ باہر کھڑی ہے نا میں بھی اس کو بلا کر لاتا ہوں..... اور جلدی سے کمرے کے باہر گیا ادھر ادھر دیکھنے پر بھی وہ اسے نظر نہیں آئی.

آپ تو کہہ رہی تھی کہ دل آئی ہے پھر کہاں ہے؟... وہ آپ نے مجھ سے جھوٹ بولانا آپ کب سے ہو گئی ہیں؟.

فائزہ اپنے بیٹے کی اس بکھری ہوئی حالت کو دیکھ کر بہت دکھی ہوئی

اسفند ہم نے ایک فیصلہ کیا ہے اور مجھے یقین ہے کہ تم اس فیصلے میں ہمارا ساتھ دو گے..... کچھ دیر چپ رہنے کے بعد انہوں نے پھر اپنی بات شروع کی

ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ تمہاری شادی لالہ رخ کے ساتھ کر دی جائے

دلاویز میری پہلی محبت. شادی اور اس تاشفین کی بہن کے ساتھ کبھی بھی نہیں. ایسا سوچ بھی کیسے سکتے ہیں آپ لوگ ہے اور میں اس کی جگہ کسی کو بھی نہیں دے سکتا. وہ فائزہ کی بات اچک کر بولا

تمہیں تمہاری ماں کی قسم تم اس فیصلے سے انکار نہیں کرو گے. اس بارے میں میں نے اور ماموں جان نے سوچ سمجھ کر فیصلہ کیا ہے اور اس سے دلاویز کے لئے بھی آسانی پیدا ہو جائے گی. اسفند نے نگاہ اٹھا کر اپنی ماں کو دیکھا اس وقت وہ

اسے اپنی ماں نہیں لگ رہی تھی ایک عورت لگ رہی تھی جسے اپنی اولاد کی فکر تھی

"ٹھیک ہے اگر اس میں دلاویز کا بھلا ہوتا ہے تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے پر میں ان کے گھر نہیں جاؤں گا "

ہمیں منظور ہے اب تم آرام کرو میں یہ خبر باقی گھر والوں کو سناتی ہوں

اس کی پیشانی پر پیار سے بوسہ دے کر وہ وہاں سے چلی گئی

اگر یہی بات ہے تو ٹھیک ہے میں لالہ رخ سے شادی کروں گا اور میں اسفند یا سردرانی یہ وعدہ کرتا ہوں کہ میں اسے

پوری عزت اور محبت دے دوں گا۔ اس کی جگہ نئی ہوگی پر جو جگہ دل آویز کی ہے وہ اسی کی ہی رہے گی

ماموں جان مبارک ہو اسفند نے شادی کے لیے ہاں کر دی ہے اب ہم بہرام بھائی کے گھر جا کر لالہ رخ کا رشتہ مانگ سکتے

ہیں..... وہ بھاگ کر زارون خان کے پاس گئی۔۔

..... کیا آپ سچ کہہ رہی ہیں فائزہ بیٹا؟ "

زارون خان کو تو ابھی تک یقین ہی نہیں آ رہا تھا

"..... جی ماموں جان "

چلو اللہ کا شکر ہے کہ اس بچے نے بھی آگے بڑھنے کا سوچا اب ہمیں زیادہ دیر نہیں کرنی چاہیے اور اس کے پاس جا کر

رشتے کی بات کر دینی چاہیے اس سے پہلے کہ دیر ہو جائے

"کس چیز میں دیر ہو جائے؟....." باہر سے آتے آریان حیدر نے پیچھے سے پوچھا تو دونوں نے حیرت سے مڑ کر اسے دیکھا

بھائی جان اچھا ہوا آپ بھی آگئے ہم لوگ بہرام بھائی کے گھر لالہ رخ کا ہاتھ مانگنے جا رہے ہیں۔ فائزہ نے اسے سب کچھ بتا دیا

اتنی بڑی بات ہو گئی اور مجھے کسی نے بتایا بھی نہیں..... اس نے ناراضگی سے دونوں کو دیکھا

وہ ہم..... ہم بتانے ہی والے تھے پر آپ گھر پر ہی نہیں تھے تو..... تو ہم نے سوچا کہ جب جب آپ آجائیں گے تب آپ کو بتا دیں گے۔ فائزہ نے اٹکتے اٹکتے بہت مشکل سے اپنی بات پوری کی

ہاں ہاں اب مجھے پر ایسا جو سمجھ رہے ہیں اسی لیے تو نہیں بتایا ورنہ سب سے پہلے مجھے ہی بتاتے۔ خیر میں پر ایسا ہی تو ہوں آپ دونوں تو ماما بھانجی ٹھہرے اور میں ٹھہرا غیر تو مجھے کوئی کیوں بتائے گا..... آریان نے بہت مشکل سے اپنی ہنسی کو قابو میں کیا

اوہ غیر کے بچے اب ڈرامہ چھوڑو۔ مجھے ہمیں پتہ ہے کہ یہ سب آپ کی بہت پرانی عادت ہے تو جلدی سے تیاری کرو ہمیں ہمیں جانا ہے..... زارون خان بہت عرصہ سے اس کے ساتھ رہ رہے تھے اسی لیے اس کی ہر عادت سے واقف تھے

بابا جان آپ بھی نا تھوڑی دیر تو مذاق کرنے دیا کریں سارا مزہ کر کر کر دیا۔ وہ ناراضگی سے بولا تو فائزہ اور زارون خان ہنسنے لگے اب ان کی ہنسی میں آریان بھی شامل ہو گیا

وہ سب اس وقت بہرام خان کی حویلی کے سامنے موجود تھے

"ارے چچا جان آپ؟.... آئیے اندر تشریف لائے....." بہرام خان کی ہمراہی میں وہ سب اندر چلے گئے

"ارے آپ لوگ کھڑے ہیں تشریف رکھیں....." فائزہ، تالیہ زارون خان، آریان اور یاسر سب وہاں موجود تھے

"جی چچا جان تو کہیے آج اس غریب کی یاد کیسے آگئی؟....." تو محبت سے دریافت کرنے لگا

"بہرام بیٹا ہم لوگ یہاں آپ کی بیٹی لالہ رخ کا ہاتھ اپنے بیٹے اسفند کے لئے مانگنے آئے ہیں۔ ہمیں امید ہے کہ آپ

انکار نہیں کریں گے....." وہ بہت امید سے بولے

۔ نہیں میری بیٹی کی شادی ایک قاتل سے نہیں ہوگی"

اور اس انسان سے تو بالکل پہ نہیں جس نے میرے بیٹے کا قتل کیا ہے۔ اور اسی کی وجہ سے یہ دلاویز نامی مصیبت ہمارے

وہ بھی منہوس تھی اور۔ گلے پڑ گئی ہے۔ ایک وہ تھی جو دو بھائیوں کو کھا گئی۔ اور ایک یہ ہے جو دو بھائیوں کو کھا جائے گی

یہ بھی منہوس ہے.....

۔ سبرینہ اس بات کی پرواہ کیے بغیر کہ وہ ان کے مہمان ہیں ان سب پر برس پڑیں

بس سبرینہ بیٹا بس بہت ہو گیا۔ آپ کی بات ہمیں منظور نہیں۔ آپ جانتے کتنا ہیں اور کس جواز پر یہ باتیں کر رہی ہیں۔"

اگر آپ میری بھانجی کی جھٹانی نہ ہوتی تو زمین میں زندہ گاڑ دیتا۔ آپ کی ہمت کیسے ہوئی ہے ہمارے نواسی کے بارے میں

ایسی باتیں کرنے کی؟؟؟؟۔

اور ہماری نواسی کی خاموشی کو اس کی کمزوری مت سمجھنا۔ وہ ایسی ہے کہ محبت کے بدلے محبت اور اگر انگلی اٹھاؤ گے تو

ہاتھ توڑ کے رکھ دے گی۔ ایک بات اور ہم نے ان کی تربیت اپنی بیٹی کی طرح نہیں کی۔ ہماری بیٹی کی کمزوری تھی کہ وہ ہر

مگر ہماری نواسی ایسی نہیں بلکہ بہت بہادر بنایا ہے ہم .. کسی سے رشتہ جوڑ لیتی تھیں جو ان کی سب سے بڑی کمزوری تھی نے انہیں

اگر سبرینہ بہرام خان میں اتنی ہمت ہے تو وہ ہماری نواسی سے نیٹ کر دیکھ لیں .

وہ تو ہماری نواسی کی قسمت اچھی تھی جو بیچ . اور کس بیٹے کی بات کر رہی ہیں وہ جس نے چار لڑکیوں کو بے دردی سے مارا " گئی . ورنہ اس بات کی آپ کو تو کوئی خبر ہی نہیں ہوئی تھی . بہت اچھی پرورش کیا بہرام آپ نے اپنی اولاد کی

یہ جو سامنے بیٹھا ہے نہ آپ کا بیٹا اس سے پوچھیں کہ وہ ہمارے علاقے میں کرنے کیا گیا تھا . اور یہی نہیں یہ بھی پوچھیں کہ وہ لاہور میں ہمارا گھر جو یا سر کے گھر کے سامنے تھا وہ کیوں خریدنا چاہتا تھا ؟ بات یہیں ختم نہیں ہوتی اس سے یہ بھی پوچھیں گے کہ اس نے وہ جادو ٹونے کس وجہ سے کیے ؟

اور بڑے آئی ہیں ہماری اولاد کو قاتل کہنے والے پہلے اپنی اولاد کو دیکھیے پھر دوسروں کی اولاد کو کچھ کہتے ہیں . آج مجھے " بہت افسوس ہو رہا ہے کہ ان بچوں کی پرورش بہت لا پرواہی سے کی گئی ہے زارون خان جو کافی دنوں سے خاموش تھے آج اپنا سارا غصہ سبرینہ بہرام خان پر نکال رہے تھے

مجھے آپ سب سے کچھ کہنا ہے " ان کے چپ ہوتے ہیں تاشفین بولا سب اس کی طرف متوجہ ہو گئے "

یہی کہنا ہے کہ لالہ اسفند کی وجہ سے نہیں بلکہ اس کی وجہ سے مرا ہے اس نے اپنے ساتھ والی جگہ پر اشارہ کیا تو آریان اسے گھور کر دیکھنے لگا

جیسا بھی تھا میرا بھائی تھا اور مجھے بہت پیارا تھا پر مجھے سمجھ لالے کچھ خدا کا خوف کر مجھ پر کیوں الزام لگا رہے ہو ؟ نہیں آرہی کہ تم نے مجھ پر الزام لگایا

بہرام گلی اب میدان جنگ بن چکی تھی

عقل کے اندھے میں نے تمہاری طرف نہیں اس کی طرف اشارہ کیا جو وہ ہمارے درمیان میں بیٹھی ہے

کیا مذاق کر رہے ہو ہمارے درمیان میں تو کوئی کوئی بھی نہیں بیٹھا..... آریان ہنستے ہوئے بولا

مطلب تمہیں اتنی لمبی چوڑی کنیز نظر نہیں آرہی؟؟؟؟.....

کنیز کا نام سننے کی دیر تھی کہ وہ اس کے پاس سے اٹھ کر آریان حیدر کے پاس جا کر بیٹھ گیا

لالے ایک کام کرو جب تک یہ کنیز دور نہیں جاتی مجھ سے تھوڑا دور ہی رہا کروں... میں کوئی رسک نہیں لے سکتا۔ "

ابھی تو میرے کام بھی پورے نہیں ہوئے.....

سب لوگ ان دونوں کی باتیں بہت دلچسپی سے سن رہے تھے

چچا جان ہمیں آپ کا ہر فیصلہ منظور ہے اور ہم اس رشتے پر راضی ہے۔ بس آپ ناراض نہ ہو اور سبرینہ کو معاف کر دیں

اسے حقیقت کا بلکل بھی پتہ نہیں تھا..... "بہرام خان زارون خان کے پاس بیٹھتے ہوئے بولا وہ جو کافی دیر سے ناراض

لگ رہے تھے اس کی بات پر ایک دن سے ان کے چہرے پر خوشی آگئی

سنو عوام آپ لوگوں کے لئے ایف بی کے لوگوں نے کچھ پیغامات بھیجے ہیں۔ لودل آویز بھی بھا بھی آگئی اب سب بیٹھ

جائیں اور میں سب کو پیغام پڑھ کر سناؤں گا..... "آریان نے اپنا لیپ ٹاپ آن کیا اور اپنی گود میں رکھ لیا

آریان زرا سوچ سمجھ کر پڑھنا میرے ساتھ کنیز بھی بیٹھی ہے.....

اس نے آریان کو ڈرانے کی کوشش کی اور وہ ڈر بھی گیا

دلاویز جاکر فائزہ اور تالیہ کے درمیان میں بیٹھ گئی۔ آریان نے پیغامات پڑھنے شروع کیے

پہلا پیغام دیا ہے "

[#Z_Ahmad_writes](#)

نے وہ کہتے ہیں

پیارے آریان آپکی اور تالیہ کی لڑائی والی باتیں سن کر دل خوش ہو جاتا ہے۔ جو ہسٹری آپ نے تالیہ سے شیئر کی وہ بہت اچھی تھی.....

آریان پڑھتے پڑھتے چپ ہوا کیوں کہ سب اسے گھور کر دیکھ رہے تھے

بس اب شادی دھماکے دار ہو۔ تاشفین اور دلاویز کی شادی کی طرح نہ ہو۔۔۔۔۔۔۔۔

یہ زی احمد تو مجھے مروائے گا آج۔۔۔۔۔۔۔۔ وہ منہ میں بڑبڑانے لگا

اس نے بات کو ٹالا..... نہیں نہیں شاید اسے کوئی غلط فہمی ہوئی ہے

"آپ ڈیڑھ منٹ چھوٹے ہونے کا بہت فائدہ اٹھاتے ہو۔۔۔۔۔۔۔"

ویسے آریان یہ بات تو بندے نے ٹھیک کی ہے۔ تم اپنے ڈیڑھ منٹ چھوٹے ہونے کا فائدہ بہت اٹھاتے ہو۔۔۔۔۔۔۔۔

تاشفین نے بھی لقمہ دیا

زیادہ مت بنو آگے بھی سنو بندے نے آگے کیا کہا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔ وہ آگے پڑھنے لگا

تاشفین تم نے کنیز کو لا کر بہت برا کیا۔ اب مزہ اچکھو

میرے بھائی مجھے اگر پتہ ہوتا کہ یہ کنیز ایسی چیز ہے تو میں کوئی پاگل تھا جو اسے اپنے گلے میں ڈال لیتا۔ سن لو کنیز کیا کہہ رہے ہیں لوگ۔۔۔۔۔۔۔۔ اس کی طرف دیکھتے ہوئے بولا

دلاویز تو ہے ہی بہت پیاری ہے۔ بس افسوس اس بات کا ہے کہ وہ میری نہیں تاشفین کی بیوی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

اس بات پر جہاں سب کے منہ کھلے تھے وہی تاشفین کا چہرہ سرخ ٹماڑ جیسا ہو رہا تھا

ارے واہ مجھے پاگل سمجھا ہے۔ اتنے پاڑ بیل کر ایک بیوی حاصل کی اور وہ بھی تمہیں دے دوں چل نکل۔۔۔۔۔۔۔۔

بس بس زیادہ مت بولو بندے نے ایک اور بات بھی کی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔ آریان آگے بڑھنے لگا

"اسفند تم پریشان نہ ہو دلاویز نہ سہی کوئی اور مل جائے گی۔ جو دلاویز سے زیادہ اچھا خیال رکھے گی تمہارا۔۔۔۔۔۔۔۔

ہائے ماں صدقے کتنی اچھی بات کی ہے۔ آریان اس بندے کو شادی پر ضرور بلانا میں نے اس کو شاباش دینی

ہے۔۔۔۔۔۔۔۔ فائزہ اس کی بلائیں لیتے ہوئے بولی

دوسرا پیغام ایک لکھاری نے دیا ہے

[#kamiha_rehman](https://www.facebook.com/kamiha_rehman)

وہ کہتی ہیں کہ

تالیہ سب کا خیال رکھنے والی، یہ ہر بات پہ آپنی اور بھائی بس اس کے علاوہ

رونادھونا۔۔۔۔۔۔۔۔ اپنی تعریف سن کر دے تالیہ کا تو منہ کھول گیا

ہائے سسٹر کیا میں اتنی بری ہوں جو آپ نے مجھے رونے دھونے والی بنا دیا۔ مجھے نہیں کرنی کسی سے بات.... تالیہ

کے ناراضگی سے منہ پھیر لیا

"تاشفین چلہ کاٹنے والا اور ایک نئی مصیبت کو گلے ڈالنے والا معصوم سا بندہ۔۔۔۔۔"

دیکھا اس بندی کو میرے دل کی بات بتا ہے تبھی تو سچی بات کہہ رہی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔ اس نے نظریں جھکا کر کہا کیونکہ وہ جانتا تھا اگر اس نے نگاہ اٹھائی تو کہیں قتل نہ ہو جائے

[illegible]

آریان ہر جملے کے بعد ایک منٹ کا وقفہ لے رہا تھا تاکہ سب اپنے ایکسپریشن دے سکی

آریان وہ صدا کا ہسٹری لکھنے والا،، سب کی ہسٹری لکھ ڈالی، صرف نہیں لکھی تو اپنی اور تالیہ ہسٹری نہیں لکھی۔۔

باجی مجھے نہ مرواؤ ایسا نہ ہو کہ اتنے آدمیوں میں آریان کا قتل ہو جائے۔۔۔۔۔"

اس بات کو چھوڑ مجھے یہ بتاؤ تم لوگ

ملے کب تھے؟۔۔ اور یہ شادی والا کیا چکر ہے؟۔۔۔۔۔" آریان حیدر ان دونوں سے پوچھنے لگا

ارے شادی والی کوئی بات نہیں ہوئی تھی میں نے تو بس سمپل سا پرپوز کیا تھا اور اس نے ہاں بھی کر دی تھی۔ اووئی یہ " میں نے کیا کہہ دیا۔ چلو کہہ دیا ہے تو پلینز میری بھی شادی کروادیں۔ میں لالہ رخ سے دو سال بڑا ہوں اس لیے میری شادی پہلے ہونے چاہیے.... وہ احتجاج کرنے لگا اور بہرام خان نے مسکرا کر زارون خان کو دیکھا اور ہاں میں سر ہلا دیا

واہ بلے بلے بلے بلے اب لگی موجیں اب میری شادی ہوگی۔۔۔۔۔

وہ دوبارہ لیپ کی طرف متوجہ ہوا

کچھ پیغامات کنیز کے لیے ہیں تو کنیز باجی آپ جہاں بھی بیٹھی ہو وہیں پر رہنا کیونکہ مجھے اپنے باقی پیغام بھی لکھنے ہیں

[#tuba_Khan](#)

نے بھی پیغام دیا ہے کہ

"پلیز کنیز کو باہر نکال دو"-----"

پلیز مہربانی کر کے تم باہر نکل جاؤ۔ تاشفین نے اس کی منت کی۔

[#amina_butt.](#)

نے پیغام بھی یہی پیغام دیا ہے کہ

"پلیز کنیز کو باہر نکال دو۔"

لوجی یہ کنیز تو فینس ہو گئی ہے آگے پھر ایک بندی نے کہا ہے

وہ دوبارہ پڑھنے لگا سب کی سانسیں اٹکی ہوئیں تھیں کہ اب آگے کیا ہونے والا ہے۔

[#nainarajpoot_naina](#)

کا کہنا ہے کہ

"کنیز کو باہر نکال دیں یہ دل آویز کو نقصان پہنچانا چاہتی ہے۔-----"

ہائے ماں صدقے بند ہو چھے کہ یہ مشورہ دینے کی کیا ضرورت تھی...

پتہ ہے پہلے ہی بہت مشکل سے اسے بچا رہا ہوں..... وہ ہر لفظ کنیز کو دیکھ کر چبھا چبھا کر بول رہا تھا

[#Rizwana_Khalid](#)

کا کہنا ہے کہ

"کنیز کو چلے جانا چاہیے اور تاشفین بھائی اب ٹھیک ہو جاؤ"

شکریہ رضوانہ بہن میں بھی کب سے یہی بات کہنا چاہا۔ آپ فکر نہ کریں ہماری جو یہ دل بھابھی ہیں نہ یہ ناصرف کنیز کو نکال دیں گی بلکہ لالے کو بھی ٹھیک کر دے گی کیوں بھابھی.....

اس کی بات پر اب سب دلاویز کو دیکھ رہے تھے۔ سب اس کے جواب کے منتظر تھے

[#Abdul_Rouf](#)

کا کہنا ہے کہ

"آریان اور تالیہ مانئے بلونگ ہو آپ دونوں"

شکریہ بھائی آپ لوگوں کی وجہ سے آج میرا اور تالیہ کے رشتہ طے ہو گیا لویو آل..... وہ اسٹائل میں جھکتے ہوئے بولا

[#cheli_meli](#)

کا کہنا ہے کہ

"تاشفین کو سیدھے راستے پر ڈال دو"

جی آپ فکر نہ کرو لالہ کو ہم کھینچ کر رستے پر ڈال دیں گے اور سے کوئی پتھر بھی ساتھ رکھ دیں گے تاکہ دوبارہ غلط راستے پر
..... نہیں جائے

[#Hamiz_Raza](#)

لو ان کا بھی یہی کہنا کا کہنا ہے کہ

"تاشفین کو سیدھے راستے پر ڈال دو"

لالے ایک کام کرو راستے پر چارپائی ڈال کر سو جاؤ پھر دیکھنا جو سیدھا راستہ ہو گا لوگ آپ خود اس پر اٹھا کر چھوڑ آئیں
گے۔ کیوں کیسا لگا میرا آئیڈیا؟..... وہ مصنوعی کالر جھاڑتے ہوئے بولا

[#Mano_bili](#)

نے دل بھا بھی کو پیغام دیا ہے ان کا کہنا ہے کہ

"دلاویز آپ اس لئے خوش نہیں رہتیں کہ آپ کو تاشفین کا ہونا

دلاویز دیکھ لو آج کل لوگ بھی میری زبان زبان بولنے لگے ہیں اب کیا کرو گی"

وہ دھیمی آواز میں بولا

"بعد میں بتاؤں گی سوچ کر"

وہ اسے پوری طرح اگنور کر رہی تھی

جب پھر آریان بلند آواز میں بولا "سب سے آخر میں ایک پیغام پھر تاشفین لالہ کے لیے آیا ہے

..... اے نور #

نے کہا ہے کہ۔

"پلیز تاشفین ہیر و والا کام کرو زیرہ نہ بنو۔"

ہائے میں تو پہلے ہی کہتا ہوں کہ ہیر و میں ہوں پر یہ لالہ ہر بار ہیر و بن کر کریڈٹ لے جاتا۔ خیر آپ سب کی محبت کا شکریہ مگر ایک شکایت ہے ہم بزرگوں کے لیے سب نے پیغامات بھیجے پر ہم جوان والدین کے لئے نہیں۔ چلو کوئی بات نہیں اگلی بار سہی۔ جی تو میں آریان بہرام خان آپ سب کو اپنی شادی پر مدعو کرتا ہوں

تاریخ کیا رکھی ہے؟..... وہ سوالیہ نظروں سے اس کو دیکھ تھا

پانچ دن بعد شادی شروع ہوگی..... زارون خان کی بھاری آواز ابھری اور سب ان سے متفق بھی ہو گئے

چلو جی مسیج سینڈ ہو گیا۔ ویسے آج اپنے بارے میں لوگوں کی رائے جان کر بہت اچھا لگا..... آریان بہت فریش فیل کر رہا تھا

بیٹا جب نوال زندہ تھی تب ہمیں بھی لوگ ایسے ہی پسند کرتے تھے

وہ بظاہر مسکرا رہے تھے پر ان کے چہرے پر اداسی اور نوال سے بچھڑنے کا غم صاف نظر آ رہا تھا

"تاشفین آج تمہارے بھائی نے میرے خلاف بول کر اچھا نہیں کیا۔ اب خانزادی سے پہلے یہ مرے گا....." کنیز

جو کافی دیر سے خاموش بیٹھی تھی اب بول پڑی

تاشفین "..... خبردار جو میرے دیور کا نام بھی لیا تو اسے نہیں کچھ ہو گا اور نہ یہ خانزادی ہونے دے گی سمجھی

کے علاوہ اب دلاویز بھی اسے دیکھ سکتی تھی۔ اپنے بارے میں بات سن کر آریان کے تو اوسان ہی خطا ہو گئے

میں دلاویز آج یہ وعدہ کرتی ہوں کہ آریان کی شادی ہونے تک تم جو مرضی کر لو۔ اس کے بعد تمہارے قدم اس گھر میں نہیں پڑیں گے۔ میں آپ سب سے معافی چاہتی ہوں

میں تاشفین کو کمرے میں لے جا رہی ہوں مگر مجھے کچھ کام ہے اس سے..... اس نے تاشفین کا ہاتھ پکڑا اور۔ کمرے کی طرف بڑھ گئی

کنیز آج دونوں کو یوں جاتے دیکھ کر تلملا کر وہاں سے غائب ہو گئی

اگر آپ سب کی اجازت ہو تو کیا میں تالیہ کو اپنا باغ دکھلاؤں؟..... "وہ سب کے جواب کا منتظر تھا .. نہیں جب تک شادی ہے کوئی جوڑا بھی باہر نہیں جائے گا"

آپ نے سنا نہیں دلاویز بچے نے کیا کہا کہ وہ چڑیل آپ کو نقصان پہنچانا چاہتی ہے..... اور سبرینہ بیٹا دیکھا یہ ہے ہماری نوا سی

جو آپ کے بیٹے کی غلطیوں کو سدھارنے کیلئے اپنی جان کی پروا بھی نہیں کر رہی..... زارون خان کی باتوں نے جہاں سبرینہ کو شرمندہ کیا وہیں سب کو خاموش بھی کیا

تو ٹھیک ہے جب تک شادی نہیں ہو جاتی میں باہر نہیں جاؤں گا بلکہ گھر میں رہ کر اپنے چاہنے والوں کے پیغام پڑھوں گا۔ اور اپنی شادی کے حسین خواب دیکھوں گا۔ بھی یہی دن ہوتے ہیں آزادی اور خوشی کے پھر تو بیویاں اس کے بعد کبھی کبھی برتن دھلانے سے بھی باز نہیں آتیں

.. اس کی بات پر بہرام خان سنبھلے تو سب انہی کو شکی نظروں سے دیکھنے لگے.....

اس کی اداکاری مؤثر ثابت ہوئی اور وہ سب جو ناراض سے بیٹھے تھے اب ہنسنے لگے

کیا بات ہے جناب! جو نگاہ اٹھا کر نہیں گوارہ کرتے تھے آج سیدھا ہاتھ پکڑ کر کمرے میں لے آئے۔ سچ بتاؤ دل خیر تو ہے نا؟؟؟؟.... وہ تھوڑا سا شوخ لہجے میں بولا

ہر وقت مذاق مت کیا کرو مجھے کچھ کام تھا تبھی یہاں لائی ہوں... دلاویز نے اس کا ہاتھ جھٹکا

چلو بولا کیا بات ہے دلاویز آریان؟ میں ہمہ تن گوش ہوں..... وہ سنجیدہ ہوا

تمہیں پتہ ہے وہ چڑیل تمہارے پاس کیوں نہیں آرہی تھی؟... کیوں نہیں آرہی تھی؟.... تاشفین نے سنجیدہ ہو کر پوچھا

اس تعویذ کی وجہ سے کو تمہارے گلے میں ہے۔ اس نے تاشفین کی شرٹ سے تعویذ باہر نکال کر اس کے سامنے کیا "تم مجھ سے محبت کرتے ہو؟...."

اگر میرے ماں باپ اور گھر والوں کے بعد کوئی مجھے عزیز ہے تو وہ تم ہو..." اس نے

دلاویز کے کندھوں سے اسے تھاما

تو کیا تم میری ایک بات مانو گے؟..." وہ اپنے ہاتھوں کے ساتھ کھیلنے لگی "

ایک کیوں ہزار بات بولوں میں تمہارے لئے جان بھی دے سکتا ہوں

وہ محبت سے بولا ...

"جان نہیں چاہیے بس ایک وعدہ چاہیے"

اس نے نگاہ اٹھا کر اوپر دیکھا

"..اچھا کون سا وعدہ؟"

وہ اسکی باتوں میں دلچسپی لے رہا تھا

یہی کہ تم یہ تعویذ اپنے گلے سے نہیں اتارو گے۔ چاہے تمہیں کوئی بھی کہے۔ چاہے میں بھی کہوں اپنے گلے سے یہ تعویذ نہیں اتارو گے

اور اگر تم نے یہ تعویذ اپنے گلے سے اتارنا تو وہ ہمارے رشتے کا آخری دن ہو گا۔ اب ہمارا رشتہ اس تعویذ پر ٹکا ہے... وہ

جانتی تھی کہ اس کے صرف اسی طریقے سے مانی جاسکتی ہے۔ ورنہ اس کی بات تاشغین مان لیتا ہے یہ ناممکن تھا

..اچھا اور اگر میں نے کی تعویذ اپنے گلے سے نہیں اتارنا تو بدلے میں دو مجھے کیا دو گی؟"

اسکا ہاتھ پکڑ کر بولا تو دلاویز نے جلدی سے اپنا ہاتھ چھڑایا

بدلے میں تمہارا پیچھا ہے اس کنیز سے چھوڑا دوں گی۔ میرا خیال ہے یہ سودا کچھ برا نہیں ہے

(یہاں میں اپنی جان پر کھیل کر اس کی جان بچا رہی ہوں اور صاحب کو بدلے کی پڑی ہے ہنہ) وہ منہ میں بولی

کچھ کہا تم نے؟....."تاشغین اس کے نزدیک ہوا"

.. نہیں میں نے کچھ نہیں کہا، تمہارے کان بج رہے ہیں"

اسے اگنور کرتی ہوئی باہر نکل گئی

اللہ جانے وہ دن کب آئے گا۔ جب میں بھی اپنی بیوی سے کوئی پیاری سی بات کروں گا۔ ہائے قسمت کہاں سے شروع ہوئی اور کہاں پہ آکر آگئی

اس نے سرد آہ بھری اور بیڈ پر ہاتھ پھیلا کر گر گیا ...

////////////////////

وہ لوگ خوش گپیوں میں مصروف تھے جب مائزہ کی کال آئی۔
ایک منٹ پلیرز!..

فائزہ کی بات سن کر سب خاموش

ہوئے اور اس نے کال اٹینڈ کی

اسلام علیکم! کیسی ہو میری؟" اس نے بات کا آغاز کیا

وعلیکم السلام! میں تو ٹھیک ہوں آپ بھی مگر لگتا ہے آپ لوگوں کا دماغ خراب ہو گیا ہے... "اس کے لہجے میں سختی تھی جو فائزہ کو حیرت میں ڈال گئی

کیا ہوا تم ایسے کیوں بات کر رہی ہو؟... وہ نا سمجھی سے بولی

... مجھے ابھی کوئی بات نہیں کرنی۔ دادا جان آپ لوگوں سے بات کرنا چاہتے ہیں

اسلام علیکم دادا جان کیسے ہیں آپ؟" اس نے محبت بھرے الفاظ میں سلام پیش کیا

! وعلیکم السلام "

.... ہم بالکل ٹھیک ہیں

کیا سب لوگ آپ کے پاس بیٹھے ہیں؟... رعب اور دبدبے والی آواز سے آج غصہ بھی جھلک رہا تھا
جی داداجان... ہم آج سردار بہرام کے گھر اسفند کے رشتے کے لئے آئے ہیں اور لگے ہاتھ تالیہ کا رشتہ بھی طے کر دیا
ہے

وہ خوشی خوشی نے بتانے لگی...

فائزہ بیٹا سپیکر پر لگاؤ ہمیں سب سے بات کرنی ہے... ان کا حکم بجالاتے ہوئے فائزہ نے فون اسپیکر پر لگا کر سب کے
درمیان میں رکھ دیا

اسلام علیکم باباجان!... زارون خان نے بات میں پہل کی"

وعلیکم السلام!... زارون ہمیں آپ سے یہ امید نہیں تھی"

آپ بھی اس کام میں ان کا ساتھ دیں گے...

"سردار چنگیز رعب دار آواز میں بولے

".... وہ باباجان ہم نے بہت کوشش کی تھی مگر"

زارون خان کے پاس کوئی جواب نہیں تھا

مگر کیا؟... ایک سردار ہو کر آپ اتنے کمزور ہو گئے کہ آپ نے ہماری دوسری بیٹی کی زندگی تباہ کر دی. آپ نے ایک بار
پھر ایک غلط فیصلہ کا ساتھ دیا ہے. ہم آپ کو کبھی معاف نہیں کریں گے اور آریان آپ چپ چاپ یہ تماشہ کیسے دیکھتے

رہے؟... اپنا نام سن کر آریان کو اپنی سانس رکتی ہوئی محسوس ہوئی

وہ نانو جان ہم کرتے بھی تو کیا۔ فیصلہ تو وہی ہونا تھا جو جرگے نے کیا.... وہ شرمندگی سے بولا "

جو بھی ہو جب تک ہم واپس نہیں آتے۔ نایہ شادی ہوگی اور نہ کچھ اور۔ ہم ایک مہینے میں واپس آرہے ہیں اور ایک مہینے تک کوئی شادی نہیں ہوگی... جو بھی ہو گا ایک مہینے کے بعد ہو گا اور اگر اس دوران دلاویز کا رشتہ صحیح ہو گیا تو ٹھیک...

ورنہ ہم خود اسے اپنے ساتھ بلوچستان لے جائیں گے اور کبھی واپس نہیں بھیجیں گے ہم نہیں مانتے کسی جرگے کی بات... "برسوں بعد سردار چنگیز کو حلال دیکھنے کو مل رہا تھا۔۔۔"

"کیا کہا بابا جان؟... "آپ سارے واپس آرہے ہیں.. سچ میں یہ خبر سنا کر دل خوش کر دیا..."

... زارون خان کی خوشی کی انتہا نہیں رہی

... کیا کریں آنا ہی پڑے گا کیونکہ ہمارے پیچھے سے آپ کوئی کام سنبھال نہیں سکتے "

ہمیں لگتا ہے آپ سچ میں بوڑھے ہو گئے ہیں اور اب ہمیں وہاں آکر سب کچھ دوبارہ سنبھالنا ہو گا.... "سردار چنگیز

انتہائی غصے میں لگ رہے تھے انہوں نے فون کاٹ دیا... یہ خبر کسی دھماکے سے کم نہیں تھی

اب کیا کریں گے؟... بابا جان واپس آگئے تو یہ رشتہ تو کسی کام کا نہیں رہے گا "

کسی بھی حالت میں دل کو واپس لے جائیں گے اس لیے ہمیں کچھ ایسا کرنا ہو گا کہ ایک مہینے کے اندر اندر ان دونوں کے

درمیان سب کچھ ٹھیک ہو جائے... "وہ تمام اہل خانہ کی طرف متوجہ ہوئے

اس کی فکر تم نہ کرو انکی "

ہمیں ایسا کرنا چاہیے کہ اس ایک مہینے میں ہم شادی کی تیاریاں کر لیتے ہیں اور ساتھ ساتھ ان کا رشتہ بھی جوڑنے کی کوشش کریں گے ہمیں یقین ہے کہ ایک مہینے کے اندر بہت کچھ بدل جائے گا

بہرام خان نے اسے تسلی دی.....

اچھا بھائی جان اب ہمیں چلنا چاہیے اسفند گھر میں اکیلا ہے۔ آپ یہاں سب کچھ سنبھال لیجئے گا اور پھر ہم شادی کی تیاریاں بھی شروع کرتے ہیں اللہ حافظ وہ سب اجازت لے کر بہرام خان کی حویلی سے روانہ ہو گئے

..... سنو"

آریاں کی آواز پر وہ رکی

.. "..... بولو کیا ہوا"

وہ اس کے جواب کی منتظر تھی

.. اب ہماری شادی ہونے والی ہے"

..... ".....

"تو کیا تم مجھے یہ جی، وہ جی کہہ کر بلایا کرو گی....." اپنی بات پوری کر کے وہ اس کا جواب سننے کے لیے بیتاب ہو رہا تھا

"..... میں کیوں تمہیں یہ وہ بلاؤں۔ اچھا بھلا نام ہے تو اس میں ہی رہو سمجھے۔ اب میں جاؤں یا کچھ اور بھی کہنا ہے؟"

اس کے ٹکے سے جواب پر آریاں کو دل پسینہ لگا۔۔۔

"..... چلو یہ وہ نہ بولو۔ آئی لو یو بول دو"

".....اور وہ کس خوشی میں؟"

ہماری شادی ہونے والی ہے اس لئے....." آریان انتظار کر رہی تھا کہ آج کا بولے گی

سنیے....."تالیہ کی آواز پر سب مڑ کر اسے دیکھنے لگے

"..... آریان چاہتا ہے کہ میں اسے کچھ کہوں"

"توبیٹا اللہ حافظ بول دو....." زارون خان نے اسے مشورہ دیا

"اللہ حافظ....." وہ اپنی ہنسی دباتے ہوئے آگے بڑھ گئی

یہ بزرگ بھی پتہ نہیں کیا کیا مشورے دیتے ہیں۔ اللہ حافظ..... اس نے تالیہ کے الفاظ دہرائے

کوئی بات نہیں تالیہ یاسر آئی لویو تو تم بولو گی مجھے۔ اب دیکھنا تم سب کے سامنے مجھے آئی لویو بولو گی اور کسی کو پتہ بھی نہیں چلے گا..... اس کے عمر و عیار والے دماغ میں کچھڑی تیار ہونے لگی

*****///*****///

دن گزرتے جا رہے تھے دلاویز نے وظیفہ کرنا شروع کر دیا۔ اسے تقریباً ایک مہینہ ہونے والا تھا وظیفہ کرتے ہوئے

آج سردار چنگیز، میر چنگیز ان کی بیوی خنساء چنگیز، ان کی بیٹی مائرہ اور کے اہل خانہ کی امریکہ سے بیس سال بعد واپسی

تھی... دل آویز کی آنکھیں بار بار نم ہو رہی تھیں... اتنے سالوں بعد اپنوں سے ملنے والی جو تھی

مارہ سیدھا اپنے جیٹھ بہرام خان کی حویلی میں آگئی جبکہ سردار چنگیز زارون خان کی حویلی میں چلے گئے

پھوپھو جان..... دلاویز نے جیسے ہی ماترہ کو دیکھا اس کی طرف بھاگ کر گئی

کیسی ہیں آپ؟... ان کے گلے لگتے ہوئے بولی

میں تو ٹھیک ہوں بیٹا پر آپ کچھ دیر نہیں لگ رہے ہو۔ سب ٹھیک ہے نا؟.... وہ اپنی تسلی کرنا چاہتی تھیں

ہاں میں بالکل ٹھیک ہوں اور ایسے کو لگ رہا ہے۔ شاید آپ سفر کی وجہ سے ایسا محسوس کر رہی ہوں۔ آپ آرام کریں

مجھے تھوڑا کام ہے پھر آرام سے باتیں کریں گے..... ان سے مل وہ کر نکل گئی

ایسا کیا کام ہے جو تھوڑی دیر بھی نہیں رکھی؟..... ماڑہ سوچنے لگی

ہو سکتا ہے کوئی ضروری کام ہو۔ میں بہت زیادہ سوچ رہی ہوں۔ شاید تھکان کی وجہ سے ایسا محسوس کر رہی ہوں۔ مجھے

.. آرام کرنا چاہیے

چلو تھوڑی دیر آرام کر لیتے ہیں۔ پھر سب سے مل لینگے... وہ اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی

*****//*****

... کیا کر رہے ہو؟

وہ کتاب پڑھنے میں مصروف تھا جب دل کے اندر آئی

کتاب پڑھ رہا ہوں ویسے کیا بات ہے آج اتنا شہد کیوں ٹپک رہا ہے تمہاری زبان سے؟

کتاب بند کر کے وہ سیدھا ہوا

"..... کیوں میں پیار سے بات نہیں کر سکتی؟"

کر سکتی ہو۔ پر اتنا پیار تمہارے زبان پر سوٹ نہیں کرتا..... تم لڑتی جھگڑتی اور ڈانتے ہوئے ہی اچھی لگتی ہو

وہ اس کے بالکل سامنے کھڑا تھا وہ تھوڑا پیچھے ہوئی

"..... اچھا تو تمہیں یہ کیوں لگا کہ میں تمہیں ڈانتی ہوں؟

اس کے ماتھے کی شکن وہ واضح دیکھ رہا تھا

اچھا تو کوئی ایک دن بتا دوں جب تم نے مجھ سے پیار سے بات کی ہو... آج ایک مہینہ اور دس دن ہو گئے ہماری شادی کو

... مگر تم نے اپنی عادت نہیں چھوڑی

وہ کی باتوں کو وہ مذاق میں لے رہا تھا

. اچھا تو اتنے ہی اچھے ہو تو مجھے چھوڑ دو.... اور یہ تعویذ بھی اتار دو میں نے تمہیں دیا تھا

.... اچھا تو یہ لو بھی نہیں چاہیے یہ گلے کا پھندا"

وہ غصے سے تعویذ بتانے لگا کہ اس نے یہ تعویذ اسے اتارنے سے منع کیا تھا

نہیں میں نہیں اتاروں گا..... اس نے انکار کر دیا

تمہیں اتارنا ہو گا یہ تعویذ ہر قیمت پر. مجھے نہیں لگتا تمہیں اس کی ضرورت ہے..... اسکی آواز بھاری ہو رہی تھی

اچھا تو ٹھیک ہے اب تو میں یہ ضرور اتاروں گا..... اس نے تعویذ اپنے گلے سے نکالا. یہ دیکھ کر دلاویز کے چہرے پر

عجیب سی چمک آئی

یہ لو اپنا تعویذ. رکھو اپنے پاس..... "اس نے تعویذ اس کی طرف بڑھایا تو وہ پیچھے کو ہٹی"

اسے پھینک دو آب یہ میرے کام کا نہیں ہے..... گھبراہٹ سے اس کے چہرے پر پسینے چھوٹ رہے تھے"

تاشفین رکویہ تعویذ مت پھینکنا..... وہ کھڑکی سے تعویذ پھینک ہی رہا تھا جب پھر سے دلاویز کی آواز آئی "

اب کیا تم نے خود ہی تو..... وہ غصے سے پیچھے مڑا تو اس کے پسینے چھوٹ گئے "

..... دو دو دلاویز۔ یہ یہ کیا ہو رہا ہے؟"

وہ کنیز ہے جلدی سے تعویذ پہن لو..... اسکی بات مان کر اس نے واپس اسے پہن لیا"

"یہ تم نے اچھا نہیں کیا لڑکی۔ اس کی تمہیں بہت بھیانک سزا ملے گی۔ آج جا رہی پر دوبارہ آؤں گی تاشفین کو لینے کیلئے....." کنیز اپنے اصلی توپ میں آچکی تھی

میرے ہوتے ہوئے تم میرے شوہر کو ہاتھ بھی نہیں لگا سکتی.. وہ صرف دلاویز آریان حیدر کا سمجھی تم..... اس نے اپنے ہاتھ میں پکڑ اپانی اس پر پھینکا جس کی وجہ سے وہ درد سے چلاتے ہوئے غائب ہو گئی

تاشفین..... "وہ بھاگ کر اس کے پاس گئی"

تم تم ٹھیک ہونا؟... کچھ کچھ ہوا تو نہیں؟..... "وہ اسکے ہاتھ تھام کر بولی"

دلاویز بہت بہت شکریہ..... تاشفین نے اسے گلے لگا لیا"

جانتی ہو آج میں نے تمہاری آنکھوں میں اپنے لیے پیار دیکھا..... "دلاویز اس سے دور ہو کر کھڑی ہو گئی

..... وہ پیار نہیں ہے، انسانیت ہے جو مجھ میں زندہ ہے"

کوئی بات نہیں ایک دن مان جاؤ گی کہ تمہیں مجھ سے پیار ہو رہا کیونکہ جہاں فکر ہوتی ہے وہیں پیار ہوتا ہے... اگر پیار نہیں تھا تو تم اس طرح ہانپتی ہوئی دوڑ کر مجھے بچانے نہ آتی... اگر پیار نہیں تھا تو تم نے میرے ہاتھ کیوں

تھامے؟..... اگر پیار نہیں تھا تو جب میں نے تمہیں گلے لگایا تب تم نے مجھے ایک تھپڑ کیوں نہیں مارا؟.... مان لو کہ تم بھی مجھے چاہنے لگی ہو..... وہ نگاہیں جھال رکھڑی اسکی باتیں سن رہی تھی

نہیں ہے پیار اور میں تمہیں بلانے آئی تھی۔ بابا نے بولا ہے کہ حویلی جانا ہے شادی کی تاریخ طے کرنے۔ مجھے بڑے نانو سے بھی ملنا اور باقی گھر والوں سے بھی..... وہ بہت پر جوش لگ رہی تھی

... ٹھیک ہے پر ایک شرط ہے "

".. کیسی شرط؟"

یہی کہ تم وہاں تاشفین کی بیوی بن کر جاؤ گی اور مجھے اکیلا نہیں چھوڑو گی وہاں۔

وہ بچوں کی طرح ضد کرنے لگا۔ دلاویز آج پہلی بار اسے اس طرح دیکھا۔

"شاید وہ سچ کہہ رہا ہے مجھے اس سے پیار ہو گیا ہے".... دل کے ایک کونے سے آواز آئی.....

نہیں یہ پیار نہیں بس اس کے ساتھ رہنے کی وجہ سے ایک انسیت پیدا ہو گئی ہے..... "دماغ نے اپنی دلیل پیش کی

دلاویز میں کب سے بول رہا ہوں کچھ سنا تم نے..... "اس کی آواز سن کر وہ اپنے خیالوں سے باہر نکلی "

"..... مجھے منظور ہے اب چلیں "

پہلے اپنا ہاتھ پکڑاؤ..... "یہ لو..... اس نے اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ میں دے دیا..... اب چلو دیر ہو رہی ہے "

وہ دونوں کمرے سے نکل کر باہر گئے کہاں سب ان کا انتظار کر رہے تھے

وہ سب اس وقت آریان حیدر کی حویلی میں موجود تھے

"..... میرا نانو، خنساء نانی کیسے ہیں آپ؟"

ہم ٹھیک ہیں بیٹا۔ ماشاء اللہ کتنی بڑی ہو گئی ہے ہماری بچی اب تو اپنے گھر والی بھی ہو گئی۔ ہم تو سمجھ رہے تھے کہ آپ ابھی تک وہ پاپڑ، نمکو کے پیچھے رونے والی دلاویز ہی ہو گی..... "میرا بلوچ نے اسکی ناک دبائی۔ تاشفین کو اس نے

بارے میں کچھ نیا اور فنی جان کر تاشفین خوشی اور غم ملے جلے تاثر میں ڈوبا تھا

نانو آپ بھی ناکچھ بھی بولتے ہیں..... "وہ ابھی باتوں میں مصروف تھے جب سردار چنگیز کی آمد ہوئی"

دلاویز سردار چنگیز سے مل کر رو رہی تھی تاشفین نے برداشت نہیں ہو رہا تھا اسکا اس طرح رونا

"ہمیں معاف کر دیں بیٹا۔ اگر ہم وہاں ہوتے تو آپ کے ساتھ ایسا کچھ بھی نہیں ہوتا۔ مگر آپ فکر نہ کریں اگر آپ اس رشتے سے خوش نہیں ہیں

تو ہم آپکو واپس نہیں بھیجیں گے..." سردار چنگیز کی بات پر تاشفین نے انہیں تعجب سے دیکھا۔ وہ تو دلاویز کو ملوانے۔

لایا تھا پر یہاں تو وہ اسے ہی اس سے دور کیا جا رہا تھا

بڑے نانو کام ابھی واپس جائیں گے ہمیں کچھ ادھورے کام پورے کرنے ہیں۔ اور ہم پوری کوشش کریں گے اس رشتے کو نبھانے کی۔ لیکن اگر ہم ناکام رہے تو ہمارا وعدہ ہے کہ ہم واپس لوٹ آئیں گے... اس کی بات پر تاشفین کو تھوڑی تسلی ہوئی

"اب مجھے ایک مہینے میں کچھ ایسا کرنا ہو گا کہ دل آویز واپس نہ آئے اور میرے پاس ہی رہ جائے..." وہ اپنے دماغ میں

اگلا لائحہ عمل تیار کرنے لگا

"ارے ہم باتوں باتوں میں بھول ہی گئے۔ کب رکھ رہے ہیں بچوں کی شادی کا تاریخ؟..." انہوں نے سوالیہ نظروں سے زارون خان کی طرف دیکھا

"... ایک ہفتے بعد کا سوچ رہے ہیں باباجان آپ کی رائے درکار ہے "

"تو ٹھیک ہے سب لگ جاؤ تیار یوں پر... ہمیں اس شادی پر کوئی بھی کمی محسوس نہیں ہونی چاہیے۔ اور یہ اسفند کہاں ہے؟... جب سے ہم لوٹے ہیں ہمیں وہ نظر نہیں آرہے ہیں کیا ہوا ہے اسے؟

نہیں داداجان ایسی کوئی بات نہیں ہے.... "فائزہ گڑبڑائی "

تو کیسی بات ہے؟... کیا آج کل کے بچوں میں اتنی بھی تہذیب نہیں کہ اپنے بڑوں کو سلام ہی کر دیں "

یا پھر زیادہ تعلیم نے ان کا دماغ خراب کر دیا ہے

.. زارون خان کو بات بگڑتی محسوس ہوئی تو اس نے فائزہ کو اشارے سے اسفند کو بلانے کو کہا

"السلام علیکم! بڑے داداجان کیا حال ہے آپ کا؟..." اس نے سب سے پہلے انہیں سلام کیا۔ اس کی آواز پر دلاویز نے نگاہ اٹھا کر اسے دیکھا کیا حالت تھی اس کی ہر وقت خوش رہنے والا اسفند یا سر آج کئی برسوں کا مریض لگ رہا تھا۔

"وعلیکم السلام بر خوردار یہ کیا حالت بنا لیا ہے آپ نے اپنی؟... اور کہاں غائب رہتے ہیں آج کل؟..."

اسے دیکھ کر چنگیز تھوڑے نرم پڑے

...مجھے کہاں جانا ہے یہی ہوں "

کیسی ہو دلاویز؟... اس کی نگاہ جیسے ہی دلاویز پر گئی تو پوچھے بغیر نہ رہ سک

"....اللہ کا شکر ہے آپ سنائیں"

ہر وقت ہنسنے مسکرانے والی دلاویز اب کتنی سنجیدہ لگ رہی تھی

میں بھی آپ کے سامنے ہوں۔ اچھا ہوں بہت.... "اس نے زبردستی مسکرانے کی کوشش کی.. تاشفین کو اس کی مسکراہٹ ایک آنکھ نہیں بھائی

برخودار اب اپنا حلیہ درست کیجئے ایک ہفتے بعد کی تاریخ طے ہو گئی ہے... تو ایک ہفتے بعد کیا دلہن بیگم کو یہ دکھائیں گے پھر تو وہ ایک دن میں ہی آپ کو چھوڑ کر چلی جائیں گی... سردار چنگیز تھوڑا سا مسکراتے ہوئے بولے

نہیں ایسا نہیں ہو گا جو رشتہ بناتے ہیں وہ ساتھ نہیں چھوڑتے.. اور جو وعدے کرتے ہیں وہ بیچ راستے میں چھوڑ کر چلے جاتے ہیں.. دوسروں کو کچھ کرنے کا موقع ہی نہیں دیتے دوسروں کو یہ سمجھتے ہیں جیسے وہ کمزور ہیں۔ اور سب کچھ نہیں کر سکتے ہیں.. مگر چھوڑیئے یہاں شادی کی بات ہو رہی ہے تو مجھے بتائے مجھے کیا کرنا ہو گا؟.... اس نے دل اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا کہ اس کی نگاہ خود پر محسوس کر رہی تھی

"بڑے نانو مجھے لگتا ہے اب ہمیں چلنا چاہیے مجھے کچھ کام ہے..." وہ اب ایک منٹ بھی وہاں پر نہیں روکنا چاہتی تھی

"کیوں بیٹا ابھی تو آئے ہیں اور ابھی سے جانے کی بات کر رہی ہیں...." اس کی بات پر جہاں سب چونکے وہاں تاشفین بھی چونکا۔ کیونکہ وہ گھر سے یہی کہہ کر نکلی تھی کہ آج رات وہیں رکے گی۔۔

وہ سمجھ رہا تھا کہ واپس کیوں جانا چاہتی ہے۔

جی نانو اور مجھے لگتا ہے دلاویز ٹھیک کہہ رہی ہے ہمیں واپس چلنا چاہیے ویسے بھی شادی کی تیاریاں کرنی ہیں۔

اور ویسے بھی میں آریان کا بڑا بھائی ہوں اور دل اسکی بڑی بھابی

تاشفین نے اس کی سائیڈ لی جو کہ اس وقت ضروری تھی

اچھا بیٹا آپ لوگ جاؤ

سن سے مل کر وہ باہر نکلی۔ تاشفین ابھی وہیں تھا جبھی اسفند اس کے پیچھے باہر گیا

..... کیسی ہیں آپ؟

وہ اس کے پیچھے کھڑا تھا

بتایا تو تھا کہ ٹھیک ہوں..... "وہ دو قدم آگے بڑھ کر کھڑی ہو گئی

وہ میرے لئے نہیں تھا..... مجھے پتہ ہے کچھ ٹھیک نہیں ہے

آپ کچھ زیادہ ہی سوچ رہے ہیں ایسا کچھ بھی نہیں ہے..... وہ گاڑی کی طرف بڑھی ہی تھی کہ اسفند نے اسکا ہاتھ پکڑ کر

اپنی طرف کھینچا اور وہ اس کے سینے جا لگی۔ دور سے آتا تاشفین یہ منظر دیکھ چکا تھا

اس کی اتنی ہمت کی تاشفین کی بیوی کو گلے لگائے گا۔ آج تو میں اسے چھوڑوں گا نہیں"

وہ سبچا ہوتا اس کی طرف بڑھا

اسفند..... دلاویز نے ایک تھپڑ کس کر اس کے منہ پر مارا....."

"..... آپ کی ہمت کیسے ہوئی ہمارا ہاتھ پکڑنے کی؟

"ہمت ہوئی وہ بھی اس لئے کہ یہ میرا حق ہے۔ میں جانا چاہتا ہوں کہ کیوں کیوں تم نے اس تاشفین سے شادی کی

؟.. جہاں تک میں جانتا ہوں تمہارے دل میں اس کے لئے کوئی احساس نہیں ہے.. پھر کیوں کیا وہ سب؟... آج میری جو حالت ہے وہ تمہاری وجہ سے ہے اگر تم مجھے مرنے دیتی تو آج میں روز روز نہیں مر رہا ہوتا... احساس ندامت مجھے سونے نہیں دیتا کہ ایک معصوم کی زندگی میری غلطی کی وجہ سے تباہ ہو گئی۔ پلیز تم مجھے معاف کر دو تاکہ مجھے کچھ سکون ملے....." وہ اس کے سامنے ہاتھ جوڑے گڑ گڑاتے ہوئے بولا

اُس اوکے شاید قسمت میں یہی لکھا تھا۔ آپ کی اس میں کوئی غلطی نہیں تھی "

چلتی ہوں اپنا خیال رکھیے گا اور میں تاشفین کے ساتھ خوش ہوں..... اپنا نام سن کر اس کے قدم ہٹ گئے وہ بہت اچھا ہے اور میرا بہت خیال رکھتا ہے۔ مجھے امید ہے آپ لالہ رخ کے ساتھ اپنا رشتہ پوری ایمانداری سے نبھائیں گے

اس کی فکر نہ کرو جب وہ میری بیوی بنے گی تو میں اسے کبھی شکایت کا موقع نہیں دوں گا۔

بس آپ اپنا خیال رکھیے گا۔ اللہ

حافظ..... وہ واپس مڑا ہی تھا کہ تاشفین کو دیکھ کر ایک منٹ کی رکا پھر آگے بڑھ گیا۔ تاشفین اس کے پاس آ

چلیں..... "وہ رو رہی تھی جب وہ آیا۔ اس نے جلدی سے آنسو صاف کیے "

ہاں چلو رات بہت ہو رہی ہے۔ مجھے بہت نیند بھی آئی ہے..... " وہ اسے غور سے دیکھنے لگا

تم تو رہی تھی دل؟

ارے نہیں وہ تو آنکھیں خراب ہو گئی ہیں تم گھر چلو پلیز "

"او کے مدام جو حکم آپکا....." اس کے اصرار کے آگے تاشفین نہ نہیں کہہ سکا

****/****

آج آریان، تالیہ، اسفند اور لالہ رخ کی مہندی کی تقریب تھی۔ مہمان آنا شروع ہو گئے۔

سب کا استقبال آریان اور تاشفین کر رہے تھے

"ارے واہ از میر عادل مجھ غریب کی مہندی پر آئے ہیں کہیں میں خواب تو نہیں دیکھ رہا۔ لالے زرا چٹکی کاٹنا.." اس نے

اپنا ہاتھ تاشفین کی طرف بڑھایا۔ تاشفین نے زور سے چٹکی کاٹی

اوئی ماں مار دیا ظالم نے..... وہ درد سے چلایا"

اب کیوں ڈرامے لگا رہے ہو؟..."

"..... تم نے خود ہی تو کہا تھا کہ کاٹو تو میں نے کاٹ لیا

اس نے کندھے اچکا کر جواب دیا

اوہ بھائی صاحب ابھی میری شادی نہیں ہوئی اور سنا ہے شادی شدہ لوگ زہریلے ہوتے ہوتے ہیں"

کہیں مجھے کچھ ہو گیا تو تالیہ بیچاری میری زوجہ بننے سے پہلے ہی بیوہ ہو جائے گی

آریان کا دل چاہا کہ اس کا گلا دبا دے مگر اس کی ہونے والی بیوی کا بہنوئی تھا اس لئے چپ ہو گیا

اگر لڑائی ہو گئی ہو تو مجھ سے بھی مل لو۔ یا میں واپس چلا جاؤں؟؟؟....." از میر جو کافی دیر سے ان کی لڑائی دیکھ رہا تھا"

اکتا کر بولا

"اوہ معاف کرنا یا راز میر۔ یہ آریان نا بہت کان کھاتا ہے...." وہ از میر کے گلے ملتے ہوئے بولا

"بدلے نہیں ہو تم دونوں آج بھی ویسے ہی ہو جیسے کالج ٹائم میں تھے۔ پروقت بدل گیا....." اچانک از میر کے چہرے

پر اداسی آئی

"..... ارحم کو ہوش آیا؟"

"نہیں ابھی نہیں ہوش آیا اور روز بروز اسکی کی ریکوری کے چانسز کم ہوتے جا رہے ہیں۔ بس کسی طرح نینا مل جائے تو

کچھ ہو سکتا ہے..... بس دعا کرو اس کے بغیر میں اکیلا بہت ہو گیا ہوں....." از میر کا درد اسکے چہرے پر صاف

دکھائی دے رہا تھا

تم فکر مت کرو اللہ بہتر کرے گا۔ ہمارا دوست بہت جلد ہمارے ساتھ ہو گا..... تاشفین نے اسے تسلی دی

ارے کوئی ہمیں بھی پوچھ لو....." از میر سمیت تینوں نے مڑ کر دیکھا "

ارے لا ریب تم؟....." آریان اس کے پاس گیا "

ارے تمہاری فیوچر نند ہنی کہاں ہے؟... میری شادی پر نہیں آئی۔ میں اس سے بہت ناراض ہوں "

"ارے نہیں ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ وہ کچھ کام میں بزی تھی... اس لئے اس نے اپنی جگہ خالی نہیں چھوڑی بلکہ تمہاری

فیورٹ سبیل کو بھیجا ہے....." وہ سبیل کی طرف مڑا تو اس کے ساتھ ایک اور پیاری سی لڑکی کھڑی تھی

آریان

".... اور یہ پیاری سی لڑکی کون ہے سبیل کے ساتھ؟"

اس نے دونوں بچیوں کے گال تھپتھپائے

سبیل:..... "یہ میری نیو سسٹر ہے نور۔ میں آپ سے ناراض ہوں....."

اس نے نور کا ہاتھ مضبوطی سے پکڑ رکھا تھا

"..... ارے وہ کیوں بھلا؟

آپ نے مجھ سے شادی کرنی تھی تو کسی اور سے کیوں کر رہے ہیں؟؟؟؟..... اس کا منہ پھولا ہوا تھا"

ہاں پر میں کیا کرتا تم نے بھی تو سالار سے شادی کرنی ہے پھر میں تو اکیلا رہ جاؤں گا..... ہمیشہ کی طرح اداکاری میں ماہر

آریان نے سبیل کو بھلا ہی لیا

"..... آریان:..... "کیسے ہو تم؟..... سکندر بھائی ہاؤ آریو؟"

"..... سکندر:..... "ایم گڈ.... آپ کا جلال کیسا ہے؟

آریان نا سمجھی سے اسے دیکھنے لگا

"..... سکندر حلال نہیں حال ہوتا ہے"

روبی کا موڈ خراب ہوا اس کی بات سن کر

"..... ارے لاریب کبھی تو بخش دیا کرو بیچارے کو..... اچھا اب سے ملو یہ ہیں عادل ہمارے کالج فرینڈ

تاشفین اور عادل بھی ان کے پاس جا کر کھڑے گئے

سکی کیسے ہو تم؟..... "تاشفین اس کے بغلگیر ہوا"

".....ایم گڈ برو. ویر از هور وائف؟"

".....ارے میری وائف تھوڑی بڑی ہے"

وہ اٹکا

ارے تبھی تو میرے بھائی یہاں ہمارے ساتھ دل بہلا رہے ہیں....." آریان نے اسکی ٹانگ کھینچی

چپ کر جا بونگے آج تمہاری شادی ہے....." اسکی ایک کس کی اسکے سر پر چت لگائی

...اوہ تاشی مجھے بھی بونگا بننا ہے اپنی شادی پر"

".....پلیز تم مجھے بھی میری شادی پر بونگا بنانا

سکندر نے بیچ میں ٹانگ اٹکائی جو اس کے لیے کافی دردناک ثابت ہوئی

روبی تم شادی کر لو گی بونگے سے....."

"تاشفین نے ہنسی سے لوٹ پوٹ ہو کر پوچھا

"اللہ معاف کرے. پہلے اس خراب اردو کے ساتھ مشکل سے گزارا کر رہی ہوں یہی بہت ہے"

"لاریب یہ ہمارا کالج فرینڈ ہے از میر عادل شاہ"

تاشفین نے ان کا تعارف کرایا

"جی ان سے مل چکی ہوں میں"

اس کے لیے وہ انجان نہیں تھا

کیسے ہیں مسٹر عادل؟.... "وہ عادل کی طرف متوجہ ہوئی"

"میں تو ٹھیک ہوں پر آپ سے ایک گلہ رہے گا کہ آپ نے میرا پروجیکٹ نہیں کیا....." وہ سبیل کی طرف بہت غور سے دیکھ رہا تھا

ایم سو سوری بٹ میں آپ کو وجہ بتا چکی ہوں..... "وہ سنجیدہ ہوئی"

یہ آپ کے بھائی ہیں؟..... "اس نے سکندر کی طرف اشارہ کیا"

"ایکسیوزمی اس بات پر ہم دونوں میں علالت ہو جائے۔ اگر میری فیانسی کو میری سس بنایا تو....."

سکندر کا پارہ چڑھ گیا

.. سکندر سکندر خدا کا خوف کرو علالت نہیں عداوت ہوتا ہے"

آریان مجھے لگتا ہے مجھے بچوں کو اندر لے جانا چاہیے

اس سے پہلے سکندر کچھ اور اول فول بولتا وہ اسے لے کر اندر چلی گئی

رات کے دس بج رہے تھے آج دلاویز کے وظیفے کا آخری دن تھا۔ ادھر تاشفین اسکا پیچھا نہیں چھوڑ رہا تھا اُدھر وقت

ریت کی طرح پھسل رہا تھا۔ اسکی کسی بھی حال میں آج اس کام کو پورا کرنا تھا

اس نے تاشفین سے آنکھ بچا کر وہاں سے قبرستان کی طرف روانہ ہوئی

عادل کا دھیان رہ رہ کر سبیل کی طرف جا رہا تھا۔ جیسے ہی وہ نور کو لے کر سائیڈ پر گئی وہ بھی اس کے پاس چلا گیا

"..... ارے آپ تو بہت پیاری ہیں۔ آپکی ماما کا نام کیا ہے؟"

میری ماما کا نام ہنی ہے..... "وہ ادا سے بولی"

"..... اور پاپا کا نام کیا ہے؟"

پاپا کیا ہوتا ہے؟... سبیل کی بس ماما ہوتی ہیں۔ ماموں، پھوپھو اور سالار میرا دوست.....

اب تو نئی آنٹی اور نور بھی ہے..... "اس کا جواب از میر عادل شاہ کو خاموش کروا گیا اور وہ اٹے پاؤں واپس لوٹ گیا

اسفند کے بغل میں لالہ رخ کو بٹھادیا گیا۔ وہ خلاف معمول خاموش بیٹھا تھا۔ لالہ رخ وقفے وقفے بعد اسے نگاہ اٹھا کر دیکھ

لیتی تھی اور اسفند کی گردن تو جیسے کسی نے ایلفی سے جمادی ہو جو اوپر اٹھی ہی نہیں

دوسری طرف آریان کے تو پاؤں ہی زمین پر لگ رہے تھے۔ جیسے ہی تالیہ اس کے پاس بیٹھی اس کی ٹیپ شروع ہو گئی

"..... تو کیا خیال ہے میڈم آج آئی لو یو بول ہی دو"

..... زیادہ مت بولا کرو پڑھنے والوں کے پیٹ میں درد ہو جاتی ہے"

تالیہ نے بات کو ٹالا

کیوں پڑھنے والوں نے کبھی نہیں بولا اپنی ماں، باپ، بہن یا بھائی کو.. ان کو چھوڑو تم مجھے بولو....."

بات کے لڈو پیڑے بنا کر اس کے سامنے رکھ دیا

کیوں بولوں تم بعد میں بھاگ گئے تو میں یہ تو کہہ سکوں گی کہ میں نے آئی لو یو نہیں بولا تھا۔ سب سے بڑی بات مجھے رونا آج تو تالیہ پر بھی آریان کارنگ چڑھا ہوا تھا "..... نہیں پڑے گا

..... دھت تری یہ بھی کوئی لوجک ہوا بھلا۔ اب مجھ سے بات مت کرنا

اس نے منہ دوسری طرف کر لیا۔ تالیہ نے خدا کا شکر ادا کیا

۔ مہندی کی رسم کے مطابق پہلے دولہے کی ماں نے شروعات کی اس کے بعد سب نے باری باری مہندی لگائی

ڈانس شروع ہو گیا دوسری طرف تاشفین کی نگاہیں بار بار دلاویز کو ڈھونڈ رہی تھیں

****///////////////*****

ابھی وہ آدھے راستے ہی پہنچی تھی کہ اسے کسی کی آواز آئی

!!!!!! دلاویز

بڑے بابا، بڑی ماں، امی آپ لوگ یہاں؟..... "سن لوگوں کو دیکھ کر اسے بہت خوشی ہوئی

"..... بیٹرات کے اس وقت آپ یہاں کیا کر رہی ہو۔ چلو ہم آپ کو لینے آئے ہیں"

چلو بیٹا بارہ بج رہے ہیں اس وقت جنات گھوم رہے ہوتے ہیں۔ چلو آپ یہاں سے..... "وہ لوگ اصرار کرنے لگے"

بارہ بج رہے ہیں۔ مجھے اپنا کام کرنا چاہیے..... "وہ بڑے بڑے قدم بڑھانے لگی۔

وہ پیچھے سے آوازیں دیتے رہے پر اس نے پیچھے نہیں دیکھا

۔ کنیز کا وار خالی گیا۔

وہ جلدی سے قبرستان گئی اور حصار بنا کر وظیفہ شروع کر دیا۔ اس کا دھیان بھٹکانے کے لیے کنیز ہر داؤ پیچ کھیل رہی تھی۔۔

یہ دل پتہ نہیں روز کہاں چلی جاتی اور پھر صبح کے وقت ہی واپس آتی ہے...
کچھ تو ہے جو وہ مجھے نہیں بتا رہی..... "چار بج رہے تھے مہندی کا فنکشن ختم ہو چکا تھا
..... سب لوگ آرام سے سو رہے تھے سوائے اس کے۔
!سنور حیم"

اس نے ملازم کو آواز دی۔ وہ جلدی سے اس کے پاس آیا
تم نے دلاویز بی بی کو دیکھا ہے کہیں جاتے ہوئے؟..... اس سے پوچھ گچھ کرنے لگا
"..... جی چھوٹے صاحب"
"..... کہاں دیکھا؟"

اسے بے چینی ہو رہی تھی

وہ صاحب میں نے دل بے بی بی کو قبرستان جاتے ہوئے دیکھا..... "رحیم سر کھجاتے ہوئے بولا
اچھا تم جاؤ..... رحیم وہاں سے چلا گیا
..... وہ قبرستان کیا کرنے گئی ہے؟ کہیں وہ کنیز"

نہیں ایسا نہیں ہو سکتا مجھے وہاں جانا ہو گا.....

وہ جلدی سے قبرستان کی طرف بھاگا۔ اسے بھاگتا دیکھ کر آریان اور باقی گھر والے بھی اس کے پیچھے بھاگے

دلاویز آج تو نہیں بچے گی میرے ہاتھوں سے..... وہ باہر کھڑی غرار ہی تھی "

اسکی شکل اتنی بھیانک کہ دلاویز پر غشی طاری ہونے لگی

دلاویز ہوش میں رہو تمہیں اس رسی سے اسے باندھنا ہو گا۔ تاکہ لوگ اس کے شر سے بچ سکیں.....

اس نے اپنے ڈر پر جلد ہی قابو پالیا

جا جو کرنا ہے کر لے میں نہیں ڈرتی تم سے..... اس نے ہمت کے اسے جواب دیا

.....!!!!!! دلاویز

کنیز نے درخت جو اس کے اوپر تھا توڑ کر اس کی طرف پھینکا اور دلاویز خود کو بچانے کی کوشش میں حصار سے باہر نکل گئی

اب تم نہیں بچو گی۔ میں تمہیں آج اپنے راستے سے ہٹا ہی دوں گی.....

وہ غصے سے اس کی طرف بڑھی

ارے تم کچھ نہیں کر سکتی..... "وہ اسے باتوں میں الجھانے لگی"

میں بہت کچھ کر سکتی ہوں۔ ایک ہنستے مسکراتے خاندان کو ایک منٹ میں تباہ کر سکتی ہوں۔ لوگ ہمیں شر پسند کہتے ہیں

جبکہ وہ خود سب سے بڑے شر پسند ہیں۔ اپنے ہی بہن بھائیوں کی خوشی اور ترقی ان سے دیکھی نہیں جاتی.....

وہ اپنے اور اس کے درمیان کا فاصلہ کم کر چکی تھی

دلاویز جلدی سے وہ رسی اس پر ڈال اور جان چھڑا....."

وہ اس پر رسی ڈالنے ہی لگی تھی۔ کہ کنیز نے ایک لکڑی پھینکی جو اس کے ہاتھ پر لگی اور رسی دور جاگری

اب تو نہیں بچے گی..... اس نے دلاویز کے گلے پر ہاتھ رکھا"

اور اوپر اڑی۔ دباؤ کی وجہ سے دلاویز کو سانس لینے میں تکلیف ہو رہی تھی

آج تیرا کام تمام اور پھر میں تاشفین کو لے جاؤں گی اپنے ساتھ اپنی دنیا میں..... اس نے قبضہ لگایا

".....!!!!!! دلاویز"

..... کنیز چھوڑو دل کو،"

اس ہوا میں تڑپتا دیکھ کر وہ تلملا اٹھا"

دل....."

پورا خاندان وہاں پہنچ چکا تھا۔ ان کی بیٹی آن کے سامنے اپنی آخری سانسیں لے رہی تھی

کنیز..... "تاشفین نے اسے مخاطب کر کے اپنے اوپر پیٹرول ڈال لیا"

یہ کیا کر رہے تم؟؟؟؟....."

کنیز کے ساتھ پورے گھر والوں کو بھی دھچکا لگا

تم اگر دل کو مار دو گی تو میں ابھی خود کو آگ لگا لوں.. اگر میں دل کا نہیں تو کسی بھی نہیں..... "وہ ماچس جیب سے

نکالنے لگا۔ سب لوگ ڈر گئے بیٹی ہوا میں موت سے جھونجھ رہی تھی۔ ادھر بیٹا خود کو آگ رہا تھا

یہ یہ مت کرو تم جو بولو گے میں وہی کروں گی..... "کنیز اسے روکنے لگی۔ پیچھے سے پیر بابا اور عالم خان بھی اپنی فوج کے ساتھ پہنچ چکے تھے

اگر تم نے دل کو ابھی نہیں چھوڑا تو خدا کی قسم۔ میں خود کو آگ لگا لوں گا..... "اسکے گھر والے تو دہرے صدمے " میں تھے۔ ایک طرف بیٹی اور دوسری طرف بیٹا

تم کہہ رہے ہو تو یہ لو چھوڑ دیا..... اس اونچائی سے ہی اسے چھوڑ دیا۔ وہ بال کی طرح زمین پر گری..... فضل رسی پھینکو "

پیر بابا نے نشانہ تاک کر رسی پھینکی اور کنیز آج کی گرفت میں آچکی تھی۔ تاشفین جلدی سے کنیز کی طرف بھاگا دلاویز آنکھیں کھولو..... پر شاید وہ گھٹن کی وجہ سے بیہوش ہو چکی تھی

تم نے کیا سوچا تم بچ جاؤ گی..... نہیں کبھی نہیں آج ہماری زندگی میں تمہارا آخری دن تھا۔ میری بیوی نے اپنا وعدہ پورا کیا۔ اب لے جائیے اسے..... اس نے پیر بابا سے کہا

مجھے اس سے پہلے کچھ کہنا ہے... یہ سب غلطی ہم انسانوں کی ہے۔ جیسے اپنی مثال لے لو نہ تم وہ عمل کرتے۔

اور نہ یہ اپنی زندگی چھوڑ کر تمہاری زندگی میں آتی..... "تاشفین کو احساس ندامت نے گھیر لیا

ہم انسان اپنوں پر ہی جادو ٹونے کرتے ہیں۔ کبھی رشتے کی بندش، تو کبھی اولاد کی، کبھی رزق کی بندش تو کبھی پڑھائی کی، کبھی ہمارے نوجوان چلے کرتے ہیں، تو کبھی محبوب کو قدموں میں لانے کیلئے اس پر جادو والی ہانڈی پھوڑتے ہیں

..... "

"کچھ دن پہلے کی بات ہے ایک لڑکی کے پیار میں اس نے ہانڈی والا جادو کیا۔ جو غلطی سے الٹ ہو گیا اور اس پر ہی ہانڈی پھوٹ گئی۔ اب وہ اپنے محبوب کے قدموں میں ہے..... یہ جو لوگ تعویذ گنڈے کرتے ہیں انہیں انجام تک جنات پہنچاتے ہیں۔ کچھ کالے علم والے خود اپنے کسٹمر بڑھانے کے لیے لوگوں پر جادو کرتے ہیں..... اگر جنات شہر پسند ہیں تو ہم بھی کچھ کم نہیں ہیں۔ خود کو بدلے۔ اپنے آپ پر اعتماد رکھیں کہ آپ سے سب ہو پائے گا تو آپ کو تعویذ گنڈے کی ضرورت نہیں پڑے گی۔ اگر کوئی پسند ہے تو اپنے گھر والوں سے بات کرو جادو گر آپ کا باپ نہیں ہے..... قرآن پاک سے مدد لی کرو۔ اللہ پر اعتماد رکھو اگر اس نے پیدا کیا ہے تو کوئی وجہ رو ہوگی۔ کبھی کبھی ہمیں چیز پانے کی بہت جلدی ہوتی ہے کہ ہم وہ حلال چیز جلد بازی میں حرام طریقے سے حاصل کر کے حرام بنا لیتے ہیں۔

"..... تو سب ہوش میں آئیے اپنے آس پڑوس والوں کو جادو ٹونے سے روک کر اپنا فرض پورا کریں

چلو لے چلو اسے اور قید خانے میں ڈال دو

وہ لوگ کنیز کو لے کر وہاں سے جانے لگے "...

"تاشفین جس طرح تم مجھ سے جدا ہوئے ہو میری بددعا ہے کہ تم اسی طرح جس سے زیادہ پیار کرو..... وہ تم سے اور

تمہاری بیوی سے جدا ہو جائے....." وہ کنیز کو لے کر غائب ہو گئے۔ تاشفین دلاویز کی طرف مڑا اور اسے اٹھا کر گھر

لے گیا

سب لوگ اس کے آس پاس موجود تھے۔ تھوڑی ہی دیر میں ڈاکٹر بھی آگیا۔ وہ اس کا۔ اسے لا کر کمرے میں لٹا دیا گیا معائنہ کرنے لگا۔ سب لوگ سانس بند کر کے دیکھ رہے تھے اس کا چیک اپ کر کے ڈاکٹر ان کی تو سب کی طرف متوجہ

ہوئے

".....ڈاکٹر صاحب کوئی خطرے کی بات تو نہیں ہے؟"

سردار چنگیز بہت پریشان لگ رہے تھے

"جی اونچائی سے گرنے کی وجہ سے انہیں کچھ فیکچرز تو آئیں ہیں پر گھبرانے کی کوئی بات نہیں ہے۔ میں نے پٹیاں کر دی

".....ہیں۔ تھوڑی دیر میں انہیں ہوش آجائے گا

ڈاکٹر کی بات انہیں سکون پہنچا گئی

ڈاکٹر صاحب آپ کا بہت بہت شکریہ۔ اتنی مصروفیت کے باوجود آپ نے یہاں آکر ہماری بیٹی کا چیک اپ کیا"

سب مشکور نظروں سے ڈاکٹر کو دیکھ رہے تھے

اس میں تکلیف کی کوئی بات نہیں ہے۔ یہ تو میرا فرض تھا۔ اچھا چلتا ہوں..... آریاں اسے لے کر باہر چلا گیا

ہمیں لگتا ہے کہ ہمیں اب چلنا چاہیے۔ دلاویز کو آرام کی ضرورت ہے۔ ویسے بھی صبح ہو چکی اور تھوڑی دیر بارات لیکر جانی ہے تو چلیں

سردار چنگیز نے سب کو سمجھایا

ہمیں بھی لگتا ہے کہ ہمیں چلنا چاہیے۔ تاشفین آپ دلاویز کا خیال رکھیے گا ہم چلتے ہیں"

سب لوگ وہاں سے چلے گئے۔ اب وہ اکیلا اس کے کمرے میں تھا

وہ اس کے ہوش میں آنے کا انتظار کر رہا تھا

تھوڑی ہی دیر میں اسے ہوش آگیا

تم ٹھیک تو ہونہ..... وہ اٹھ کر اس کے پاس گیا "

میں تو ٹھیک ہوں پر لگتا ہے۔ جاتے جاتے اس کنیز نے بہت سارے تحفے دے دیے ہیں.... "

وہ درد میں بھی مسکرا رہی تھی

تم کس مٹی سے بنی ہو؟"

مطلب؟؟؟؟؟..... وہ نا سمجھی سے اسے دیکھنے لگی "

مطلب کچھ اثر کیوں نہیں ہوتا تم پر؟؟؟"

نگاہیں اس پر جمی تھیں

"مٹی سے تو تم مرد بنے ہو۔ ہمیں تو اللہ نے مرد کی پسلی سے پیدا کیا ہے۔ اگر سیدھا کرنے کی کوشش کرو گے تو ٹوٹ جائے

گی پر سیدھی نہیں ہوگی۔ وہ صرف ایک ہی زبان سمجھتی ہے۔

وہ ہے محبت کی زبان "

وہ بہت سنجیدگی سے بولی

چھوڑو شکر کرو وہ کنیز چلی گئی..... "

..... اس نے بات ٹالی

"..... ورنہ مجھے لگ رہا تھا کہ وہ تمہاری سوتن بننے کے پورے پلان کر چکی تھی "

تاشفین نے بیڈ کی بیک پر اپنا سر ٹکایا۔ اسکی کمر اٹک چکی تھی

اب میں اتنی بھی کمزور نہیں ہوں۔ کہ اپنا شوہر کسی اور کو دے دوں....."

"..... اچھا بتاؤ مہندی کا فنکشن ہو گیا؟

اسکی بات پر تاشیفین سیدھا ہوا

کیا تم سچ میں مجھے کسی کو نہیں دوگی...."

".....بابا بابا بابا مطلب فائنلی تمہیں مجھ سے پیار ہو گیا ہے؟"

وہ اسکے جواب کا منتظر تھا

..... چھوڑو یہ بتاؤ مہندی ہو گئی؟"

دلاویز کو لگا اس نے غلط وقت پر غلط بات چھڑ دی

ارے مہندی نہیں..... آج تمہارے دیور کی بارات جانی ہے.... اس لیے جلدی سے ٹھیک ہو جاؤ"

وہ اسے وقت دینا چاہتا تھا

"میں ٹھیک ہوں تم فکر نہ کرو۔ اپنے دیور کے ساتھ ساری رسمیں میں کروں گی"

"اچھا اب مطلب.... بکرے کی قربانی ہو کر ہی رہے گی"

.. بلکل بکرا کی قربانی ہو کر ہی رہے گی اور بکری گھر آ کر ہی رہے گی "

دلاویز بہت سکون محسوس کر رہی تھی کیونکہ کنیز نامی مصیبت ان کی زندگی سے جاچکی تھی

"چلو ٹھیک ہے یار.... تم آرام کرو میں تمہارے لئے کچھ کھانے کے لئے لے کر آتا ہوں"

بیڈ سے اتر کر وہ کھڑا ہو گیا

جی شکریہ آپ کا..... نوازش ہے جو میرے کھانے کی فکر ہوئی. ویسے بہت بھوک لگ رہی ہے"

"اس میں فکر کی کیا بات ہے یہ میرا فرض ہے. لوگ ویسے بھی دو چار بیویوں کے ساتھ کیسے رہ لیتے ہیں.

مجھ سے تو ایک بھی نہیں سنبھالی جا رہی۔۔"

..... پلیز جاؤ نا مجھے بہت بھوک لگی ہے..... "اللہ اللہ کر کے اسے وہاں سے بھیج کر وہ آرام سے لیٹ گئی"

*****+***+*****

وہ کمرے سے باہر آیا تو سب کو اپنا منتظر پایا

"..... کیسی ہے اب دل؟"

..... جی اب ٹھیک ہے پر تھوڑی تکلیف ہے"

وہ سادگی سے جواب دے رہا تھا

وہ بھی ٹھیک ہو جائے گی. آپ یہ بتائیں کہ انہیں کسی چیز کی ضرورت تو نہیں ہے..... "

سردار چنگیز ان بار بہت سختی سے کام لے رہے تھے

اسے بہت بھوک لگی ہے امی جان آپ پلیز انہیں کھانا دے دیں..... ". ارے یہ تو میں بھول ہی گیا"

وہ سبرینہ سے مخاطب ہوا

"..... اچھا میں لے کر آتی ہوں"

سبرینہ اب بہت احتیاط کر رہی تھی۔

خاص طور پر سردار چنگیز سے ڈانٹ کھانے کے بعد

نکاح کی رسم ہو چکی تھی

.. اب تالیہ آریان بن چکی تھی اور لالہ رخ اسفندیاسر بن چکی تھی

..... ارے یہ پیاری پیاری لڑکیاں ادھر کیا کر رہی ہیں؟

ازمیر جیسے ہی گھومنے نکلا اسے پھر وہ پچیاں نظر آئیں۔ وہ ان کے پاس گیا

..... ہم یہاں پر گھوم رہی ہیں

سبیل نے نور کا ہاتھ اب بھی پکڑ رکھا تھا

..... اچھا تو مجھ سے دوستی کریں گی؟

نہیں ماما نے کہا ہے سٹرینجر سے دوستی نہیں کرنی۔ اکیونکہ ماما کہتی ہیں کہ انجان لوگ بہت جلد دھوکہ دے جاتے ہیں"

اس کے ذہن فوراً حور لاءین شاہ کے الفاظ ابھرے۔ اس نے بھی اس نے بھی بالکل ایسے ہی کہا تھا

تم میرے لیے تم انجان ہو اور انجان لوگ کبھی بھی دھوکا دے جاتے ہیں.....

اس کے پاس یہاں ٹھہرنے کا کوئی جواز نہیں تھا۔

وہ چھوٹی سی لڑکی سے لاجواب کر گئی مگر پھر بھی کشش بار بار اسے ان بچیوں کے پاس کھینچ لاتی تھی۔
اچھا بیٹا میں چلتا ہوں..... وہ دبے پاؤں واپس لوٹ گیا۔۔

مہمانوں کی آمد ابھی تک جاری تھی۔ سیٹیج کے ایک طرف اسفند اور لالہ رخ کو بٹھایا گیا تو دوسری طرف آریان اور تالیہ کو..... جہاں دلہنیں غضب ڈھا رہی تھیں وہیں دو لمبے بھی ہر نگاہ میں سمائے تھے۔
لالہ رخ نے کن انکھیوں سے اسے دیکھنے کی کوشش کی تو وہ پہلے ہی اس کی طرف دیکھ رہا تھا۔
نظر ملتے ہی اس نے ایک دلفریب مسکراہٹ اپنی جان تمنا کی طرف اچھالی تو وہ نگاہوں کی چوری پکڑی جانے پر سٹپٹا گئی اور فوراً دل میں اس بے اختیاری میں خود کو کومتے نگاہیں جھکالیں
اچھی لگ رہی ہیں..... اسفند نے پوری ایمانداری سے اس رشتے کو قائم کیا۔
"..... کم آپ بھی نہیں لگ رہے"

وہ بھی دھیمی آواز میں بولی۔ اسفند اس پیاری سی لڑکی کو دیکھ کر بے ساختہ مسکرایا۔
آریان میاں مسلسل جھاتیاں مار رہے تھے کہ انکی دلہن انہیں دیدار کروائے۔ اور تالیہ مائی اسکی اس حرکت سے پر نگاہیں
جھکائے معصومیت سے بیٹھی رہی اور نیچے سے اپنا ہیل والا پیر آریان میاں کے پیر پر دے مارا
اوئی ماں مر گیا۔ ظالم عورت، ہٹلر عورت، ہلا کو عورت، افلاطون عورت تمہیں اتنا بھی لحاظ نہیں ہے کہ میں چند گھنٹے پہلے "
ہی تمہارا شوہر بنا ہوں۔ کچھ تو شرم کو ہاتھ مارو....." وہ اپنا پیر سہلانے لگا

"

پہلی بات جو تم نے جو نام تم نے مجھے دیے وہ مردوں کے تھے۔ دوسری بات یہ شرم کو کیسے ہاتھ مارتے ہیں؟...

.. زرا مجھے بھی تو پتہ چلے

وہ اپنا رخ اسکی طرف پھیر کر بولی

"عموماً شادیوں پر دلہن سب سے زیادہ کنفیوز اور شرم میں ہوتی ہے "

اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بولا

"اور دلہا بھی نروس سا ہوتا ہے اور شرمایا گھبرا یا سا ہوتا ہے "

وہ اسے چڑاتے ہوئے بولی

!!!!!! "سر پرانز"

ابھی وہ باتوں میں مصروف تھے کہ اچانک آواز پر پیچھے مڑ کر دیکھا۔

سائرہ..... "بے ساختہ آریان کی زبان سے نکلا"

تم جانتے ہو اسے؟....."

تالیہ سس گوری چٹی لڑکی کی طرف دیکھ رہی تھی

یہ ہماری یونیورسٹی فرینڈ تھی اور "

اور کیا؟؟؟؟؟"

اور اسکا لالہ پہ بہت کرش تھا اور یہ لالہ کو پانے کے لیے کچھ بھی کر سکتی ہے۔ اسے یہاں نہیں آنا چاہیے تھا وہ بھی تب

جب لالہ اور بھابھی قریب آرہے ہیں..... "آریان کی بات تالیہ کو پریشانی ڈال گئی

.....ہائے کیا حال ہے ایری؟"

کال ہم آریان ناٹ ایری..... دلہن بنی تالیہ اسے اپنے شوہر سے دور رکھنا چاہتی تھی۔ وہ بھی تب جب آریان اسے اسکی حقیقت بتا چکا تھا

اوہ سو سوری۔ ایکچولی مجھے عادت ہے اسے ایری بلانے کی۔ تم سناؤ کیسے ہو؟..... وہ آریان کی طرف پلٹی

..... اللہ کا شکر ہے تم سناؤ واپسی کب ہوئی تمہاری۔ تم یہاں کیسے؟"

"تاشی (تاشفین) کی بہت یاد آرہی تھی بس مماپا سے اجازت آگئی۔ اس بار تو میں اسے شادی کے لیے منا کر رہوں گی..... اوکے میں تاشی سے مل لوں سی یو....." وہ دلاویز کے پاس بیٹھے تاشفین کی طرف بڑھ گئی

ہائے تاشی..... وہ تاشفین کے گلے ملی جو دلاویز کو ایک آنکھ نہیں بھایا

..... کیسی ہو سائرہ؟"

"پہلے بھی خوبصورت تھی اور آج بھی خوبصورت ہوں۔ بس تمہاری ہی نظر نہیں جاتی"

وہ بہت اپنے پن سے بولی۔۔

کیونکہ میری نگاہوں میں یہ محترمہ بس چکی ہیں۔ ان سے ملو یہ ہے میری بیوی دلاویز..... "سائرہ نے نفرت بھری نگاہ دلاویز پر ڈالی

۔ دل یہ ہے میری دوست سائرہ..... "دلاویز اسکی آنکھوں میں تاشفین کے لئے چمک دیکھ چکی تھی"

دلاویز تم سے مل کر بہت اچھا لگا....."

اسکا ہاتھ دبا کر وہ ایک ایک لفظ چبھا چبھا کر بولی

تاشی کیا خیال ہے ایک ڈانس ہو جائے۔ ہماری پرانی یادیں بھی تازہ ہو جائیں گی اور ماحول بھی بن جائے گا"

تاشین دیکھ رہا تھا کہ دلاویز کو جلن محسوس ہو رہی ہے۔ اسی جلن کو بڑھانے کے لیے وہ ڈانس فلور کی طرف بڑھ گیا۔۔

..... میوزک پلیز

وجد اپنجا بیاں دا ڈھول وے

ڈھولکی تے چم چندرول وے

دے دے مینوں پریشناں

نچ میرے کول کول کول وے

وجد اپنجا بیاں دا ڈھول وے

ڈھولکی تے چم چندرول وے

دے دیو مینوں پریشناں

نچ میرے کول کول کول وے

. گانا شروع ہوتے ہی سب لوگوں کی نظریں اب دونوں پر تھیں

پاکے کڑیو ہار پورے نو لکھ دے

نچو میرے نال دیسی ڈھولک تے

ہوووو

پیگ پی کے تیریاں آکھاں دے

میں ڈالرواراں لکھاں جے توووو

نچدی رہوئیں

آریان کتنی بیہودہ لڑکی ہے بزرگوں کا بھی لحاظ نہیں ہے۔"

"دیکھو تو سہی کیسے مٹک مٹک کرناچ رہی ہے

ارے یہ تو کچھ بھی نہیں ہے۔"

یہ جو سائرہ ہے یہ پہلے اس سے بھی بولڈ سونگ پر ڈانس کرتی ہے

آریان کی بات پر وہ اسے گھور کر دیکھنے لگی

مطلب تم اس کے ساتھ ڈانس کرتے تھے؟"

ارے نہیں... میں نہیں کرتا تھا پر لالہ کبھی کبھی کر لیتا تھا"

م

میں نچاں

میں نچاں میں نچاں فرائے مار کے اج تیرے نال فنکشن دے

میں نچاں میں نچاں فراٹے مار کے اچ تیرے نال فنکشن دے

نہ بیٹھاں میں تھک ہار کے اچ تیرے نال فنکشن تے

ہووووو

پیگ پی کے تیریاں آکھاں دے

میں ڈالرواراں لکھاں جے تووووو

نچدی رہویں

میں نچاں گی شرم اتار کے اچ تیرے نال فنکشن تے

تو نچے فراٹے مار کے اچ میرے نال فنکشن تے

یہ بچی کون ہے؟..... سردار چنگیز مہمانوں کے بیچ شرمندہ ہو رہے تھے

وہ بڑے خان... یہ تاشفین کی کلاس میں پڑھتی ہے....."

بہرام خان سر جھکا کر بولے

کیا زمانہ آگیا ہے۔ ایک وقت تھا جب ہمارا آریان حیدر ہماری دلاویز کے ساتھ پڑھتا تھا۔

کیا تربیت تھی ان کی اور آج کل کی نسل بہت ایڈوانس ہو گئی ہے

یہ کپڑے کیسے پہنے ہوئے ہیں بچی نے؟۔۔"

"فیشن کے نام پر بے ہودگی سرعام پھیلائی جا رہی ہے۔۔۔۔۔"

جو بھی ہے ان سب کو بند کروائیں۔ ہماری بچی ابھی ابھی ایک صدمے سے باہر آئی ہیں اور یہ لڑکی ہمیں ایک طوفان لگ رہی ہے۔۔۔۔۔ جو سب کچھ بہا کر لے جائے گی

وہ پیچ و تاب کھاتے وہاں سے چلے گئے.....

نچ نچ نچ بے بی تو کے نہ

نچ نچ نچ بے بی تو کے نہ

نچ نچ نچ بے بی تو کے نہ

کنگنا یہ تیرے ہاتھوں میں رچا

کھن کھن کھن گیت، گیت پہ چھن چھن نچا

من جاوے من جاوے

ماہی میرا بن جاوے

تو سو ہنیاوے میرے نال ہی جچا

اج کیمرہ نکال سیلفی کچاں تیرے نال بے توں ہس دی رویں

میں دکھاواں اسٹائل اسٹار دے اج تیرے نال فنکشن تے

یہ سمجھتا کیا ہے اپنے آپ کو۔"

اس کو کنیز سے بچانے کے چکر میں مجھے کتنی چوٹ آگئی ہے اور جناب کو فکر ہی نہیں ہے..... "اسے غیر عورت کے ساتھ ناچتے دیکھ کر وہ تلملا اٹھی

میں دیکھ سکتا ہوں دلاویز تمہارے دل میں بیوی والی جلن پیدا ہو رہی ہے۔"

تمہاری یہ جلن ہی تمہارے دل میں میرے لئے محبت جگائے گی۔ سائرہ نے اس وقت آکر مجھے بہت مدد دی ہے تاشفین اسکی حالت سمجھ رہا تھا کہ اسے کس قدر برا لگ رہا ہے مگر پھر بھی اس نے کچھ نہیں کیا۔

وہ سائرہ کے ساتھ ڈانس کرتا رہا

تاشی ہمیشہ سے ہی میرا تھا اور میں ہر حال میں اسے تم سے چھین کر ہی رہوں گی دلاویز۔"

تم نے بہت لوگ دیکھے ہونگے پر سائرہ کیا ہے یہ تمہیں بہت جلد پتہ چل جائے گا

"یہ مردنا سچ میں احسان فراموش ہوتے ہیں۔ اب دیکھو بچو میں کیا کرتی ہوں"

میں نچاں میں نچاں میں نچاں فراٹے مار کے آج تیرے نال فنکشن دے

نہ بیٹھاں میں تھک ہار کے آج تیرے نال فنکشن تے

میں نچاں میں نچاں میں نچاں فراٹے مار کے آج تیرے نال فنکشن دے

گانا ختم ہو گیا پر سائرہ کا چھپھورا پن ابھی بھی جاری تھا

بس اب بہت ہو گیا۔ اب میں اور نہیں دیکھ سکتی.....

دلاویز نے جیسے ہی اٹھنے کی کوشش کی وہ لڑکھڑا کر گر گئی۔۔

دل..... سائرہ تاشفین کی باہوں میں تھی اسے چھوڑ کر وہ دلاویز کی طرف بھاگا۔ سائرہ اپنی کمر سہلا رہی تھی تاشفین کے پہنچنے سے پہلے ہی اسفند وہاں پہنچ گیا۔

اس نے دلاویز کو سہارا دے کر واپس کر سی پر بیٹھا دیا

آپ ٹھیک ہونا؟..... وہ اپنا پاؤں پکڑ کر خاموش بیٹھی تھی۔ تاشفین بھاگ کر اس کے پاس آیا

دل دل تم ٹھیک ہونا؟..... وہ بدستور خاموش ہی رہی

درد ہو رہا ہے تو میں ڈاکٹر کو بلاؤں؟؟؟؟؟

نہیں منمنم میں ٹھیک ہوں۔ وہ مجھے آریان اور اسفند کے ساتھ رسم کرنی ہے۔

اگر تم مجھے وہ سامنے لے چلو گے؟

ہاں ہاں کیوں نہیں..... وہ اسے اٹھا کر سامنے لے گیا۔ یہ بات سائرہ کو تپا گئی

دو لہے بالکل تیار کھڑے تھے اور اس کی منہ بولی سالیاں بھی تیار کھڑی تھیں

تو تو دو لہے صاحب ہمارے پاس آپ کے لئے ایک بہت اچھی رسم ہے۔

بلکہ ایک چیلنج ہے

کر سی پر بیٹھی دلاویز کے چہرے پر شرارت نظر آرہی تھی

اچھا چیلنج تو آریان کو ویسے بھی بہت پسند ہیں۔ بتائیے کونسا چیلنج ہے

چیلنج یہ ہے کہ وہ سامنے پانچ کلو مکھن پڑا ہے آپ نے وہ مکھن اٹھانا ہے

اتنا آسان کوئی مشکل کام تو بتاتے

. ارے پہلے بات تو سن لیں پہلے ہی شیر بن گئے ہیں

وہ مکھن سے نگاہیں ہٹا کر دلاویز کو دیکھنے لگا

اچھا بتائیے کیسے اٹھانا ہے؟؟؟؟؟

کرنا یہ ہے کہ آپ وہ مکھن تو اٹھائیں گے مگر آپ ہمہارے درمیان سے گزریں گے اور ہم آپ پر لاٹھیوں اور ڈنڈوں سے حملہ کریں گی

اب یہ آپ کو سوچنا ہے کہ آپ کو خوشگوار طریقہ سے زندگی شروع کرنی ہے یا پہلے ہی اپنی بیوی سے سیکائی کروانی ہے " دونوں ٹیموں نے اپنا اپنا مورچہ سنبھال لیا۔ ادھر آریان اور اسفند تیار کھڑے تھے تو ادھر سالیاں بھی اپنے تیر و نشتر سنبھالے کھڑی تھیں۔

جیسے یہ اس نے گزرنے کی کوشش کی انہوں نے دھاوا بول دیا۔ اور دولہا آریان صاحب کی خوب پٹائی۔

جہاں کچھ آس پاس والے اس نئی رسم کو دیکھ کر بہت خوش ہو رہے تھے۔ وہیں کچھ لوگ عبرت بھی حاصل کر رہے تھے۔۔

کچھ سوچ رہے تھے کہ اگر ان کی شادی پر ایسی رسم ہو تو وہ شادی نہیں کریں گے....

. خیر جو بھی ہوا اتنی مشکلوں کے بعد بھی اس نے مکھن حاصل کر لیا اب اس کی کمر چار ٹوٹے ہو رہی تھی

اسفند تھوڑا چالاک تھا اس لئے ایک دو ڈنڈے ہی لگے اور وہ مکھن تک پہنچ گیا

ہائے سچی کہتے ہیں یہ جو سالیاں ہوتی ہیں یہ آدھے گھر والی ہوتی ہیں۔

دیکھو کیسے بدلہ لیا ہے ظالموں نے مجھ سے..... وہ اپنی کمر پر ہاتھ رکھے درد سے چلا رہا تھا پر پرواہ کسے تھی۔۔

"سکندر اب بھی وقت ہے سوچ لو یہ نہ ہو کہ تمہاری شادی پر اس سے بھی برا ہو۔۔۔۔۔" اپنی تکلیف بھول کر وہ اب

سکندر کے کان بھرنے لگا

"ڈونٹ وری برو میرے والی تمہارے والی سے بہتر ہے تمہارے والی تو ہر وقت کاٹتی رہتی ہے۔۔۔۔۔۔۔"

آریان کے منہ سے بے ساختہ قہقہہ کا بلند ہوا

سکندر سکندر کتنی بار کہا ہے کہ زیادہ اور سمارٹ بننے کی کوشش مت کیا کرو۔۔۔۔۔۔۔ اوکے گائیز اب ہم چلتے ہیں "

۔ ہنی گھر پر اکیلی ہوں ہے اور بہت سارے کام پینڈنگ پڑے ہیں اس لیے جانا ہو گا تب شادی پر بہت مزا آیا پر آنے کا

"شکریہ۔۔۔۔۔۔۔"

سکندر کو سنا کر اس نے آریان سے اجازت لی۔

"مجھے بھی جانا ہو گا۔ ارحم کا چیک اپ کروانا ہے۔۔۔۔۔۔۔"

ازمیر تھوڑا اداس لگ رہا تھا

اوکے یاروں پھر ملتے ہیں ابھی تو مجھے خود سکائی کی ضرورت ہے۔۔۔۔۔۔۔"

آریان نے ایک ہاتھ کمر پر رکھا ہوئے تھا۔ ان سب جانے کے بعد وہ تالیہ کی طرف دیکھنے لگا

رخصتی کے موقع پر سب کی آنکھیں نم تھیں۔ دونوں دلہنوں کو قرآن کے سائے میں رخصت کر دیا گیا۔

ڈالے آج آپ ڈال کر دکھائے تو میں آپ کو مانو۔۔۔ "اسفند کے کمرے سے ہلکی ہلکی آوازیں آرہی تھیں"

"دیکھ لیجئے گا آج میں ڈال کر رہی ہوں گا۔۔۔"

اسفند پر اڑا تھا

"ارے رہنے دیجئے آپ اس میں اناڑی ہیں۔۔۔"

لالہ روح نے اسے چڑایا

اب اب ایسی بھی کوئی بات نہیں ہے میں اس کھیل میں 10 سال چیمپئن رہا ہوں۔ دیکھے گا آج بھی میں ہی جیتوں

"گا۔۔۔"

اس نے کیرم بورڈ اپنے سامنے کیا

میں بھی پانچ سال چیمپئن رہی ہوا اب دیکھیے گا آج تو میں ہی جیتوں گی۔۔۔۔۔"

دونوں اپنی اپنی ضد پر اڑے تھے

"اور اگر میں جیت گئی تو آپ کو مجھے پورے ایک ہزار پودے لا کر دینے ہوں گے۔۔۔۔"

"

ٹھیک ہے پہلے کھڑکیاں دروازے بند کر دوں۔ ایسا نہ ہو کہ سب لوگ کھڑکیوں سے تازکا جھانکی کرنے لگیں۔ اس نے

تمام کھڑکیاں بند کر دیں۔ عبور دونوں میں کھیل شروع ہو چکا تھا اور بہت دلچسپ جا رہا تھا۔ اسفند نے تھوڑی سی غلطی کی اور وہی لالہ رخ کی جیت کا سبب بنی۔۔۔

یس یس میں جیت گئی میں جیت گئی۔۔۔۔۔ وہ خوشی سے جھوم اٹھی "

[illegible]

شکر کریں آپ نے مکھن کو جیت لیا۔ ورنہ لالہ کو تو سب نے ترس کھا کر دیا تھا۔ "

"اور اب مجھے لگ رہا ہے کہ وہ تالیہ سے اپنی کمر کی سیکائی کر رہے ہوں گے۔۔۔۔"

دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھا اور زور زور سے ہنسنے لگے

* * * * *

ہائے مارڈ الا ظالم نے۔ اللہ پوچھے اس دلاویز سے۔ خود تو اپنی شادی خوشی سے منائی نہیں اور مجھے بھی منانے نہیں دی "

وہ بیڈ پر الٹا لیٹا تھا اور تالیہ اس کی کمر کی سیکانی کر رہی تھی

نہیں مجھے یہ بتاؤ تمہیں کس پیر بابا نے کہا تھا کہ تم ایسے چیلنج لو؟۔۔۔"

خود کو بڑا پھنے خان سمجھتے ہو جو ہر ہر چیز میں گھس جاتے ہو اب بھگتو۔۔۔۔۔

اس نے غصے میں گرم پانی کی تھیلی اس کی کمر پر زور سے رکھیں

اوئی بابا مار ڈالا۔ ارے ظالم عورت آرام سے کرو بہت درد ہو رہا ہے۔۔۔" ہر دو منٹ بعد وہ اسے کچھ نہ کچھ سنار ہاتھا

اچھا تو کس نے کہا تھا کہ جا کر آپ سے پنگالو۔۔۔ ابھی وہ اس کو کوس رہی تھی کہ اس کی نظر ایک بڑے سے گفٹ پر پڑی

ارے یہ اتنا بڑا گفٹ کس نے بھیجا ہے؟۔۔۔۔" اس نے آریان کی طرف دیکھا تو آریان نے لاعلمی میں کندھے اچکائے

ارے یہ ایک کارڈ بھی ہے دیکھتی ہوں کس نے بھیجا ہے۔۔۔۔۔" وہ کارڈ کھول کر پڑھنے لگی "

نئے شادی شدہ جوڑے کے لئے دلاویز کی طرف سے ایک پیارا سا تحفہ ہے۔ مجھے امید ہے کہ یہ تحفہ آپ کو بہت پسند

آئے گا۔۔۔۔۔ تالیہ اسے پڑھتے پڑھتے مسکرائی۔۔

"۔۔۔۔۔ زیادہ مسکرانے کی ضرورت نہیں ہے پہلے تحفہ دیکھ لو "

ارے بھابھی کو کیسے پتا کہ تم مسکرا رہی ہو؟۔۔۔۔۔" اس کی بات کا جواب دیئے بغیر وہ آگے بڑھنے لگی "

میں جانتی ہوں اب آریان تم سے سوال کرے گا۔ کہ مجھے کیسے پتہ؟۔۔۔۔۔"

تو میں بتا دیتی ہوں کہ جب کسی کو تحفہ دیا جاتا ہے تو وہ مسکراتا ضرور ہے۔۔۔۔۔

"یہ تحفہ آپ کو ساری زندگی یاد رہے گا اور اس کی وجہ سے میں بھی یاد رہوں گی۔۔۔۔۔"

خیر زیادہ لمبی چوڑی بات نہیں کروں گی آپ لوگ تحفہ کھولے اور اس راز سے پردہ اٹھائیے۔۔۔۔۔۔۔

دعاؤں میں یاد رکھئے گا۔۔۔۔۔"

آپ کی پیاری

"دلاویز"

آریان کمر کا درد بھول کر تاریخ کی مدد کرنے لگا گفٹ کھولنے میں۔۔۔۔

مگر جیسے ہی انہوں نے گھوڑا تو مینڈکوں کا ایک پلندہ اڑے سے باہر نکلا اور پورے کمرے میں پھیل گیا۔

ارے یہ کیا اس میں سے تو مینڈک نکلے ہیں۔ اور وہ بھی اتنے زیادہ اب ہم اس سے باہر کیسے نکالیں گے؟۔۔۔۔ " " پریشانی سے دونوں کے سینے چھوٹ گئے

مجھے یقین نہیں آرہا کہ آپ بھی ایسا بھی کچھ کریں گی میرے ساتھ۔۔۔۔۔ "تالیہ فل ایمو شئل ہو رہی تھی "

او میڈم! بھولومت کہ اب وہ صرف تمہاری آپتی نہیں ہے۔ بلکہ میری بھابھی بھی ہے۔ اس لئے وہ کچھ بھی کر سکتی ہیں " میرے لالہ کی طرح۔۔۔ "مینڈک تو کمرے سے باہر نکلنے نہیں اس لئے دونوں ایک ایک کرسی پر دبک کر بیٹھ گئے اب دونوں کو صبح کا انتظار تھا۔

*****#*****#*****

دل آویز کمرے میں آڑی تر چھی لیٹی تھی جب وہ اندر آیا "اب طبیعت کیسی ہے تمہاری؟۔۔۔۔۔ "

"تمہیں میری طبیعت سے کیا؟۔ تم جاؤ جا کر ناچو۔۔۔۔۔ "

وہ اسے پوری طرح اگنور کر رہی تھی

کیوں اچھا نہیں ناچ رہا تھا؟ یا اس کے ساتھ ناچتا ہوا تمہیں اچھا نہیں لگ رہا تھا؟۔۔۔۔۔ "

وہ اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بولا تو دلاویز منہ دوسری طرف کر لیا

تو بہ کتنا برا لگنا تھا۔ اور وہ لڑکی بھی کیسے مٹک مٹک کر ناچ رہی تھی سب بزرگوں کے سامنے۔۔۔ مجھے تو ایک آنکھ نہیں بھائی۔۔۔

وہ اپنے غصے کو کنٹرول کرنے کی پوری کوشش کر رہی تھی

"گانا تو بہت اچھا تھا اگر لگتا ہے تمہیں ساری میری دوست اچھی نہیں لگی۔ کیوں صحیح کہانا؟۔۔۔۔"

اس نے ایسا کچھ نہیں ہے وہ اچھا لگے۔ پلیز رات بہت ہو گئی ہے اور مجھے نیند آرہی ہے۔۔۔۔"

"شب بخیر صبح ملتے ہیں۔۔۔۔"

وہ دوسری طرف منہ کر کے سو گئی

میں جانتا ہوں کہ تمہیں بالکل بھی اچھا نہیں لگا۔ میرا اس کے ساتھ ناچنا اور بات کرنا۔ مگر تم اس بات کو مانو گی نہیں۔

میں ابھی تک ہمت نہیں ہاروں گا جب تک تم مان لیتی نہیں لیتی کہ تم کی مجھ سے محبت کرتی ہو۔۔۔۔۔

ویسے کی تقریب شروع ہو چکی تھی جہاں اسفند اور لالہ رخ خوش لگ رہے تھے۔

وہی تالیہ اور آریان کا چہرہ اتر ا ہوا تھا

کیوں شادی شدہ جوڑوں کیسا لگا میرا تحفہ؟۔۔۔۔"

ان کے پاس آکر دلاویز شرارت سے بولی تو دونوں اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھنے لگے

ارے تم دونوں مجھے ایسے کیوں دیکھ رہے ہو جیسے میں نے تحفہ نہیں بلکہ ڈھیر سارے مینڈک دے دیئے "

ہوں۔۔۔۔"

ابھی وہ باتیں کر رہے تھے کہ تاشفین بھی ادھر آگیا

مجھے بات بتائیے کیا ڈنڈوں سے پٹائی کر کے آپ کا دل نہیں بھرا جو آپ نے اتنے بڑے میں ڈھیر سارے مینڈک پیک کر کے ہمیں گفٹ میں دے دیئے۔۔۔

"آپ کو پتہ بھی ہے ساری رات کرسی پر بیٹھ کے ہماری کمر میں کتنا درد ہو رہا ہے۔۔۔۔"

ان دونوں کی یہ باتیں سن کر تاشفین اور دلاویز ہنس کر دہرے ہو رہے تھے

ہائے کتنے سیانے میں مینڈک تھے میں نے کہا تھا کہ کمرے سے باہر نہ جانا اور وہ کمرے سے باہر نہیں گئے۔ واو کتنے "۔ فرما بردار تھے۔۔

اب اس سے پہلے کہ وہ دونوں اسے کچا کھاتے تاشفین دلاویز کو وہاں سے لے کر رفو چکر ہو گیا

اب دونوں کے پاس کوئی بات کرنے والا بچا نہیں تھا۔ اس لئے ایک دوسرے سے ہی باتیں کرنے لگے

اگر مجھے پتہ ہوتا کہ ہسٹری ہمیں ملانے وجہ بنے گی تو میں روز سوتے جاگتے تاریخ کھنگال ڈالتا ".....

وہ سیٹیج پر دلہن بنی تالیہ کے کان میں بولا

"..... وہ تو تم ان بھی کر سکتے ہو "

وہ تلخی سے بولی

اے لڑکی اتنا غصہ کیوں ہو رہی ہو۔ وہ سامنے اپنے بھائی اور میری بہن کو دیکھو کتنے پیار سے بیٹھے ہیں اور ایک تم ہو جو کاٹ کھانے کو دوڑ رہی ہو..... آریان کو اس کی بات اچھی نہیں لگی۔۔۔

تو اور کیا کروں؟ بندہ اپنی شادی کے دن کم از کم اپنی بیوی کی تعریف کر لیتا ہے۔ ایک یہ جناب ہیں جو شادی کے دن بھی تاریخ لے کر بیٹھے ہیں۔ ایسا کرو تاریخ کو میرے سر پر مارو تاکہ میں بھول جاؤں کہ آج ہماری شادی ہے۔۔۔
اب تو تم یہی بولو گی اور اس دن کیسے مجھ سے تاریخ سن رہی تھی۔ تب تب مجھے بھی ایسا ہی لگا تھا....."

وہ کہاں پیچھے رہنے والا تھا

. اوہ بس کرو چمکا ڈڑوں کے جوڑے بس کرو لوگ ڈر رہے ہیں..... تاشفین نے تنگ آکر دونوں کو چپ کر دیا۔
تم دونوں کو یوں بچوں کی طرح لڑتے جھگڑتے دیکھ کر اسفند اور لالہ رخ بہت خوش ہو رہے ہیں۔ ان کے لئے اس بات یہ دونوں بہت خوشگوار موڈ میں تھے کیونکہ ان کے ساتھ ایسا کوئی واقعہ رونما نہیں ہوا تھا جو ان یاد رہتا۔۔۔

دلاویز جب اٹھی تو تاشفین کمرے میں موجود نہیں تھا وہ آنکھیں ملتی ہوئی ادھر دیکھنے لگی "

"... یہ تاشفین صبح کہاں چلے گئے اور مجھے بتایا بھی نہیں "

انہیں پتہ بھی ہے کہ مجھ سے چلا نہیں جا رہا۔ پھر بھی مجھے چھوڑ کر چلے گئے۔ جب سے یہ لڑکی آئی ہے تب سے تاشفین نے مجھ پر دھیان دینا چھوڑ دیا ہے..... "وہ اپنی دھن میں بولی جا رہی تھی جب تاشفین واش روم سے باہر نکلا
ارے بیگم صاحبہ کس نے کہا کہ میں نے آپ کو چھوڑ دیا ہے؟ "

یا پر دیا نہیں دیتا۔ قسم لے لیں جو آپ سے دھیان ایک پل بھی پڑتا ہو تو....."

اس کی آواز پر دلاویز نے اس کی طرف چہرہ گھمایا۔ اس کا چہرہ بہت دلکش لگ رہا تھا

اس سے پہلے کہ آپ مجھ پر غصہ نکالیں۔ چلئے میں آپ کا منہ دھلوادوں....." اس نے تولیہ کر سی پر رکھا اور دلاویز کو سہارا دے کر اٹھایا

یہ دن بھی دیکھنے تھے جب میں دوسروں کی محتاج ہو گئی ہوں....." وہ اپنی حالت پر کڑھ رہی تھی "

دوسروں کے محتاج نہیں بلکہ اپنے شوہر نامدار سے مدد لے رہی ہو۔"

تو یہ محتاجی کا ڈرامہ مت کرو اور جلدی سے منہ دھولو باہر سائرہ میرا انتظار کر رہی ہے....." سائرہ کا نام لے کر اس نے جلتی میں گھی کا کام کیا

".... آپ ایسا کیجئے جیسے اپنی دوست کے پاس اور تالیہ کو بھیج دیجئے... میں اپنا کام خود کرو گی..... اللہ حافظ "

اس نے غصے میں یہ تاشفین کا ہاتھ جھٹکا

ارے اتنا غصہ کیوں ہو رہی ہو؟.. میں تو مذاق کر رہا تھا۔ چلو شباہ جلدی سے منہ دھولو۔ سب لوگ ہمارا انتظار کر "

رہے ہیں۔ ویسے بھی اسفند نے لالہ رخ کو لے کر آج واپس جانا ہے تو جلدی کرو

۔ دلاویز نے جلدی سے منہ دھویا۔ تاشفین نے اسے تولیہ پکڑ لیا۔ اس نے جلدی سے اپنا منہ صاف کیا

سب لوگ ہنسی مذاق کر رہے تھے اور ساتھ ناشتہ بھی جاری تھا۔ اتنے میں سائرہ کی آمد ہوئی اور سردار چنگیز کے چہرے کی ہنسی غائب ہو گئی۔

اس کے جینز شرٹ کی وجہ سے سردار چنگیز کو بہت عجیب لگتی تھی۔ ان کے مطابق اچھے گھر کی لڑکیاں دوپٹے کے ساتھ ہی اچھی لگتی ہیں۔

گڈ مارننگ ایویری ون..... "وہ آکر آریان کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھ گئی"

بیٹا آپ کے پاس دوپٹے والے کوئی ڈریس نہیں ہیں؟.... "سردار چنگیز پوچھے بغیر نہ رہ سکے"

!اوگاڈ"

پلیز اب آپ مت شروع ہو جائیے گا... یہ تو فیشن ہے اینڈ آئی لو فیشن..... "اس نے نحت سے سردار چنگیز کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

سائرہ ڈونٹ اوورری ایکٹ اوکے۔ وہ جو جسٹ بات کر رہے ہیں تو تمیز سے جواب دو..."

آریان کو اس کا لہجہ بالکل پسند نہیں آیا۔ دوسرے لوگ بھی اب اسے عجیب نظروں سے دیکھ رہے تھے

"

ایری.. آئی مین آریان ایم سوری۔ یونو مجھے ٹون میں بات کرنے کی عادت ہے۔ بٹ آئندہ میں خیال رکھوں گی

آئی ایم سوری انکل مجھ سے غلطی ہو گئی ایم ایکسٹریملی سوری...."

سائرہ نے کھیل بگڑتا ہوا دیکھا تو جلدی سے سردار چنگیز سے معافی مانگنے لگی

اس اوکے بیٹا ہم بھول گئے تھے کہ ہر پیلا خربوزہ میٹھا ہو یہ ضروری نہیں "

"..... مطلب؟"

کچھ نہیں بیٹا۔ کچھ باتوں کے مطلب نہ ہی جانیں تو اچھا ہوتا ہے... آپ ناشتا شروع کیجئے..."

اس کی بات کا جواب دیئے بغیر وہ دوبارہ ناشتہ کرنے لگے

ارے کتنے چالاک لوگ ہیں آپ... میری بیوی کو تھوڑی سی چوٹ کیا لگی..... آپ لوگوں نے ہمارا انتظار کیے بغیر

ہی ناشتہ شروع کر دیا.... "دلاویز کو سہارا دیکھ کر وہ سیڑھیوں سے نیچے لارہا تھا۔ اس نے ایک کرسی کھینچی اور اس پر دل

اولیس کو بٹھایا اور ساتھ والی کرسی پر خود بیٹھ گیا

ارے بیٹا ہم لوگ تو آپ کا ہی انتظار کر رہے تھے.. "

"..کہ کب آپ آئیں گے اور ہم ناشتہ شروع کریں گے

"

.... بھلا ان لوگوں کو ہماری کیا فکر۔ یہ تو اب بھی کمرے میں بیٹھ کر یہ سوچ رہے ہونگے کہ کونسی شرارت کریں

آریان کا غصہ ابھی تک اتر نہیں تھا

شرارت کونسی شرارت؟.... "

سردار چنگیز دونوں کی طرف دیکھنے لگے تو دونوں نے نگاہیں جھکا لیں

".... میں بتاتا ہوں کونسی شرارت "

بڑے نانو کوئی شرارت نہیں ہے۔ اس نے ہم سے تحفہ مانگا تھا اور ہم نے نہیں دیا۔

اس لیے اب یہ ہم سے لڑائی کے بہانے ڈھونڈ رہا ہے۔ کیوں تاشیفن صحیح کہہ رہی ہونا

اس نے تاشیفن کی طرف دیکھا

ارے ہاں بڑے نانو یہ بالکل صحیح کہہ رہی ہے۔ آریان نے ہم سے بہت بڑا تحفہ مانگا تھا اور ہم نے انکار کر دیا۔ اس وجہ "

سے دونوں میاں بیوی آگ بن کر ہم پر برس رہے ہیں

۔ اس نے دل آویز کی سائیڈلی اور کھلے عام اتنے بڑے جھوٹ پر آریان تو جو الا مکھی بن گیا

کوئی بات نہیں لالہ آج آپ نے اپنی بیوی کے سائیڈلی ہے۔ نہ دیکھیے گا ایک دن وقت آئے گا "

۔ میں بھی آپ کی بیوی کی سائیڈلوں گا آپ کی نہیں..... اس نے دھیمی میں آواز میں تاشیفن کو دھمکی دی

"..... او او پالک پنیر میرا فیورٹ۔ تاشی تم میری پسند ابھی تک بھولے نہیں ہو؟ "

او او ایکچولی مجھے پالک پنیر بہت پسند ہے۔ اور تاشی ہمیشہ میرے لئے پالک پنیر ہی منگواتا تھا۔

کیوں تاشی میں ٹھیک کہہ رہی ہوں نا؟.... " اس نے تاشیفن کی تصحیح چاہیے

ہاں یہ ٹھیک کہہ رہی ہے پر سائرہ یہ پالک پنیر میری بیوی کو بہت پسند ہے۔ اور اسی لیے میں نے بنوایا ہے.... " تاشیفن

سب کے سامنے کوئی ڈرامہ نہیں کرنا چاہتا تھا اس لیے صاف گوئی کی

اچھا مطلب میری پسند اب تم نے اپنی بیوی کو دے دی ہے۔ تم بھی ناں ابھی تک نہیں بدلے۔ پہلے بھی تم میری "

چیزیں دوسری لڑکیوں کو دے دیتے تھے اور اب بھی.... " سائرہ کی بات اس دل آویز کو تپا گئی

رحیم جلدی سے بھاگ کر آیا ".... رحیم رحیم"

یہ پالک پنیر لے جاؤ اور جا کر باہر پھینک دو۔ اور میرے لیے مولیٰ کے پراٹھے بنا کر لاؤ....."

اس نے پالک پنیر والا ڈونگار رحیم کے حوالے کیا

پر بیٹا آپ کو تو مولیٰ بالکل پسند نہیں..... "زارون خان سمیت سب لوگ نا سمجھی میں اسے دیکھ رہے تھے"

ایسی کوئی بات نہیں ہے مجھے اس پالک میں کچھ گڑبڑ لگی۔ اس لئے پھینکوا دی۔ اور اب میں مولیٰ شوق سے کھاتی ہوں"

اس لئے کرپراٹھا بنوا رہی ہوں۔ آپ لوگ ناشتہ شروع کیجئے....."

دلاویز نے سوچ لیا تھا کہ اب وہ اینٹ کا جواب پتھر سے دے گی

ناشتے کے بعد سب لوگ جانے کے لیے تیار کھڑے تھے

آپ لوگ اتنا جلدی کیوں جا رہے ہیں کچھ دیر اور ٹھہر جاتے..... "سبرینہ اب ان سب سے گھل مل گئی تھی۔"

اس لئے ان کے جانے سے اداس ہو رہی تھے

اس میں اداس ہونے کی بات نہیں ہے سبرینہ بہن۔"

جب بھی آپ کو ہماری یاد آئے آپ اُدھر آجائے گا۔ یا ہمیں کال کر لیجئے گا اور ہم یہاں آجائیں گے

فائرہ نے اس کی مشکل ہی آسان کر دی ..."

اچھا بھائی صاحب ہم چلتے ہیں ہماری بیٹیوں کا خیال رکھیے گا...."

یا سر درانی، بہرام خان کے گلے ملتے ہوئے بولا

آپ بول رہے ہیں بھائی صاحب۔ اب وہ ہماری بیٹیاں ہیں۔"

".... آپ اپنی بیٹی کو ساتھ لے کر جا رہے ہیں

"..... تالیہ بیٹا اپنی آپ کی کا خیال رکھنا۔ اگر کوئی بھی مسئلہ ہو تو ہمیں کال کر دینا "

امی جان آپ فکر مت کریں۔ میں سب سنبھال لوں گی....." "تاریاں نے نے مطمئن کرنے کیلئے کہا "

".... اور اب تو آپ کو بالکل بھی فکر کرنے کی ضرورت ہی نہیں۔ کیونکہ دی گریٹ آریان آپ کی بیٹی کے ساتھ ہے "

مجھے پتہ ہے تم کتنے ساتھ ہو۔ "

کل والی رات کی بات بھول گئی۔ جب دبک کر الگ کرسی پر بیٹھے تھے.... "تالیہ نے دھیمی آواز میں اسے شرمندہ کیا

ہاں تو تم کون سا میرے قدموں میں بیٹھی تھی۔ تم بھی تو دوسری کرسی پر دبک کر بیٹھی تھی۔ بڑی آئی مجھے سنانے "

والی..... "وہ کونسا شرمندہ ہونے والا تھا آخر اس کا نام بھی آریان تھا

ارے بس بہت ہو گئی لڑائی۔ ابھی ایک دن ہی شادی کو ہوا ہے۔ اور تم لوگوں نے ابھی سے تیر و نشتر پر باہر نکال لئے۔

آریان اگر تمہیں تالیہ اچھی نہیں لگ رہی۔ تو میں اسے اپنے ساتھ ہی لاہور لے لی جاتی ہوں....."

فائزہ بیگم شرارت سے بولیں

ارے نہ کریں آنٹی۔ آپ کیا چاہتی ہیں کہ یہ میرے بال اور داڑھی ہو اور آپ کی بیٹی کی یاد میں دیو داس بنا "

۔ رہوں..... "فائزہ بیگم بامشکل اپنی ہنسی دبانے میں کامیاب ہوئیں

تم ادھر آؤ میرے ساتھ کھڑی رہو۔ اور جب بھی اپنے مائیکے جانا مجھے ساتھ لے کر جانا۔ مجھے اب تمہارے گھر والوں پر یقین نہیں رہا۔ یہ لوگ تو بھری جوانی میں تمہیں بیوہ کرنا چاہتے ہیں۔

"تم فکر مت کرو میں ان لوگوں کی مراد کبھی پوری نہیں ہونے دوں گا اس کی اوٹ پٹانگ باتوں سے سب ہنسی سے لوٹ پوٹ ہو رہے تھے۔

تبھی سبرینہ نے جو تاس کر اس کی کمر پر دے مارا

اووئی میری ماں مار ڈالا۔ اللہ آج کی مائیں کتنی ظالم ہیں....." وہ درد کے مارے چلا اٹھا "

ادھر آ (بے غی رت) میں بناتی ہوں تمہیں دیو داس اور تمہاری بیوی کو بیوہ۔ تو ٹھہرا۔..... "

وہ جو تادے کر اس کے پیچھے بھاگیں اور آریان اپنی جان بچانے کے لئے کمرے کی طرف پھلانگ گیا

سب لوگ ہنسی خوشی ایک دوسرے کے گلے ملیں اور گاڑیوں میں جا کر بیٹھ گئے

.باباجان آپ ہمارے ساتھ نہیں آئیں گے؟....." زارون خان سردار چنگیز کے پاس آیا "

نہیں... "

جب تک یہ لڑکی یہاں ہے۔ ہم بھی اپنی حویلی میں رہیں گے

ہمیں اس کے ارادے ٹھیک نہیں لگ رہے۔ اس لئے ہم یہاں رہ کر اس پر نظر رکھیں گے۔ آپ لوگ اطمینان سے گھر

جائیں....." سردار چنگیز نے بلوچستان واپس جانے سے صاف انکار کر دیا

ٹھیک ہے باباجان..... جیسی آپ کی مرضی..... "

سب مل کر زارون خان بھی گاڑی میں بیٹھ گئے اور وہاں سے روانہ ہو ".... اپنا خیال رکھیے گا ہم چلتے ہیں..... فی امان اللہ گئے

"....! آریان"

وہ کسی فائل پر کام کر رہا تھا..... ہممممم

".... ایک بات پوچھوں؟"

ارے تم کب سے اجازت لینے لگی؟.... "فائل بند کر کے اس کی طرف دیکھنے لگا"

".... مذاق کے موڈ میں نہیں ہوں"

".... اچھا بابا آپ پوچھو کیا پوچھنا ہے"

اس کا بورڈ بدلتا دیکھ کر تو سیریس ہوا

".... مجھے بتاؤ کیا لڑکا لڑکی دوست بن سکتے ہیں؟"

وہ کچھ زیادہ ہی سنجیدہ لگ رہی تھی

".... تو ایسے سوال کیوں کر رہی ہو؟"

میں نے کہانا میں مذاق کے موڈ میں نہیں ہوں۔ پلیز بتاؤ نا..... "آریان کو وہ کچھ بدلی بدلی لگ کر رہی تھی"

اچھا بابا بتاتا ہوں ایک منٹ روکو..... "اس نے فائل اٹھا کر دراز میں رکھ دے اور اس کے طرف مڑا"

".... اب سنو"

عورت پردے اور چھپی ہوئی سے مشابہت دی گئی تھی۔"

اس کے احترام کے لئے قرآن مجید میں متعدد بار بیان کیا گیا ہے.....

"عورت کے نام سے قرآن مجید میں پوری سورت نازل ہوئی۔" النساء

اس نے رک کر گہرا سانس لیا۔ تالیہ اس کی بات غور سے سن رہی تھی

"

"..... جب بات لڑکی اور لڑکے کی دوستی کی ہو تو ایک لڑکی کسی نامحرم لڑکے کی دوست نہیں بن سکتی"

"..... اچھا تو پھر تم نے سائرہ سے دوستی کیوں کی وہ بھی تو غیر محرم ہے؟"

ارے وہ میری دوست نہیں ہے۔ میرے ساتھ پڑھتی تھی تو سلام دعا ہو جاتی تھی....."

آریان اپنے رشتے میں کوئی غلط فہمی نہیں آنے دینا چاہتا تھا

ایک لڑکی اگر دوست بن سکتی ہے تو وہ اپنے شوہر کی دوست بن سکتی ہے....."

اگر اس سے ہٹ کر دوستی کی جائے۔ تو یہ کبھی نہ کبھی فحاشی کا سبب بن ہی جائے گی۔ کہا جاتا ہے کہ ایک عورت اور مرد

اگر ساتھ ہوں چاہے وہ عام دوست ہی کیوں نہ ہوں تو تیسرا ان کے ساتھ شیطان ہوتا ہے

میں یہ نہیں کہتا کہ دوستی نہیں کرنی چاہیے۔ پر جو اصول بنائے گئے ہیں انھیں پار نہیں کیا جائے۔"

دوسری بات یہ کہ ایک دوغلے دوست سے ایک مخلص دشمن اچھا ہوتا ہے۔ وہ ہر چیز، ہر بات آپ کے سامنے کرتا ہے

".....اچھا دشمن مخلص ہوتے ہیں؟"

تالیہ ایسے دیکھ رہی تھی جیسے اس نے کچھ غلط کہہ دیا ہو

ہاں کیونکہ انہیں صرف اپنی دشمنی سے مطلب ہوتا ہے جو وہ کھلے عام کرتے ہیں..."

آریان کی باتیں کچھ کچھ اس کی سمجھ میں آرہی تھیں

بعض اوقات حالات ایسے ہو جاتے ہیں کہ آپ کے سب سے اچھے دوست آپ کے راز لوگوں کو کھول کھول کر بتا رہے ہوتے ہیں

دوستی کو حدود میں رہ کر ہی کیا جائے۔ لڑکی اور لڑکے کو ایک قدم آگے بڑھانے سے پہلے چار قدم پیچھے ضرور دیکھنا چاہیے۔ کیونکہ راستے ماضی کی خبر دیتے ہیں

".... اچھا تو پھر اپنے بھائی کو سمجھاؤں کہ اس کی پرانی دوستی اس کے نئے رشتے کو خراب کر دے گی "

ساری بات اور دلیل سننے کے بعد اس نے اپنی بات اس کے سامنے رکھی
میں بھی یہی کہنے والا تھا۔ کہ مجھے سائرہ کی نیت ٹھیک نہیں لگ رہی ہمیں دل آویز کو بتا دینا چاہیے کہ وہ اپنے قدم سنبھال کر رکھے۔ اور ہم قدم قدم پر اس کی مدد کریں گے

*****+

اسفند اور لالہ رخ گارڈن میں نئے پودے لگا رہے تھے

".... ایک بات بتاؤں اسفند "

".....جی آپ کو پوچھنے کی کیا ضرورت ہے بتائیے"

کیاریوں سے مٹی نکالتے ہوئے وہ اس کی بات کا جواب بھی دے رہا تھا

".... میں نے سنا ہے کہ اگر مہندی والے ہاتھوں سے پودے لگائے جائیں تو پودوں سے مہندی کی خوشبو آتی ہے"

وہ تھوڑا جھجک کر بات کر رہی تھی کیونکہ ابھی وہ اس کے بارے میں اتنا نہیں جانتی تھی

ارے واہ...."

".... مطلب ان پودوں سے ہمارے بیوی کے ہاتھوں پر لگی مہندی کی خوشبو آئے گی۔ یہ تو کمال بات ہے

".... ایک اور بات کہوں؟"

".... جی کہیے"

مجھے شروع سے ہی بہت شوق تھا کہ میری شادی جس سے ہو۔"

وہ کسی اور سے محبت کرتا ہو۔ اور دیکھ لیجئے میری یہ خواہش پوری ہو گئی۔۔۔" اس کے چہرے پر ایک بھی شک نہیں تھی

"..... وہ لالہ روخ"

اسفند تھوڑا ہڑبڑھایا

ارے نہیں آپ غلط سمجھ رہے ہیں۔ میں تو دل سے خوش ہوں۔"

"..... اور آپ کو صفائی دینے کی کوئی ضرورت نہیں ہے

اسے شرمندہ سادیکھ کر لالہ روخ نے اس کی شرمندگی کو دور کیا

میں یہ کہنا چاہتا تھا کہ دل آویز کی جگہ جو میرے دل میں ہے وہ کوئی نہیں لے سکتا۔
مگر جو آپ کی جگہ ہے وہ بھی کوئی نہیں لے سکتا۔

آپ فکر مت کیجئے ہمارے رشتے میں کوئی دراڑ یا کوئی غلط فہمی میں نہیں آئے گی۔
مجھے فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ایک طرف دلاویز جیسی بھابھی اور دوسری طرف آپ جیسا شوہر۔
".. تو پھر فکر کیسی۔ دلاویز بھابھی سچ میں بہت اچھی ہیں۔ چلیے باقی پودے لگاتے ہیں
وہ دونوں پودے لگانے میں مصروف ہو گئے

دلاویز اب چلنے لگی تھی اس لئے سب نے گھومنے کا پروگرام بنایا۔
آریان اور تالیہ دونوں بہت مزے کر رہے تھے جبکہ سائرہ، تاشفین اور دلاویز کے درمیان ہڈی بنی ہوئی تھی۔
اس نے زبردستی اپنی پسند کی چیزیں دشمن کو کھلائیں اور شاپنگ بھی اپنی مرضی کی کی۔
تاشفین، دلاویز کی ضد میں سائرہ کی ہر بات مان رہا تھا اس بات سے بے خبر کے اس کی یہ حرکت سائرہ کو اور بڑھاوا دے
رہی تھی۔

وہ ابھی تک یہی سمجھ رہا تھا کہ سارا دن اس سے ملنے کے لیے آئی ہے۔
مگر حقیقت میں وہ اسے پانے کے لیے آئی تھی۔

سب گھومنے پھرنے اور شاپنگ کر کر کے تھک گئے تھے اس لئے گھر آکر اپنے اپنے کمروں کی طرف بڑھ گئے

".... تاشفین تمہاری یہ دوست واپس کب جائے گی؟"

دلاویز نے دو ٹوک بات کرنا مناسب سمجھا۔۔

وہ ابھی نہیں جائے گی اور تمہیں کیا کہہ رہی وہ۔"

"تم سے تو اتنے اچھے طریقے سے بات کرتی ہے

تھکاوٹ کی وجہ سے وہ بحث نہیں کرنا چاہتا تھا

میں تمہیں بتا رہی ہوں وہ مجھے پسند نہیں۔"

"اگر وہ یہاں رہی تو میں اسے زندہ نہیں رہنے دیں گی

پلیز ابھی سو جاؤ کل بات کریں گے....."

"اسے بہت نیند آرہی تھی

. تاشفین اور دلاویز ابھی سونے ہی لگے تھے جب ان کے دروازے پر دستک ہوئی. تاشفین نے اٹھ کر دروازہ کھولا

سائرہ..... تم اس وقت یہاں؟... سب خیریت ہے نا؟... "

. اسے رات کے اس وقت اپنے کمرے کے سامنے دیکھ کر تاشفین پوچھے بغیر نہیں رہ سکتا

"..... مجھے اپنے کمرے میں ڈر لگ رہا ہے... کیا میں آج کی رات تمہارے کمرے میں سو سکتی ہوں.. وہ تاشی "

. وہ ڈرنے کی بہت اچھی اداکاری کر رہی تھی

".....وائے ناٹ..... تم میرے کمرے میں سو جاؤ۔ میں تمہارے کمرے میں چلا جاتا ہوں "

کمبل اور تکیہ اٹھا کر وہ کمرے سے نکل گیا اور سائرہ ٹہلتی ہوئی اس کی جگہ پر آ کر بیٹھ گئی

".. دیکھا تم نے تمہارا شوہر میری باتیں کس طرح مانتا ہے "

..... دلاویز نے اس کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا۔ اور آنکھوں پر بازو رکھ کر آرام سے لیٹی رہی

تم شاید جانتی نہیں۔ تاشی شروع سے ہی ایسا ہے۔ پہلے بھی جب میں ڈرتی تھی تو وہ مجھ سے اپنا کمرہ شیئر کر لیتا تھا "

"..... تم سمجھ رہی ہوں نہ میں کیا کہنا چاہ رہی ہوں

وہ دل آویز کو تاشفین سے بدظن کرنے کی پوری کوشش کر رہی تھی

"..... اچھا تو وہ تم سے اپنا کمرہ شیئر کر لیتے تھے؟ "

دلاویز اٹھ کر اب بیٹھ کر چکی تھی

ہاں مجھ سے وہ اپنا کمرہ شیئر کر لیتا تھا..... "سائرہ کو لگا اب اس کا کام بہت آسان ہو گیا ہے "

پھر مجھے ایک بات کی سمجھ نہیں آئی۔ کہ تم کتنی بے شرم لڑکی ہو جو ایک غیر محرم کے ساتھ اس کے کمرے میں جا کر "

رہ لیتی تھی۔ کیا کبھی وہ تمہارے کمرے میں آئے؟

اس کا سوال سائرہ کی زبان بند کر گیا

نہیں نہ تو مجھے میری شوہر سے بدظن کرنے کی کوشش مت کرو۔ ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا۔ "

سمجھی تم

اسے وارن کر کے وہ دوبارہ لیٹ چکی تھی

نہیں آیا تو کیا ہوا اگر اب آجائے تو؟..... "اس کے بعد پر دلاویز کے کان کھڑے ہوئے "

تم دیکھتی جاؤ اب میں کیا کرتی ہوں۔ آج اسے اس کمرے سے نکالا ہے۔ کل دیکھنا تم اس کے دل سے نکل جاؤ گی اور اس کے دل میں صرف ایک ہی لڑکی ہو گی۔ وہ ہو گی سائرہ..... "اس سے پہلے کے وہ کچھ کہتی دلاویز نہیں گلداں اٹھا کر اس کے سر پر دے مارا۔ اس کے سر سے خون بہنے لگا

تم میرے شوہر کے دل سے مجھے نکالو گی۔ وہ تو تب نکالوں گی جب تم زندہ رہو گی۔ میں آج تمہارا قصہ ہی تمام کر دوں "

پر آج اس کے کام آ ہی گیا۔ گی..... "دلاویز نے اپنا خفیہ ڈنڈا اٹھایا۔ جو اس نے کسی کام کے لئے رکھا تھا

اچھا تو تم میرے شوہر کے ساتھ کچھ کرو گی.... اسے مجبور کرو گی شادی کے لئے... میں تمہاری جان لے لوں "

گی..... "اسے مار مار کر ادھ موا کر چکی تھی

"..... تاشی بچاؤ "

سائرہ زور زور سے تاشفین کو بلانے لگی۔ جب وہ کمرے میں آیا تو سامنے کا منظر دیکھ کر حیران رہ گیا۔

سائرہ زمین پر خون میں لت پت پڑی تھی اور دلاویز اسے ڈنڈے سے مار رہی تھی

دلاویز چھوڑو سے وہ مر جائے گی..... تاشفین نے جیسے ہی اسے چھڑانے کی کوشش کی۔ "

ایک ڈنڈا اس کے سر پر لگا

اپنے درد کی پرواہ کیے بغیر وہ سائرہ کو چھڑانے لگا

میں آج اسے نہیں چھوڑوں گی۔ میں نے کہا تھا نا کہ اسی واپس بھیج دو پر تم نے میری بات نہیں مانی۔"

"..... اب یہ واپس نہیں جائے گی بلکہ سیدھا قبرستان میں جائے گی

وہ اسے مارتی جا رہی تھی

۔ دلاویز..... "تاشفین نے ایک اسے پکڑ کر ایک تھپڑ اس کی گال پہ جڑ دیا "

تم پاگل ہو پاگل... میں نے کہا نا اب تم اسے نہیں مارو گی سمجھیں تم..... "

اس نے دل آویز کو دھکا دیا اور وہ دور جا گری

سائرہ سائرہ تم ٹھیک تو ہونا..... وہ سائرہ کو اٹھانے لگا۔ اس نے سائرہ کو سہارا دے کر کرسی پر بٹھایا اور دلاویز کی طرف " مڑا

تم اپنی اوقات بھول چکی ہو تو میں تمہیں بتا دوں۔ کہ تم ایک ونی ہو ونی۔ "

اور ایک ونی کی کوئی عزت نہیں ہوتی۔ وہ تو میں تھا جس نے تمہیں اتنی عزت دی۔ پر تم اس کے قابل "نہیں ہوں سمجھیں تم۔۔۔۔

وہ اسے خونخوار نظروں سے دیکھ رہا تھا۔ جب کہ سائرہ کے چہرے پر جیت کی مسکراہٹ تھی

وہ اسے بہت کچھ کہہ رہا تھا پر اس کے زہن میں ایک ہی بات چل رہی تھی۔

... "تم ایک ونی ہو اور ایک ونی کی کوئی عزت نہیں ہوتی

ٹھیک کہا میں ایک ونی ہوں اور ونی کی کوئی عزت نہیں ہوتی "

دل آویزا اپنا سرخ گال لیے بے جان قدموں سے کمرے سے باہر نکل گئی

تم ٹھیک ہونا؟.... "وہ سائرہ کو پانی پلانے لگا"

یہ دل بھی نہ غصے میں پتہ نہیں کیا کر جاتی ہے..... "وہ خفگی سے بڑبڑا رہا تھا"

"تاشی مجھے لگتا ہے کہ مجھے یہاں سے چلے جانا چاہیے. خاص کر کے آج کے واقعے کے بعد تو بالکل یہاں نہیں رہنا

چاہئے.....! "سائرہ پوری مکاری سے اس کی حال ڈال رہی تھی

ارے نہیں سائرہ ایسا کچھ نہیں ہے. وہ دراصل بات یہ ہے کہ دل آج کل کچھ پریشان رہتی ہے. اسی وجہ سے اس نے ایسا کیا

اچھا تم آرام کرو میں چلتا ہوں. کل ملتے ہیں شب بخیر

اسے آرام کا بول کر تاشین کمرے سے نکل گیا

ھاھاھا بے چاری دل آویزا. اسے تو پتہ ہی نہیں ہے کہ میں نے اس کے ساتھ کیا کیا ہے. اب دیکھنا تم میں تمہارے ساتھ

کرتی کیا ہوں

اب شطرنج بھی میری ہے اور مہرے بھی میرے ہیں.....

مجھے یقین ہے کہ آج کا یہ تھپڑ تمہیں ساری زندگی یاد رہے گا..... "اس کی لومڑی جیسے چال کامیاب ہو چکی تھی

تم ایک ونی ہو اور ونی کی کوئی عزت نہیں ہوتی.... "خود کو گزرتی حویلی کے پچھلے حصے کی طرف جارہی تھی اس کے " کانوں میں ابھی بھی تاشفین کے الفاظ گونج رہے تھے

"... کیوں آخر کیوں؟... اس نے میری بات سنے بغیر ہی اپنا فیصلہ کیوں سنا دیا؟ "

میری کیا غلطی تھی. میں نے تو ہر قدم پر اس کا ساتھ دیا اور جب اس کی باری آئی تو اس نے میری ایک بات بھی نہیں " سنی.... "وہ سامنے بڑے بیچ پر جا کر بیٹھ گئی اس کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے

. سچ ہی تو کہہ رہا تھا وہ میں ایک ونی ہوں اور ونی کی کوئی عزت نہیں ہوتی "

. تاشفین کمرے میں ادھر ادھر ٹہل رہا تھا کھڑکی سے بارش اپنی آنے کی نوید سن رہی تھی میں نے غصے میں دلاویز کو کچھ زیادہ ہی کہہ دیا "

ایک تو مجھے یاد بھی نہیں رہتا کہ میں غصے میں کیا کہتا ہوں. اب پتا نہیں میں نے دل آویز کو کیا کہا ہو گا..... " باہر بارش زور پکڑ چکی تھی اور قطرے کمرے کے اندر آرہے تھے

".... کیا میں اسے منانے جاؤں؟ "

وہ خود سے سوال کرنے لگا

نہیں میں اسے منانے نہیں جاؤں گا. جب میں نے اسے منع کیا تھا کہ سائرہ ہماری مہمان ہے. تو اسے سارا کے ساتھ " بد تمیزی نہیں کرنی چاہیے تھی. نہیں میں اسے منانے نہیں جاؤں گا کیونکہ اس سے میں وہ کچھ بھی کر سکتی ہے۔۔۔

ایسا کرتا ہوں رات تک انتظار کرتا ہوں صبح ہی بات کروں گاتب تک اس کا موڈ بھی چیز کو ہو جائے گا تو ایزی چیئر پر " بیٹھ گیا اپنی آنکھیں موند لیں

سردار چنگیز چائے پینے میں مصروف تھے جب اسفند کی آمد ہوئی

".... ارے اسفند بیٹا آپ یہاں؟"

اسے دیکھ کر وہ اپنی جگہ سے کھڑے ہوئے

".... جی بڑے نانو وہ میں دلاویز کے لیے کچھ کتابیں لایا تھا"

"ہمیں بہت خوشی ہوتی ہیں جب آپ دلاویز کا اس طریقے سے خیال رکھتے ہیں...." سردار چنگیز نے دل سے اس کی تعریف کی

"رکھوں بھی کیوں نا۔ آخر میں اس کے ماموں کا بیٹا ہوں اور ایک رشتہ نہیں جڑ سکا تو کیا ہوا۔ ابھی ایک بہت گہرا رشتہ ہے ہمارا۔ وہ آج بھی میری پھوپھو کی بیٹی ہے اور میں آج بھی اس کے ماموں کا بیٹا ہوں۔ اس ناتے ہمارا رشتہ بہت گہرا ہے

اس نے ہاتھ میں پکڑا بڑا سا شاپر سائیڈ ٹیبل پر رکھ دیا

حویلی کی ہر چیز بڑے ذوق سے سجائی ہوئی تھی۔ وہ لوگ چاہے یہاں نہیں رہتے تھے مگر پھر بھی حویلی اسی طرح صاف رہتی تھی جیسے آج سے 23 سال پہلے تھی

".... اچھا کیا بیٹا کہ آپ آگئے۔ ویسے بھی اکیلے چائے پینے کا مزہ نہیں آرہا تھا "

انہوں نے کپ میں چائے ڈال کر اسفند کی طرف بڑھایا جسے اس نے تھام لیا

".... اور سنائیں بیٹا گھر میں سب کیسے ہیں؟ "

چائے کا سیپ لیتے وہ چھوٹی چھوٹی باتیں کر رہے تھے

"جی بڑے نانوسب ٹھیک ہے۔ بس میں یہ کتابیں دلاؤیز کو دیکھ کر واپس جا رہا ہوں "

چائے پی کر اسفند نے کپ سائیڈ پر رکھ دیا

تو ٹھیک ہے۔ ہم دلاؤیز بیٹا کو کال کرتے ہیں۔ ویسے بھی ہمارا دل کر رہا ہے ان سے بات کرنے کو.... "

انہوں نے جیب سے موبائل نکال کر دل آویز کو کال کی۔ تھوڑی ہی دیر میں دلاؤیز لی پک کال کر لی

".... دلاؤیز بیٹا کیسے ہیں آپ؟ "

وہ بہت خوشگوار موڈ میں لگ رہے تھے

بڑے نانو.... "ان کی بات کا جواب دیئے بغیر ہی وہ رونے لگی "

".... کیا ہوا دل بیٹا آپ رو کیوں رہے ہو؟ "

سردار چنگیز کو کچھ غلط ہونے کا احساس ہوا

بڑے نانو اس نے مجھے مارا.... "وہ روتے ہوئے بولی "

کس نے مارا ہمارے بیٹی کو؟.... "اپنی جگہ سے اٹھ کھڑے ہوئے "

بڑے نانوتاشفین نے مجھے تھپڑ مارا۔ وہ کہتا ہے میں ونی ہو گا اور ونی کی کوئی عزت نہیں ہوتی.....

بڑی نانو وہ کہتا ہے کہ اس نے مجھ پر رحم کھا کر مجھے عزت دی۔

"....ورنہ میں اس قابل نہیں ہوں اور میں اپنی اوقات بھول چکی ہوں

اس کے رونے کی رفتار بڑھ چکی تھی

".... اس کی اتنی ہمت کے ہماری بیٹی کو تھپڑ مارے۔ آپ اس وقت کہاں ہو؟ "

اس سے پہلے کہ وہ ان کی بات کا جواب دیتی فون کٹ گیا

"..... ہیلو ہیلو دلاویز بیٹا آپ کو آواز آرہی ہے "

جب کوئی جواب نہیں ملا تو وہ غصے سے ٹھہلنے لگے

..... کیا ہو ا بڑے نانو آپ کچھ پریشان لگ رہے ہیں؟ "

اسفند پوچھے بغیر نہ رہ سکا

تاشفین نے دلاویز کو مارا اور اس کی بے عزتی کی ہے۔ تم چلو ہم ابھی دلاویز لے کر آئیں گے۔ ہماری بیٹی لوگوں کی مار اور "

طعنے سننے کے لئے نہیں ہے۔۔

انہوں نے غصے میں اپنا موبائل دیوار پر دے مارا اور نازک سامو بائل ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا

اس تاشفین کی اتنی جرات کے وہ دلاویز پر ہاتھ اٹھائے۔ آپ چلے ہم ابھی دلاویز کو لے کر آئیں گے..... اسفند کا خون

کھول رہا تھا

وہ دونوں ابھی باہر جا رہے تھے کہ زور کی بارش شروع ہو گئی۔ جس سے ان کے قدم رک گئے اور وہ بارش رکنے کا انتظار کرنے لگے۔

*****//*****

ابھی وہ سردار چنگیز سے بات کر رہی تھی کہ اس کا موبائل بند ہو گیا
یہ فون.... اسے ابھی بند نہیں ہونا چاہیے تھا..... "وہ بے بسی سے اپنے موبائل کو دیکھنے لگی "
"..... میں اندر نہیں جاؤں گی۔ میں یہیں بیٹھ کر نانو کا انتظار کروں گی "

.. وہ یہی سوچ میں گم تھی جب زور کی بارش شروع ہوئی
تم اپنی ماں کی طرح جلد باز ہو۔ تمہاری ماں بھی سوچے سمجھے بغیر سب کچھ کر جاتی تھی۔ "
"..... اور تم بھی ویسے ہی ہو تم کسی کی بیوی بننے کے لائق نہیں ہو
تاشفین کے الفاظ کسی تلوار کی طرح اسے لگ رہے تھے

"تمہیں کوئی حق نہیں تھا۔ میری ماں کے بارے میں کچھ بھی کہنے کا۔ آج میری ماں پر سوال اٹھا کر تم نے ہمارے رشتے
..... پر سوال اٹھایا ہے

اس کے آنسو بارش کے قطروں میں گھل گئے۔ بارش زور پکڑ چکی تھی۔

دلاویز وہاں سے نہیں ہوتی۔ وہ ٹھنڈک سے کام کر رہی تھی اچانک وہ بچہ پر گر گئی

ساری رات کو بے چینی میں ٹھلتا رہا پر اس کی ہمت نہیں ہوئی کہ وہ دلاویز کا سامنا کر سکے

صبح ہوتے ہی وہ کمرے سے نکلا اور دل اویس کو تلاش کرنے لگا "

"... آریان، تولیہ تم لوگوں نے دل اویس کو دیکھا ہے؟ "

وہ دونوں ناشتہ کر رہے تھے جب تاشفین ان کے پاس گیا

".... نہیں ہم نے تو انہیں صبح سے ہی نہیں دیکھا کیا کوئی بات ہوئی ہے؟ "

"..... ہاں رات کو دلاویز اور سائرہ کے بیچ لڑائی ہو گئی اور میں نے دل آویز پر ہاتھ اٹھا دیا "

شرمندگی اس کے چہرے کے ساتھ اس کے ساتھ لہجے میں بھی نظر آرہی تھی

"..... لال کیا کیا آپ نے؟... میں نے تو آپ کو پہلے ہی کہا تھا کہ وہ سائرہ اچھی لڑکی نہیں ہے "

ناشتہ چھوڑ کر دونوں اٹھ کھڑے ہوئے

تو میں کیا کرتا کیا سائرہ کو کہہ دیتا کہ وہ یہاں سے چلی جائے۔ "

کیا یہ اچھا لگتا ایک مہمان کو اپنے منہ سے کہنا کہ میرے گھر سے چلے جاؤ

اس نے اپنی صفائی پیش کی

"تو جانے کے لئے کس نے کہا ہے۔ پر آپ کو دل آویز بھابھی پر ہاتھ نہیں اٹھانا چاہیے تھا یہ آپ کی بہت بڑی غلطی تھی

"

"..... چلو تالیہ ہم دلاویز بھابھی کو ڈھونڈتے ہیں"

اس پر غصے بھری نگاہ ڈال کر دونوں میاں بیوی وہاں سے چلے گئے

ادھر تاشفین دلاویز کو تلاش کرتا کرتا کر کے باہر آیا

"... رحیم ادھر آؤ"

رحیم نے واٹر پائپ وہیں پر رکھا اور تاشفین کے پاس آیا

".... جی خان صاحب"

"..... آپ نے دل آویز بی بی کو کہیں دیکھا ہے"

".... جی صاحب میں نے رات کو دلاویز بی بی کو حویلی کے پچھلے حصے میں جاتے ہوئے دیکھا تھا"

وہ ادب سے نگاہیں جھکاتے ہوئے بولا

کیا.... اچھا تم جاؤ... "رحیم جا کر دوبارہ پودوں کو پانی دینے لگا"

کیا... دلاویز رات پر بارش میں بھگتی رہی"

مجھے یہ خیال کیوں نہیں آیا.... میں جا کر دیکھتا ہوں پتا نہیں کس حال میں ہوگی.....

وہ جلدی سے حویلی کے پچھلے حصے کی طرف بھاگا

ادھر اسفند اور سردار چنگیز ویلی میں داخل ہو رہے تھے جب ان کی نظر بیچ پر بے ہوش دلاویز پر پڑی

دل بیٹا.... "وہ جلدی سے دلاویز کی طرف بھاگے"

"بڑے نانو لگ رہا ہے کہ دل آویز رات بھر بارش میں بھیگتی رہی ہے۔ اسی وجہ سے اس کا جسم اتنا ٹھنڈا ہو رہا ہے....."

اس فلم نے اس کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا

دلاویز.... "دور سے جب تاشفین کی نظر بیہوش دلاویز پر پڑی تو وہ اس کی طرف بھاگا "

....." خبردار نہیں رک جاؤ لڑکے۔ آگے ایک قدم بھی مت بڑھانا "

سردار چنگیز نے ہاتھ بلند کر کے اسے وہیں رکنے کا اشارہ کیا

"... اسفند.... دل بیٹا کو اندر لے چلو اور ڈاکٹر کو کال کرو کہ جلد حویلی پہنچے " "

اسفند دلاویز کو اٹھا کر اندر لے گیا اور تاشفین اس کا منہ دیکھتا رہ گیا

اسے تالیہ کے کمرے میں لٹا دیا گیا۔ " "

اسفند ابھی تک ڈاکٹر کیوں نہیں آیا... وہ بے چینی سے کہہ رہے تھے

....." بڑی نانو میں نے کال کر دی ہے تھوڑی دیر میں پہنچنے ہی والے ہیں "

....." اگر وہ ڈاکٹر نہیں آ رہا تو کسی اور کو بلاؤ دیکھو کس قدر ٹھنڈی ہو رہی ہے ہماری بیٹی "

تو بہت بے چین ہو رہے تھے جیسے ہی تاشفین پر ان کی نگاہ جاتی غصہ اور بڑھنے لگتا

ڈاکٹر صاحب نے آتے ہی سلام کیا... سلام سردار صاحب "

وعلیکم السلام ڈاکٹر صاحب جلدی سے ہماری بچی کو چیک کیجئے گا۔ دیکھیے ناکتنی ٹھنڈی ہو رہی ہیں "

....." اور سانس لینے میں بھی تکلیف ہو رہی ہے۔

آپ فکر نہ کیجئے میں ابھی چیک کرتا ہوں..... ڈاکٹر دلاویز کا چیک اپ کرنے لگا "

انہیں سردی کی وجہ سے نمونیا ہو گیا ہے۔ اسی وجہ سے یہ انہیں سانس لینے میں تکلیف ہو رہی ہے۔ "

آپ ان کا خیال رکھے گا میں یہ میڈیسن لکھ دیتا ہوں۔ وقت پر دیکھتے رہیے گا کچھ دنوں میں ٹھیک ہو جائیں گی۔ ایک بات اور انہیں دوبارہ بارش میں نہانے لگا دیجئے گا۔ "

چیک کر کے ڈاکٹر تمام ہدایات دے چکے تھے

"..... شکریہ ڈاکٹر صاحب آپ نے اپنے قیمتی وقت میں سے ہمارے لئے وقت نکالا "

شکریہ کی کوئی بات نہیں یہ تو میرا فرض تھا۔ اچھا میں چلتا ہوں۔ اللہ حافظ... ڈاکٹر اپنا بیگ اٹھا کر وہاں سے چلا گیا "

ڈاکٹر کے جاتے ہیں سردار چنگیز تاشفین کی طرف بڑھے اور ایک تھپڑ اس کے منہ پر مارا۔ سبرینہ اور بہرام خان سمیت سبھی حیران تھے کہ آخر بات کیا تھی جو سردار چنگیز نے کسی پر ہاتھ اٹھایا

آپ لوگ یہی سوچ رہے ہیں نہ کہ میں نے اس لڑکے پر ہاتھ کیوں اٹھایا..... "وہ سب کی طرف دیکھتے ہوئے بولے " جی خان صاحب ہم جاننا چاہتے ہیں کہ آپ نے ہمارے بیٹے کو کیوں مارا؟... " سبرینہ ہمت کر کے بولی "

"... تو سنیے آپ کے اس بیٹے نے ہماری بیٹی پر ہاتھ اٹھایا "

سبرینہ کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں انہیں اپنے کانوں پر یقین نہیں آرہا تھا کہ اس کا بیٹا بھی کسی پر ہاتھ اٹھا سکتا ہے ".... ہمارا بیٹا کسی عورت پر ہاتھ نہیں اٹھا سکتا۔ نہیں چچا جان آپ کو کوئی غلط فہمی ہوئی ہے "

بہرام خان کو اپنے بیٹے پر یقین تھا جب کہ تاشفین کی نگاہ شرم سے جھکی ہوئی تھی

".... غلط فہمی مجھے نہیں ہوئی غلط فہمی میں آپ لوگ جی رہے ہو "

انہوں نے ایک تھپڑ اور تاشفین کے منہ پر مارا تو سب پر گئے

کیا کہا تھا تم نے ہماری بیٹی اپنی ماں جیسی ہے..... "انہوں نے ایک اور تھپڑ اسکے منہ پر مارا "

صحیح کہا تو دیکھ ہماری بیٹی اپنی ماں جیسی ہے۔ ورنہ اس دن وہ تمہاری ماں کو ضرور جواب دیتی۔ جب تمہاری ماں نے اسے "

".... تمہارے لیے کھانا بنانے پر باتیں سنائیں تھیں

بہرام خان نے اپنی بیوی کی طرف دیکھا تو گڑبڑائی

وہ میں پہلے مجھ سے خفا تھی پر پھر ہم دونوں میں سب کچھ ٹھیک ہو گیا تھا..... "سبرینہ نے سب کو مطمئن کرنا چاہا "

تم جانتے ہو یہ جو تمہارے بھائی کی شادی ہوئی ہے اور تمہاری بہن کی شادی ہوئی ہے۔ یہ ہماری بیٹی کی وجہ سے ہوئی ہے "

".... ورنہ یہ شادی کبھی نہیں ہوتی

وہ اس کا کالر پکڑ کر اسے جھنجھوڑ رہے تھے۔

اسفند دلاویز کا مشکور ہوا کہ اس نے لالہ رخ جیسی لڑکی کو اس کے ہمسفر کی صورت میں چنا

تم خود کو دوسرا تاشفین کہتے ہونا.... ارے تم تاشفین حیدر کی جوتی کی نوک کے برابر بھی نہیں ہو.... "

سردار چنگیز نے اسے دھکا دیا اور وہ دور جا گرا

وہ تاشفین ہماری نواسی کے ساتھ جیسا بھی رویہ رکھتا تھا۔ پر اس نے ہمیشہ اس کی حفاظت کی اور اسے کسی پرائے کے "

".... سامنے شرمندہ نہیں کیا۔ اور تم نے تم نے تو ایک پرانی عورت کے لئے ہماری بیٹی پر ہاتھ اٹھایا

لوگ کہتے ہیں کہ تاشفین نے ہماری نواسی کو مارا تھا۔ مگر ہم جانتے ہیں کہ وہ ایک حادثہ تھا ہمیں فخر ہے تاشفین حیدر پر " وہ ایک اچھا انسان تھا اور تم اس جیسے ہزار برس میں بھی نہیں بن سکتے..... " انھوں نے حقارت سے اڑے دیکھا

مجھ سے غلطی ہو گئی مجھے دلاویز پر ہاتھ نہیں اٹھانا چاہیے تھا.... " اس نے سب سے معافی مانگی "

نالائق تم نے مرد ہو کر ایک عورت پر ہاتھ اٹھایا..... سبرینہ نے ایک تھپڑ اسے لگایا "

" باباجان آپ تو میری بات سمجھتے ہیں نا۔ مجھ سے غلطی ہو گئی پلیز آپ سمجھائیے نابڑے نانو کو..... مگر اس کی بات

پوری ہونے سے پہلے بہرام خان نے بھی ایک تھپڑ اسے جڑ دیا اس کا گال تھپڑ کھا کھا کے لال ہو چکا تھا

آج تم نے ہمیں شرمندہ کر دیا ہے تاشفین۔ "

ہمیں شرمندگی ہے کہ ہم نے تم لوگوں کی پرورش اچھی تھی نہیں کی۔ پہلے زیان اور اب تم

بیرام خان قادر ندامت سے جھکا تھا

بس بہت ہو گیا تماشا اب ہم اپنی بیٹی کو اپنے ساتھ اپنے گھر لے کر جائیں گے.... " سردار چنگیز کے فیصلے نے سب کی "

آنکھیں کھول دیں

تم نے اپنی مردانگی دکھالی ہماری بچی پر ہاتھ اٹھا کر۔ "

اب ہم نے بھی فیصلہ کر لیا کہ دلاویز ہمارے ساتھ جائے گی اور کبھی واپس نہیں آئے گی..... " سردار چنگیز اس کا کالر

پکڑ کر بولے

".... اسفند دلاویز کو اٹھاؤ اور لے چلو "

جیسے ہی اسفند اسے اٹھانے لگا تاشفین نے اسکا ہاتھ پکڑا

"..... رکو تم میری بیوی کو ہاتھ! نہیں لگاؤ گے"

"بس تاشفین بہرام خان بس۔ آج کے بعد دلاویز صرف ہماری بیٹی ہے۔ تمہاری بیوی نہیں سمجھے"

سردار چنگیز نے اسے پیچھے کیا

"تم صرف ہمارے ایک رشتے کو جانتے ہو تاشفین۔ کہ دلاویز میری منگیتر تھی اور تم یہ بھول چکے ہو۔ کہ میں دل آویز

".... ماموں زاد ہوں اور یہ رشتہ تم لوگوں کے رشتے سے بڑا ہے

اسفند نے اسے گود میں اٹھایا اور دونوں وہاں سے چلے گئے

"پلیز دلاویز کو مت لے کر جائے میں اس کے بغیر نہیں رہ پاؤں گا..... پلیز پلیز میری بات سن لیں..... وہ سب سے "

التجا کرنے لگا

"ریان آریان پلیز تم رو کونا۔ میں دل کی بغیر نہیں رہ پاؤں گا۔ پلیز تم انہیں رو کو وہ تمہاری بات سن لیں گے....." وہ

آریان سے التجا کرنے لگا

"معاف کرنا لالہ لیکن اس بار آپ غلط ہو اور میں آپ کا ساتھ نہیں دے سکتا....." آریان خاموشی سے وہ اسے چلا گیا

. آہستہ آہستہ سب لوگ کمرے سے چلے گئے

بڑے نانو دلاویز کو کہاں لے کر جانا ہے؟.... ڈرائیو کرتے ہوئے اسفند نے ان سے پوچھا

".... وہاں لے کر جانا ہے جہاں جہاں ان میں سے کوئی بھی ہماری بچی تک نہ پہنچ پائے "

مطلب..... "وہ حیرانی سے انہیں دیکھنے لگا "

مطلب یہ کہ ہم چاہتے ہیں کہ کوئی بھی ہماری بچی کے پاس نہ پہنچ پائے۔ ہم اسے یہاں سے بہت دور لے جائیں گے۔ " یہاں کوئی بھی غم ہماری بچی کو چھو نہیں پائے..... " اسے راستہ بتا کر وہ کسی کا نمبر ڈائل کرنے لگے اگلے ہی پل فون اٹھالیا گیا

"زارون بیٹا ہمیں آپ سے اور آریان حیدر سے یہ توقع نہیں تھی۔ کہ آپ لوگ ایک غلط فیصلہ کر کے ہماری بیٹی کی زندگی تباہ کر دیں گے..... " وہ غصے اور غم کے ملے جلے تاثرات میں ڈوبے تھے

"پر بابا جان ایسا کیا ہوا جو آپ اتنا غصہ ہو رہے ہیں؟.... "زارون خان کی سمجھ میں کچھ بھی نہیں آرہا تھا

"ہم بتاتے ہیں کیا ہوا.... "سردار چنگیز نے دل آویز کی بات سے لے کر حویلی میں ہونے والی ساری باتیں کر کے زارون خان کو بتا دیں

"ایک فیصلہ آپ دونوں نے کیا تھا اور ایک فیصلہ ہم کر رہے ہیں

ہم اپنی بیٹی کو آپ لوگوں سے بہت دور لے کر جا رہے ہیں۔ آریان حیدر کو بتا دیجئے گا وہ ہماری نواسی کی امانت کو سنبھال . نہیں سکے۔ اس لیے آپ ہم اپنی نواسی کی امانت کو خود سنبھال لیں گے ہمیں اپنی نواسی کے سامنے سرخرو ہونا ہے..... " ان کے فیصلے نے زارون خان کے پیروں تلے زمین کی تھی

"پر بابا جان ہم بیٹھ کر بھی تو بات کر سکتے ہیں پلیز آپ گھر آجائیں..... " اس نے انہیں سمجھانے کی ناکام کوشش کی

"ہمارا نام سردار چنگیز بلوچ ہے۔ ہم اپنی بات سے پھرتے نہیں۔ ہم نے فیصلہ کر لیا ہے کہ ہم واپس نہیں آئیں گے تو نہیں آئیں گے۔" اتنا کہہ کر انہوں نے فون کاٹ دیا

خالی کمرہ اسے کاٹنے کو دوڑنا رہا تھا آج اس کے پاس کچھ بھی نہیں تھا۔ وہ اس مسافر کی طرح لگ رہا تھا۔

جس کا سب کچھ لٹ گیا ہو اور وہ خالی ہاتھ رہ گیا ہو

یہ کیا ہو گیا مجھ سے.. میں نے دل آویز پر ہاتھ اٹھایا..... کیوں؟..... وہ اپنا ہاتھ دیوار پر مارنے لگا "

کیوں میں نے اس سے وہ سب کچھ کہا جو مجھے نہیں کہنا چاہیے تھا۔ آخر کیوں مجھے کیا ہو گیا تھا؟..... اس کا ہاتھ پوری طرح زخمی ہو چکا تھا پھر بھی وہ بار بار اپنا ہاتھ دیوار پر مار رہا تھا

یہ سب کچھ میری وجہ سے ہوا ہے میری ہی وجہ سے وہ مجھے چھوڑ کر چلی گئی۔ نہیں وہ مجھے بہت پیار کرتی ہے وہ مجھے چھوڑ کر نہیں گئے بلکہ اس کے بڑے نانو اسے لے کر گئے ہیں۔ نہیں وہ مجھے چھوڑ کر نہیں جاسکتی.... " وہ کمرے کی چیزیں اٹھا اٹھا کر نیچے پھینکنے لگا اچانک اس کی نظر کیمرے پر پڑی

"یہ یہ تو میں نے دل کوستانے کے لیے لگایا تھا تاکہ میں اس کی حرکتوں کو ریکارڈ کر کے اسے تنگ کر سکوں....." اس نے لیپ ٹاپ میں کارڈ لگایا اور دیکھنے لگا اس کے سامنے سارے راز افشاں ہو رہے تھے

".. دیکھا تم نے تمہارا شوہر میری باتیں کس طرح مانتا ہے "

..... دلاویز نے اس کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا۔ اور آنکھوں پر بازو رکھ کر آرام سے لیٹی رہی

تم شاید جانتی نہیں۔ تاشی شروع سے ہی ایسا ہے۔ پہلے بھی جب میں ڈرتی تھی تو وہ مجھ سے اپنا کمرہ شیئر کر لیتا تھا۔

"..... تم سمجھ رہی ہوں نہ میں کیا کہنا چاہ رہی ہوں

وہ دل آویز کو تاشفین سے بدظن کرنے کی پوری کوشش کر رہی تھی

"..... اچھا تو وہ تم سے اپنا کمرہ شیئر کر لیتے تھے؟"

دلاویز اٹھ کر اب بیٹھ کر چکی تھی

ہاں مجھ سے وہ اپنا کمرہ شیئر کر لیتا تھا..... "سائرہ کو لگا اب اس کا کام بہت آسان ہو گیا ہے"

"پھر مجھے ایک بات کی سمجھ نہیں آئی۔ کہ تم کتنی بے شرم لڑکی ہو جو ایک غیر محرم کے ساتھ اس کے کمرے میں جا کر رہ لیتی تھی۔ کیا کبھی وہ تمہارے کمرے میں آئے؟"

اس کا سوال سائرہ کی زبان بند کر گیا

"نہیں نہ تو مجھے میری شوہر سے بدظن کرنے کی کوشش مت کرو۔ ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔ سمجھی تم۔۔۔"

اسے وارن کر کے وہ دوبارہ لیٹ چکی تھی

نہیں آیا تو کیا ہوا اگر اب آجائے تو؟..... "اس کے بعد پر دلاویز کے کان کھڑے ہوئے"

تم دیکھتی جاؤ اب میں کیا کرتی ہوں۔ آج اسے اس کمرے سے نکالا ہے۔ کل دیکھنا تم اس کے دل سے نکل جاؤ گی اور اس

کے دل میں صرف ایک ہی لڑکی ہو گی۔ وہ ہو گی سائرہ..... "اس سے پہلے کے وہ کچھ کہتی دلاویز نہیں گلداں اٹھا کر

اس کے سر پر دے مارا۔ اس کے سر سے خون بہنے لگا

تم میرے شوہر کے دل سے مجھے نکالو گی۔ وہ تو تب نکالوں گی جب تم زندہ رہو گی۔ میں آج تمہارا قصہ ہی تمام کر دوں "

گی....." دلاویز نے اپنا خفیہ ڈنڈا اٹھایا۔ جو اس نے کسی کام کے لئے رکھا تھا
پر آج اس کے کام آہی گیا۔

"اچھا تو تم میرے شوہر کے ساتھ کچھ کرو گی.... اسے مجبور کرو گی شادی کے لئے... میں تمہاری جان لے لوں
گی....." اسے مار مار کر ادھ موا کر چکی تھی
....." تاشی بچاؤ "

سائرہ زور زور سے تاشفین کو بلانے لگی۔ جب وہ کمرے میں آیا تو سامنے کا منظر دیکھ کر حیران رہ گیا۔ سائرہ زمین پر خون
میں لت پت پڑی تھی اور دلاویز اسے ڈنڈے سے مار رہی تھی
دلاویز چھوڑو سے وہ مر جائے گی..... تاشفین نے جیسے ہی اسے چھڑانے کی کوشش کی۔ ایک ڈنڈا اس کے سر پر لگا
اپنے درد کی پرواہ کیے بغیر وہ سائرہ کو چھڑانے لگا
"میں آج اسے نہیں چھوڑوں گی۔ میں نے کہا تھا نا کہ اسی واپس بھیج دو پر تم نے میری بات نہیں مانی۔
....." اب یہ واپس نہیں جائے گی بلکہ سیدھا قبرستان میں جائے گی
وہ اسے مارتی جا رہی تھی

دلاویز....." تاشفین نے ایک اسے پکڑ کر ایک تھپڑ اس کی گال پہ جڑ دیا "

تم اپنی اوقات بھول چکی ہو تو میں تمہیں بتا دوں۔ کہ تم ایک ونی ہو ونی۔ اور ایک ونی کی کوئی عزت نہیں ہوتی
۔" وہ تو میں تھا جس نے تمہیں اتنی عزت دی۔ پر تم اس کے قابل نہیں ہوں سمجھیں تم۔۔۔

اس کے قدم بہت بھاری ہو رہے تھے اسے چلنا محال لگ رہا تھا

یہ نہیں، یہ میں نے نہیں کیا، یہ میں نہیں کر سکتا میں تم سے بہت پیار کرتا ہوں پھر۔ پھر کیوں میں نے یہ سب کیا؟.... "

آنسو تھے کے رکنے کا نام ہی نہیں لے رہے تھے

"یہ سائرہ نے اچھا نہیں کیا میں نے اس کو اپنا دوست مانا، مہمان سمجھ کر اپنے گھر میں جگہ دی۔ اور اس نے اس نے میرا ہی گھر تباہ کر دیا۔ آج اس نے ایک دوست کا بھروسہ توڑا ہے اور اس کی وجہ سے بہت بڑی سزا ملے گی وہ تیز قدم اٹھاتا سائرہ کے کمرے کی طرف گیا "....."

باہا باہا دیکھ لو دل آویز آج میں جیت گئی اور تم ہار گئی۔ میں نے کہا تھا نہ کہ تاشی صرف میرا ہے تو وہ میرا ہی ہو کر رہ "....."

سائرہ کے کمرے سے اس کے ہنسنے کی آواز باہر تک آرہی تھی

"میں نے جان بوجھ کر وہ ڈرامہ لگایا اور میں جانتی تھی کہ تم میری باتیں سن کر ایسا ہی ری ایکٹ کرو گی۔ اس لیے میں نے وہ جھوٹ بولا جس سے تم بھڑک اٹھی اور مجھے مارنا شروع کر دیا۔ پھر میں نے جان بوجھ جان بوجھ کر تاشفین کو آواز دی تاکہ وہ تمہیں، مجھے مارتا دیکھ کر تم پر اپنا غصہ نکالے....." وہ زور سے ہنسی اور باہر کھڑے تاشفین کا خون کھول اٹھا

"تاشفین تو سچ میں تم پر لٹوں ہے دیکھا نہیں کیسے تمہیں سمجھا رہا تھا پر تم۔ تم بے وقوف تھی جو اس کی بات نہیں مانی اور میری باتوں پر ری ایکٹ کرتی رہی۔ اسی وجہ سے مجبور اسے تمہیں تھپڑ مارنا پڑا۔ جانتی ہو وہ تمہیں منانا چاہتا تھا پر میری چال کی وجہ سے نہیں منایا۔.... فائنلی تاشفین اب میرا ہے۔ ہاں کچھ دن وہ تمہارے غم میں روئے گا لیکن پھر آہستہ..... آہستہ میں اسے اپنا عادی بنالوں گی اور وہ صرف میرا ہو گا باہا

اچانک زور سے دروازہ کھلا سائرہ نے ہڑبڑا کر پیچھے دیکھا تو تاشفین سرخ آنکھوں سے اسے دیکھ رہا تھا

"ارے تات تاشی تم یہاں کچھ کام تھا تو مجھے بلا لیتے تم نے آنے کی تکلیف....." اس کی بات پوری ہونے سے پہلے تاشفین نے اس کے منہ پر زور دار تھپڑ مارا کہ اس کا منہ دوسری سائیڈ پر ہو گیا کچھ دیر تو اسے سمجھ ہی نہیں آیا کہ ہوا کیا ہے

تمہیں شرم نہیں آئی ایک عورت ہو کر تم نے اتنی گھٹیا باتیں کیں "

میں نے تمہیں اپنا دوست مانا۔ تمہیں اپنے گھر میں رہنے کے لیے جگہ دی اور تم نے میرا ہی گھر تباہ کر دیا۔ "

نہیں نہیں تاشی تمہیں کوئی غلط فہمی ہوئی ہے میں نے کچھ نہیں کیا....." الفاظ اس کے گلے میں پھنسے تھے "

بس سائرہ بس بہت ہوا۔ اب ایک لفظ نہیں..... تم نے اتنی گھٹیا باتیں کیں وہ بھی میری بیوی سے شرم نہیں آئی تو میں "

اور میں بے وقوف تمہاری سائیڈ لے رہا تھا۔ میں نے تمہیں اپنی دوست مانا تمہیں عزت دی اور تم نے میری عزت نیلام

کر دی....." اس نے سائرہ کو زور سے دھکا دیا اور وہ نیچے گر گئی اس کے ہونٹ سے خون نکل رہا تھا

سچ کہا تم نے میں بے وقوف ہی تھا جو اپنی بیوی کی بات نہ مان کر میں نے تمہاری سائیڈ "

مجھے زیادہ بات نہیں کرنی یہ بتاؤ کہ تم نے یہ سب کیوں کیا اور تم میرے گھر میں کرنے کے آئی ہوں؟...." اس نے

سائرہ کے منہ پر ہاتھ رکھ کے زور سے دبایا

میں میں تم سے بہت پیار کرتی ہوں۔ اور تمہیں پتا ہے کہ ہمارے بچے میں جو بھی آتا ہے میں اسے نہیں چھوڑتی۔ وہ دانی "

آیا یاد ہے نا جو تم پر لائن مارنے کی کوشش کر رہی تھی۔ میں نے اسے سیڑھیوں سے دھکا دے دیا اور پھر وہ دوبارہ چلنے

..... کے قابل نہیں رہی

اس نے دوپٹے سے اپنے ہونٹوں پر لگا خون صاف کیا

پھر اس دل آویز نے تو تمہارے نام کے ساتھ اپنا نام جوڑ لیا تھا تو میں اسے کیسے معاف کر دیتی اسی لیے میں نے اسے وہ

سب کہا اور اب مجھے اس بات کا کوئی غم نہیں ہے کیونکہ تم صرف میرے ہو

وہ فاتحانہ نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی جیسے اسے تسخیر کر لیا ہو۔ تاشفین نے اسکا گلہ دبایا

"میرے جیتے جی دلاویز کے علاوہ کوئی میری زندگی میں نہیں آئے گا۔ اور اگر میرا نام کسی کے نام کے ساتھ جڑے گا تو

"..... وہ ہے دلاویز تاشفین بہرام خان

اس کا سانس رکنے لگا۔ تاشفین نے اسے پیچھے دھکیلا وہ زور زور سے سانس لینے لگی

بس اب سب دوستی ختم تم اب یہاں نہیں رہو گی....." اس نے غصے سے اسکا ہاتھ پکڑا اور گھسیٹتے ہوئے باہر لے

جانے لگا

تاشی چھوڑو مجھے پلینز....." وہ اپنا ہاتھ چھڑانے کی کوشش کرنے لگی

تم اب یہاں نہیں رہو گی اور اب زبان مت کھولو....." اسکا شور سن کر سب لاؤنج میں اکٹھے ہو گئے

یہ کیا کر رہے ہو تاشفین چھوڑو اسے....." بہرام خان ابھی بھی اس سے ناراض تھے

"نہیں بابا جان آج یہ اس حویلی سے باہر جائے گی۔ اس نے دوست بن کر میرا گھر تباہ کر دیا....." تاشفین کا دکھ وہ

سمجھ سکتے تھے پر اس وقت اسے تسلی نہیں دے سکتے تھے

پر ہوا کیا ہے؟ اس نے ایسا کیا کر دیا جو تم ایسا کہہ رہے ہو؟....." سبرینہ کی سمجھ میں کچھ بھی نہیں آ رہا تھا

امی جان اس نے دلاویز کو میرے خلاف بھڑکایا۔ اس نے اس سے وہ باتیں کی جو اسے نہیں کرنی چاہیے۔
تھیں..... "تاشفین نے ساری بات سب کے سامنے رکھ دی۔ سائرہ سب کے بیچ ایک مجرم کی طرح کھڑی تھی

تم نے میری آپی کا گھر برباد کیا میں تمہیں چھوڑوں گی نہیں۔"

(ب ی غ ی رت) اپنے بارے میں ایسی باتیں کہتے ہوئے تمہیں شرم نہیں آئی..... "تالیہ اس پر جھپٹ پڑی اور اس کے بال نوچ ڈالے۔ آریان نے بہت مشکل سے اسے چھڑایا

رحیم..... "اسکی آواز پر بیچارہ رحیم حاضر ہوا۔"

ج..ج..ج "

جی خان صاحب..... "وہ کچھ ڈرا ہوا لگ رہا تھا کہ کہیں تاشفین اسے بھی دھونا ڈالے....

رحیم ایسا کروان کا سامان اٹھاؤ اور اسے ہمارے علاقے سے باہر چھوڑ کر آؤ۔

"ایک بات اور اگر یہ دوبارہ علاقے میں نظر آئے تو گولی مار دینا

پلیز تاشفین میں تمہارے بغیر مر جاؤں گی۔ مجھے خود سے دور مت کرو..... "وہ اسکی منتیں کرنے لگی مگر تاشفین نے

اسکی ایک بات نہیں سنی اور سائرہ کو وہاں سے نکال دیا

بابا جان یہ کیا کیا آپ نے؟..... "زارون خان صدمے سے بیٹھ گئے"

"کیا ہوا بابا جان آپ اتنے اداس کیوں لگ رہے ہیں؟....." چائے کی ٹرے سنبھالے جب آریان وہاں آیا زارون خان کو پریشان دیکھا

"..... آریان بابا جان دلاویز کو لے کر چلے گئے"

"..... چلے گئے پر کہاں چلے گئے اور کیوں چلے گئے؟"

آریان کو کچھ سمجھ ہی نہیں آیا

وہ تاشفین نے اس پر ہاتھ تھا۔ اسی وجہ سے بابا جان غصے میں اسے لے گئے..... "آریان کے چہرے پر دکھ صاف نظر آنے لگے

"یہ کیا کیا اس بیوقوف لڑکے نے اور اب پتہ نہیں نانو کیا کریں گے۔ اللہ جانے اس وقت میری بچی کس حال میں ہوگی....." وہ بے چینی سے ٹھہلنے لگا چانک اس کے زہن میں ایک خیال آیا

"بابا خان اسفند وہاں گیا تھا کل۔ ہمیں اس نے پتہ چل سکتا ہے کہ نانو دلاویز کو لے کر کہاں گئے ہیں....." اس نے زارون خان کے ہاتھ تھامے اور تیزی سے بولا

چلو ہم ابھی لاہور کے لئے نکلتے ہیں..... "آریان نے کار کی چابی اٹھائی اور دونوں جلدی جلدی چلے گئے"

*****//*****

بتاؤ میری بیوی کہاں ہے اسفند؟ بتاؤ ورنہ آج تم زندہ نہیں بچو گے..... "اسفند کا گریبان پکڑ کر تاشفین اس سے پوچھ رہا تھا

لالہ چھوڑیے پلیز. اسفند میرا شوہر ہے اور میں اپنے شوہر کی بے عزتی برداشت نہیں کر سکتی..... "لالہ رخ نے" اسفند کو چھڑایا

"لالہ رخ اس سے پوچھو نا دل آویز کہاں ہے؟ میں تمہارا بڑا بھائی ہوں نا. دیکھو تم نے آج تک جو مانگا میں نے تمہیں وہ لا کر

دیا آج بس ایک چیز مانگتا ہوں. پلیز اسفند سے بولو دل آویز کا پتہ بتادے..... "وہ بچوں کی طرح لالہ رخ کے سامنے رو رہا تھا. زارون خان اور آریان حیدر بھی وہاں آگئے. انھوں نے جب تاشفین کی حالت دیکھی تو بیت دکھی ہوئے کیا ہو رہا ہے یہ سب؟..... "زارون خان کی آواز سن کر تاشفین ان کی طرف بھاگا

"آپ آپ دل کے نانا ہیں نا. پلیز اسفند سے کہیے اس کا پتہ بتادے. جو کچھ بھی ہو اوہ میں نے جان بوجھ کر نہیں کیا تھا بلکہ بلکہ وہ سائرہ کی سازش تھی. آپ چاہیں تو مجھے ماریں پر اس کا پتہ بتادیں..... "وہ زارون کا ہاتھ پکڑ کر اپنے منہ پر مارنے لگا.

.چپ کر جاؤ بچے جو کچھ بھی ہو اوہ قسمت میں لکھا تھا..... "زارون خان نے اسے تسلی دی اور اسفند کی طرف گئے

اسفند بتاؤ بابا جان دل آویز کو لے کر کہاں گئے ہیں؟ ایک تو وہ فون بھی نہیں اٹھا رہے. بتاؤ بیٹا کہاں ہیں وہ؟"

سب کی نظریں اسفند پر تھیں. اس نے گہری سانس لی اور بولا "مجھے نہیں پتہ کہ وہ اس وقت کہاں ہیں. میں نے تو انہیں

علاقے کے باہر چھوڑ دیا تھا تب دل آویز کو ہوش نہیں آیا تھا. اب بڑے نانا اسے لے کر کہاں گئے یہ مجھے نہیں پتہ "وہ

گڑبڑا رہا تھا الفاظ بھی ٹھیک سے بولے نہیں جا رہے تھے

اب ہم کیا کریں گے بابا جان؟ اس لڑکے کی وجہ سے میری بیوی کی آخری نشانی بھی مجھ سے جدا ہو گئی. اب میں اگلے

جہاں لالہ کو نمل اور نوال کو کیا جواب دوں گا

آریان بیٹی سے پچھڑنے سے ٹوٹ گیا آج ایک رشتہ پھر اس کو چھوڑ گیا

تم فکر مت کرو آریان۔ بابا جان کا غصہ جیسے ہی ٹھنڈا ہو گا وہ واپس آجائیں گے..... "وہ اسے سمجھا رہے تھے جبکہ اپنا" دل اس بات سے پریشان تھا کہ اگر واپس نہ آئے تو؟؟؟؟؟

وہ سب اسے ڈھونڈ ڈھونڈ کر تھک گئے پر نہ سردار چنگیز ملے اور نہ دلاویز۔ وقت کو جیسے پر لگ گئے

تالیہ کے گھر دو جڑواں بیٹے ہوئے جو پوری حویلی میں جنوں کی طرح گھومتے اور سب کا جینا دو بھر کرتے۔ آریان اور تالیہ ایک دوسرے کو ایسی اولاد ہونے پر کوستے اور ساتھ اپنے شیطانوں کو پکڑتے

ادھر لالہ رخ کے یہاں بھی ایک لڑکا ہوا جو ان دونوں سے بھی بڑا افلاطون تھا۔ اسے ایجاد کرنے کا شوق تھا چاہے جو۔ مرضی چیز ہو۔ اسفند کی جو بھی قیمتی چیز ہوتی اس کا بیٹا اسے اچھے سے اپنے طریقے سے ایجاد کرتا اور بیچارے اسفند، لالہ رخ اپنے گناہوں کی معافی مانگتے جو انھوں نے بچپن میں کیے تھے

دلاویز اب بھی سب کے دل میں تھی پر زبان پر نہیں۔ اگر وہ کسی کے وجود میں سمائی تھی تو وہ تاشفین تھا۔

اس نے حویلی میں رہنا چھوڑ دیا۔ اب رات کو کبھی کبھار آتا اور دن سویرے چلا جاتا

تاشفین اب پوری طرح بدل چکا تھا۔ اس نے بہرام خان کی جگہ سردار کی گدی سنبھال لی

آج کافی دنوں بعد وہ حویلی میں موجود تھا۔ ہمیشہ کی طرح رحیم اس کے لئے کچھ نا کچھ بنا رہا تھا۔ وہ اخبار پڑھ رہا تھا جب

رحیم آیا

خان صاحب کوئی مہمان آیا ہے..... "مہمان کا نام سن کر تاشفین کی رگیں تئیں. ایک مہمان نے برسوں پہلے اس"

کے گھر چوری کی تھی جس کی بھرپائی وہ آج تک کر رہا تھا. رحیم اس کے جواب کا منتظر کھڑا تھا

انہیں اندر لے آؤ..... رحیم جانے لگا تو تاشفین نے پھر آواز دی....."

اور ایک اور ان کے لئے کھانا بھی بھجوا دو مجھے

دوبارہ کہنا پڑے..... "وہ اب بہت سنجیدہ ہو گیا تھا

"..... جی خان صاحب ابھی بھجواتا ہے"

. رحیم وہاں سے چلا گیا تھوڑی دیر بعد اس کی رہبری میں ایک عورت اور آدمی آرہے تھے

السلام علیکم!..... "وہاں آکر انہوں نے سلام میں پہل کی"

وعلیکم السلام!.... تاشفین کی نگاہیں نیچیں تھیں جیسے ہی اس نے انہیں دیکھا. اسے شدید دھچکا لگا

"..... آپ لوگ یہاں؟"

ہمیں آپ سے بات کرنی ہے؟..... "وہ آدمی گویا ہوا"

مجھے آپ لوگوں سے کوئی بات نہیں کرنی. آپ مہمان ہیں تو کھانا کھا کر جائیے گا..... "وہ دو ٹوک لہجے میں بولا"

پلیز بیٹا ہمیں سائرہ کے بارے میں کچھ بات کرنی ہے..... "اس آدمی نے تاشفین کا ہاتھ پکڑ کر اسے روکا"

پلیز اس کا نام بھی مت لیجیے میرے سامنے. آج جو میری حالت ہے وہ اس کی وجہ سے ہے..... "اس نے نفرت و غصے"

سے دونوں کو دیکھا

"بیٹا جب سائرہ یہاں سے گئی تب وہ بہت پریشان تھی۔ اس کو ایک پل بھی نہیں ملا۔ احساسِ ندامت کی وجہ سے اس کے خودکشی کرلی اور یہ چٹ تمہارے لئے چھوڑ گئی۔ آج جب ہم واپس آئے تو سوچا پہلے یہ کام کر لیں۔ بیٹا ہماری بیٹی سے بہت بڑی غلطی ہوئی ہے ہو سکے تو اسے معاف کر دیجیے گا۔ اب ہم چلتے ہیں....." سائرہ کے باپ نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا اور وہ دونوں واپس چلے گئے۔

تاشفین نے ان کے جاتے ہی چٹ کھولی

! پیارے تاشفین "

میں جانتی ہوں تم مجھ سے بہت ناراض ہو۔ میں بھٹک گئی اور ایسی بھٹکی کہ ہوش ہی نہیں رہا۔ میری وجہ سے تمہارا گھر تباہ ہو گیا۔ یہ احساسِ ندامت مجھے جینے نہیں دے رہا۔ میرے ایک ہاتھ میں موت ہے جو مجھے اس مستقل غم سے نجات دلا سکتی ہے اور دوسرے ہاتھ میں زندگی ہے جو تم سے جدائی، پچھتاوا اور ندامت دے رہی ہے۔ اس لئے میں نے موت کو چن لیا ہے۔ ہو سکے تو اپنی اس پگلی دوست کو معاف کر دینا

فقط تمہاری دوست

سائرہ

یہ کیا کر دیا تو نے پگلی۔ میں تم سے ناراض تھا پر میں نے یہ تو کبھی نہیں چاہا کہ تم مر جاؤ۔ اللہ تمہاری مغفرت فرمائے۔

".... آمین "

تاشفین نے چٹ اپنی جیب میں ڈالی اور اپنے کمرے میں چلا گیا

آج بھی یہ کمرہ ویسا تھا جیسا دلاویز چھوڑ کر گئی تھی۔ تاشفین یہاں کی صفائی اپنی نگرانی میں کرواتا۔ اس نے ایک چیز بھی

دلاویز کی غیر موجودگی میں نہیں بدلی

وہ کرسی پر بیٹھ گیا اور دراز سے اپنی مخملی ڈائری نکالی۔ جس میں وہ دلاویز کے جانے کے بعد یہاں ہونے والی ہر بات لکھتا

جانتی ہو آج ساڑھ کے ماں باپ آئے تھے۔ پتہ ہے اس پگلی نے کیا کیا؟... اس نے خود کشتی کر لی۔ دیکھو میں اس سے "

بہت ناراض ہوں بھلا جان دینا کسی بات کا حل ہوتا تو میں کب کامر گیا ہوتا۔ مجھے آج بھی تمہارا انتظار ہے اور مجھے یقین

"ہے کہ تم واپس آؤ گی

ڈائری کے خالی صفحے وہ یادوں سے بھر رہا تھا

دل آج تمہیں یہاں سے گئے چار سال، چھ ماہ، بیس دن، سولہ گھنٹے، پچاس منٹ اور بیس سیکنڈ ہو گئے ہیں۔ تم کہتی تھی کہ

مجھے یاد نہیں رہتا۔ دیکھو مجھے ایک ایک پل یاد ہے

بس یہ بتا دو آخر کب یہ انتظار ختم ہو گا اور مجھے اس سزا سے چھٹکارا ملے گا۔ ہر گناہ کرنے والے کی سزا ایک دن ختم "

ہو جاتی ہے پر میں اتنا بد نصیب ہوں جسے یہ بھی نہیں پتہ کہ اسکی سزا کا دورانیہ کتنا ہے..... قلم تیزی سے چل رہا

تھا..... "پلیز اب لوٹ آؤ تمہارے بغیر اب دل نہیں لگتا۔ تم جانتی ہو تالیہ کے دو جڑواں بچے ہیں بہت شرارتی ہیں۔ مجھے

بڑے پاپا بلاتے ہیں اور ایک ہونے والا

اور لالہ رخ کا ایک بچہ ہے پتہ ہے وہ اسفند کی ہر قیمتی چیز خراب کر دیتا ہے۔ اور جڑواں بچے ہونے والے ہیں۔ اگر آج تم

میرے ساتھ ہوتی تو ہمارا بھی بچہ ہوتا..... اس کی چہرے پر اگلے ہی پل اداسی چھائی

پلیز لوٹ آؤ پلیز..... "اس کا چہرہ آنسوؤں سے تر تھا۔ پورا صفحہ بھیگ چکا تھا۔ اس نے ڈائری بند کی۔ اذان ہو چکی تھی وہ مسجد کی طرف بڑھ گیا۔

(اُف یہ شرارتی بچے)

بازل کافی دیر سے کچھ بنانے میں مصروف تھا..... "بڈی یہ تم کیا بنا رہے ہو؟...." ننھا ابلا ج اس کے پاس آیا اور غور سے دیکھنے لگا

بڈی میں ایک فار مولا بنا رہا ہوں۔ جس سے جوئیں مرجائیں گی۔ اب دیکھنا یہ فار مولا ہم سکینہ خالہ کو دیں گے اور ان کی پوتی کی جوئیں مرجائیں گی..... "وہ اپنا تیار کردہ فار مولا شیشی میں ڈال چکا تھا

بڈی یہ تو بتاؤ اس کے کتنے پیسے لوگے؟.... "بالاج کے سوال پر اس نے شیشی میز پر رکھی اور اس کی طرف بڑھا "ابھی فری دیں گے۔ ایک دفعہ یہ فار مولا کام کر جائے پھر دیکھنا لوگ ہم سے بار بار یہ فار مولا خریدیں گے اور ہم جو ان ہونے تک بہت امیر ہو جائیں گے

"..... بڑے پاپا سے بھی بڑے؟"

ہاں بڑے پاپا سے بھی آگے نکل جائیں گے۔ اب چلو سکینہ خالہ کی پوتی پر یہ نیا فار مولا ٹرائی کرتے ہیں..... "دونوں "بھائی فار مولا لے کر سکینہ خالہ کے پاس گئے

سکینہ خالہ آپ کیا کر رہی ہیں؟..... "دونوں بہت معصوم بن کر پیار سے بولے تو سکینہ خالہ اپنا کام چھوڑ کر ان کی بات سننے لگی۔

سکینہ خالہ آپ کی پوتی کی جوئیں ختم ہوگی؟.... "بازل نے ہمت کر کے پوچھا۔"

نہیں بیٹا سب کچھ آزمایا پر کوئی افاقہ نہیں ہوا..... "وہ کافی دکھی دکھائی دے رہی تھی۔"

آپ فکر نہ کریں خالہ۔ ہمارے پاس ایک ایسا فارمولا ہے جو بہت جلد کام کرے گا۔ آپ یہ لے جائیں اور اپنی پوتی کے سر پر لگائے گا..... "ننھے بازل نے شیشی سکینہ خالہ کے حوالے کیا۔"

خالہ اب آپ اپنا کام چھوڑیں اور پہلے جا کر یہ فارمولا لگائیں.... "سکینہ خالہ نے اپنا کام چھوڑا اور شیشی لے کر اپنے گھر چلی گئی۔"

دیکھنا بڑی اگلے آدھے گھنٹے میں سکینہ خالہ ہمارے گھر ہوں گی۔ چلو اتنی دیر میں ہم کچھ نیا تیار کرتے ہیں..... وہ اپنے بھائی کا ہاتھ پکڑ کر اندر لے گیا۔

دونوں بھائی بڑے معصوم بن کھانا کھا رہے تھے....

"آریان یہ ہمارے ہی بچے ہیں نہ؟.... "تالیہ کو تو یقین نہیں آرہا۔"

تھا

تمہیں یقین کیوں نہیں آرہا یہ ہمارے ہی بچے ہیں.... "تالیہ کی نسبت آریان خوش دکھائی دے رہا تھا....."

تم نے شاید غور نہیں کیا آج ہمارے بچے بہت معصوم بہت اور شریف بن کر بیٹھے ہیں اس لئے مجھے یقین نہیں آرہا کہ۔"

یہ ہمارے بچے ہیں.... "وہ اس کے نزدیک آہستہ آواز میں بولی۔"

ارے شکر ادا کرو کہ آج انہوں نے کوئی شرارت نہیں کی بلکہ ایسا کرنا کوئی صدقہ و خیرات کر دینا مجھے لگتا ہے " ہمارے بچے سدھر رہے ہیں..... " ابھی وہ دونوں باتیں کر رہے تھے جب سکینہ خالہ اپنی پوتی کو لے کر اندر آئیں خان صاحب یہ دیکھیے آپ کے بیٹوں نے کیا کیا.... " اس کی بات پر جہان تالیہ اور آریان چونکے وہی بازل اور بالاج کی چھٹی حس بھی جاگی

ارے پر خالہ یہ تو بتائیں کہ آپ کی پوتی کے بالوں کو کیا ہوا ہے؟.... یہ ایسے جلے ہوئے کیوں ہیں؟..... " خالہ سرد آہ بھر کر بولی

خان صاحب اب میں کیا بتاؤں۔ ان بچوں نے مجھے ایک شیشی دی تھی جس میں تیل تھا۔ اور وہ تیل جیسے ہی میں نے "..... اپنی پوتی کے بالوں پر لگایا اسکے سارے بال جل گئے

آریان نے اسے گھورا تو دونوں بھائی ایک دوسرے کو دیکھنے لگے..... "

ہاں تو جوئیں تو مر گئی تھی نا۔ ہماری بات جوئیں مارنے کی ہوئی تھیں بال بچانے کی نہیں..... " ننھا بازل اٹکتے اٹکتے بولا ".... خالہ آپ بھی نابچوں کی بات پر یقین کر لیتی ہیں کیا مر گئی پھر اس سے جوئیں؟ "

بیٹا جوئیں تو مر گئی پر بال جل گئے ہیں۔ اب بالوں کا کیا کروں۔ میں معصوم تھی جو ان شیطانوں کی باتوں میں آگئی..... " خود کو معصوم بولنے پر تالیہ سمیت سب کو ہنسی آئی

بتاؤ شیطانوں اس میں تم لوگوں نے کیا ملایا تھا؟.... " آریان کا غصہ دیکھ کر دونوں بھائی ڈر گئے "

ڈیڈی ہم نے اس میں تیزاب ملایا تھا۔ مجھے ایک جوک ملی میں نے اسے تیزاب میں پھینک دیا۔ میں نے دیکھا کہ وہ مر گئی ہے تو پھر میں نے وہ تیزاب تیل میں ملا کر خالہ کو دے دیا..... "بازل کے پاس اپنی غلطی تسلیم کرنے کے علاوہ کوئی چارہ نہیں تھا کیونکہ گھر میں ان دونوں کو بچانے والا کوئی نہیں تھا

ایک تو گھر میں کوئی ہے۔ دوسرا ان بچوں نے ہمیں کہیں منہ دکھانے لائق نہیں چھوڑا..... "تالیہ سر تھام کر بیٹھ گئی " ہاں تو تمہیں بھی کتنا شوق چڑھا تھا بیٹوں کا۔ میں نے کہا تھا نا کہ لڑکی ہو تو اچھا ہو گا پر تمہیں تو لڑکا ہی چاہیے تھا اب بھگتو " آریاں اسے ڈانٹنے لگا.....

تو میرے کہنے سے یہ لڑکے بن گئے؟..... "وہ اس سے سوال کرنے لگی " ہاں تم دل میں سوچتی رہی اور وہی بات بچے سنتے رہے اور لڑکے بن گئے۔ وہ بھی ایسے لڑکے..... "دونوں کی " لڑائی پھر سے شروع ہو چکی تھی۔ بازل اور ابلانج نے موقع غنیمت جانا اور وہاں سے فرار ہو گئے

*****//*****

اسفند کب سے لیپ ٹاپ کھولے کچھ کرنے میں مصروف تھا۔ اتنے میرے لالہ رخ بھی وہاں آگئی

کیا کر رہے ہیں آپ اس لیپ ٹاپ کے ساتھ؟.... "کافی دیر خاموش رہنے کے بعد آکر کہا تو وہ بول ہی پڑی "

کیا بتاؤں اس لیپ ٹاپ کے پیچ کھول تو بیٹھا ہوں۔ اب مجھے واپس لگانے نہیں آرہے..... "وہ بات کر رہا تھا کہ اس کا " موبائل بجنے لگا.....

ایک منٹ پلین یہاں خیال رکھیے گا میں ابھی آیا

اسفندیہ

bgf

آخر ہے کون؟..... "لالہ رخ اسکے اس دوست کے بارے میں کچھ نہیں جانتی تھی اور نہ وہ ان کے گھر آیا تھا ارے وہ میرا دوست ہے بلاول گلغام فارس۔ اب اتنا بڑا نام ہے اس لئے میں نے چھوٹا کر کے لکھ لیا۔ اچھے باقی بات بعد " میں کروں گا۔ پلیز میرے آنے تک اپنے کاریگر بیٹے کو لیپ ٹاپ سے دور ہی رکھیے گا میرے کچھ ڈاکو منٹس ہیں اس میں

اسے ہدایت دیتا وہ اپنا موبائل لے کر باہر چلا گیا

یہ اسفندیہ کے دوست بھی ہر وقت پریشان کرتے رہتے ہیں۔ ایک پل بھی ڈھنگ سے بات نہیں کرنے دیتے..... " منہ سکیڑتی لالہ رخ لیپ ٹاپ اکیلا چھوڑ کر چلی گئی

جی بڑے نانو کیا ہوا؟.... "لان میں آکر اس نے کال اٹینڈ کی

ہم کب سے آپ کو کال کر رہے ہیں آپ نے ہمارا فون کیوں نہیں اٹھایا؟.... "تو کافی غصے میں دکھائی دے رہے تھے

بڑے نانو آج سب لوگ آس پاس موجود تھے۔ اس لیے فون نہیں اٹھاسکا۔ بڑی مشکل سے آنکھ بچا کر یہاں آیا " ہوں..... "اس نے اپنی صفائی پیش کی

اچھا بتائیے کیا صورتحال ہے وہاں کی؟.... "اسفندیہ کی بات سن کر وہ نارمل ہوئے

ابھی تک کسی کو مجھے پر شک نہیں ہوا۔ تاشغین روز مجھ سے دل آویز کا پوچھنے آتا ہے۔ میں نے اسے کچھ بھی نہیں بتایا۔ " ...نانا جان ایک بات کہوں؟

"....ہاں کہو کیا بات ہے؟"

میں کہنا چاہتا ہوں کہ تاشفین اب بدل چکا ہے۔ وہ پہلے جیسا تاشفین نہیں رہا۔ اس لیے پلیز آپ لوگ واپس آجائیں....." وہ سردار چنگیز سے درخواست کرنے لگا

"..... نہیں ابھی ہم واپس نہیں آسکتے کیونکہ دلاویز کی حالت ایسی نہیں ہے کہ وہ واپس آسکے"

اسفند کو تھوڑی تشویش ہوئی.... کیوں کیا ہوا دلاویز کو؟"

ہونا کیا ہے بیٹا وہی جو آج سے چار سال پہلے تھا۔ ہم نے سوچا تھا کہ اب وہ واپس آنے کی وجہ سے ان کی حالت بدل جائے گی پر ان کی حالت میں کوئی سدھار نہیں آیا۔ آدھی رات کے وقت اٹھ کر رونے لگتی ہیں اور چلانے لگتی ہیں ڈاکٹر بھی تھک چکے ہیں مگر وہ اس صدمے سے باہر نہیں آئیں

".... پھر اب کیا ہوگا؟... بڑے نانو"

ہونا کیا ہے۔ اب ہو گا میرے کھیل کا آخری داؤ۔ اور اس داؤ کے بعد تاشفین کو سبق مل جائے گا کہ ہر کام کو کرنے سے پہلے سو بار سوچنا ضروری ہے۔ آپ بس اس بات کا دھیان رکھیے گا کہ کسی کو بھی یہ پتہ نہ چلے کہ آپ ہم سے رابطے میں ہیں....." سردار چنگیز اسفند کو ہدایات دینے لگے

آپ فکر نہیں کریں بڑے نانو۔ کسی کو بھی اس بات کی بھنک نہیں لگے گی۔ کہ میں آپ لوگوں کے رابطے میں ہوں....." اسفند نے انہیں پوری تسلی دی

"..... اچھا بیٹا ہم فون رکھتے ہیں دلاویز کو ڈاکٹر کے پاس لے کر جانا ہے.... اللہ حافظ"

او کے بڑے نانو.... اللہ حافظ..... "اسفند فون بند کر کے اندر چلا گیا۔ ادھر اسفند کا بیٹا سعد ان نے اس کی ساری باتیں سن لیں۔

او آئی سی اب پتہ چلا کہ پاپا اپنے بڑے نانو کو بی جی ایف کہتے ہیں۔ میں ابھی جا کر ماما کو بتاتا ہوں... نہیں نہیں ماما کو نہیں بلکہ بازل اور ابلا ج کو بتاتا ہوں.... اب دیکھیے گا پاپا یہ سعد ان آپ کی پوری جاسوسی کرے گا۔ اور سب کو بتائے گا کہ بی جی ایف آپ کے بڑے نانو ہیں۔ جو ہماری مامی کو لے کر چلے گئے ہیں..... "یہ ننھا جاسوس اب لالہ رخ کو ڈھونڈتے ڈھونڈتے اندر گیا۔

ارے واہ یہ لیپ ٹاپ کھلا ہوا ہے اسے تو میں ابھی بند کرتا ہوں.... "اس کی نظر میں اسفند کے لیپ ٹاپ پر پڑی اس نے دراز سے کیل اٹھائی اور لیپ ٹاپ پر رکھ کر زور سے ہتھوڑی ماری جس سے اسفند کا نازک لیپ ٹاپ چور چور ہو گیا۔

یہ کیا کر دیا پاگل کی اولاد.....؟... اسفند جیسے اندر آیا اپنے لیپ ٹاپ کا حال دیکھ کر آگ بگولا ہو گیا "لالہ رخ پلیر ادھر آئے..... "اسکی آواز پر وہ بھاگتے بھاگتے اندر آئی..... "

"اب کیا ہو گیا؟.... اس نے ہانپتے ہوئے پوچھا

ذرا اپنے اس بیٹے کی حرکت پر بھی نظر کر لیجئے۔ انہوں نے میرے لیپ ٹاپ کا کیا حال کر دیا ہے۔ میں نے آپ سے کہا "بھی تھا کہ نظر رکھے گا۔ خود کو بہت بڑا انجینئر سمجھتا ہے۔ آپ بتائیے اس میں میرے ڈاکو منٹس تھے۔ ان کا کیا کروں.... دونوں خونخوار نظروں سے اسے دیکھ رہے تھے

یہ کیا کیا تم نے سعد ان؟... "وہ غصے سے اسے پکڑ کر بولی "

ممایہ لیپ ٹاپ کھلا پڑا تھا۔ اس لئے میں نے اسے بند کرنے کے لئے کیل رکھ کر ہتھوڑی کی مدد ٹھوکنے کی کوشش کی " مگر یہ ٹوٹ گیا لگتا ہے خراب کمپنی کا ہے.... وہ معصومیت کی تمام حدوں کو پار کر رہا تھا

ہاں بیٹا ہر وہ چیز جو تم بناتے ہو خراب کمپنی کی ہوتی ہے۔ تمہارے مبارک ہاتھ جو لگتے ہیں۔ اچھا اب جاؤ یہاں سے۔ اس " سے پہلے کہ میرا دماغ خراب ہو جائے..... سعد ان نے وہاں سے جانے میں ہی اپنی بھلائی جانی... وہ فوراً وہاں سے رفو چکر ہو گیا

دونوں شیطان سوئے ہوئے تالیہ اور آریان کا حلیہ بگاڑنے میں مصروف تھے

بڈی کیا کر رہے ہو؟..... "بازل نے اپنے جڑواں بھائی کو حیرانی و پریشانی سے دیکھتے ہوئے پوچھا"

ارے بڈی کل ممی ڈیڈی کہہ رہے تھے نا کہ وہ اپنا منہ کسی نہیں دکھا سکتے۔ اس لیے میں انکا منہ چھپا رہا ہوں..... "ننھا"

بالاج بڑی محنت سے تالیہ اور آریان کامیک اپ کرنے میں مصروف تھا

ارے بڈی یہ تو ہمارے ممی ڈیڈی لگ ہی نہیں رہے۔ واؤ کتنے کمال لگ رہے ہیں..... "دونوں بھائی ہنسنے لگے"

بس بڈی کسی بھی طرح اپنے ممی ڈیڈی مر مر نہ دیکھ سکیں۔ پھر دیکھنا لوگ انکا نیا چہرہ دیکھ کر کتنا پیسی ہونگے..... "

"دونوں بھائی اب تالیہ اور آریان کے جاگنے کا انتظار کرنے لگے

ارے شیطانوں تم لوگ اس وقت ہمارے کمرے میں کیا کر رہے ہو؟.... "آریان نے آنکھیں ملتے ہوئے ان سے

پوچھا

ارے پوچو پوچو آج ہمارے ماما پانتے پیارے لگ رہے ہیں؟.... "دونوں بھائی آریان اور تالیہ کی گالیں کھینچنے لگے

کیا بات ہے آج مئی ڈیڈی پر بہت پیار آرہا ہے خیر تو ہے نا؟.... "تالیہ ان دونوں کو مشکوک نظروں سے دیکھ رہی تھی " ایک منٹ آپ دونوں ایک دوسرے کو نہیں دیکھیں گے ٹھیک ہے نا.... "بازل نے دونوں کی آنکھوں پر اپنا ہاتھ رکھا

".... اب یہ کیا ہوا ہم ایک دوسرے کو کیوں نہیں دیکھ سکتے؟ "

وہ آنکھوں سے ان کا ہاتھ ہٹانے کی کوشش کرنے لگے

ارے آپ لوگ چلیے نا ہمارے پاس ایک سر پرانز ہے.... "دونوں ان کا ہاتھ پکڑ کر کھینچنے لگے "

"..... ارے شیطانوں پہلے منہ ہاتھ دھو لینے دو پھر چلیں گے "

نہیں آپ لوگ ایسے ہی چلیں گے۔ اس لئے ہم آپ کو لے کر جائیں گے..... ان دونوں کے نانا کرنے کے باوجود " دونوں کو لے کر نیچے چلے گئے.... "نیچے جس نے بھی انھیں دیکھا سب کی ہنسی رکنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی ادھر... رحیم جیسے ہی ان کے سامنے کھانا لے کر آیا ان دونوں کو دیکھ کر دھڑام سے نیچے گر گیا اور کھانا اس کے اوپر

یا خدا پاک یہ کیا بلا ہے؟.... "ان دونوں کو دیکھ کر رحیم چیخنے لگا "

رحیم کمبخت تم اس طرح کیوں ڈر رہے ہو جیسے کوئی چڑیل یا جن دیکھ لیا ہو؟.... "آریان نے رحیم کو پکڑا اور اسے " ڈانٹنے لگا رحیم اور زیادہ ڈر رہا تھا

آریان، تالیہ واہ واہ کیا حسن آیا ہے تم لوگوں پر.... خدا کی قسم میں تو عاشق ہو گیا ہوں..... "باہر سے آتا تاشفین ان " دونوں کو دیکھ کر ہنسی سے لوٹ پوٹ ہو گیا

آریان..... جیسے ہی اس نے آریان کی طرف دیکھا۔ ایک دم سے تالیہ کی چیخ نکلی۔ ادھر جیسے ہی آریان بھی اسے " دیکھا وہ بھی چیخنے لگا

آریان چھوڑو یہ سب وہ دیکھو بھائی جان کو.... آج کتنے سالوں بعد اتنا ہنس رہے ہیں۔ آریان آج میرے دل میں " ایک امید جاگی ہے کہ اب بہت جلد دلاویز آپنی ہمارے ساتھ ہونگی..... "سب لوگ تاشفین کو یوں ہنستا دیکھ کر تسلی ہوئی کہ ان کا بیٹا شاید اب زندگی کی طرف لوٹ آئے

".... مجھے بھی یقین ہے تالیہ کے اب بہت جلد بھابھی ہمارے ساتھ ہوگی اور ہم لوگ ہنسی خوشی رہنے لگیں گے " آریان نے اسے مطمئن کیا

تاشفین جیسے ہی کمرے میں آیا جیسے دکھ تازہ ہو گیا اسے لگا۔ جیسے ابھی کل کی بات ہو جب دلاویز اس سے روٹھ کر چلے گئی۔ وہ آہستہ آہستہ چلتا ہوا کرسی پر جا بیٹھا اور پاس بڑی دل آویز کی تصویر اٹھالی

جانتی ہو آج تمہارے شرارتی بھتیجیوں نے کیا کیا۔ انہوں نے آریان اور تالیہ کا میک اپ کر دیا۔ اور انہیں جن اور " چڑیل بنا دیا۔ سچ میں ہنس ہنس کر برا حال ہو رہا تھا ہاہا..... "ہنستے ہنستے اچانک اس کے چہرے پر دکھ ابھر آیا۔ اسکی ساری خوشی ایک دم غائب ہو گئی

. پلیز اب لوٹ آؤ زندگی بہت مشکل ہونے لگی ہے "

اس نے تصویر سائیڈ پر رکھی اور وضو کرنے چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ وضو کر کے نماز پڑھنے لگا۔ نماز پڑھنے کے بعد وہ اللہ کے حضور دعا کرنے لگا۔

یا اللہ اب مجھ سے برداشت نہیں ہو رہا یہ تکلیف مجھے اندر ہی اندر کھا رہی ہے۔ پلیز اب یہ سزا ختم کر دیجئے اور مجھے "میری دلاویز لوٹا دیجئے۔ کم از کم یہی بتا دیجیے کہ وہ صحیح سلامت تو ہے۔ تاکہ میرے دل کو تسلی ہو جائے۔ یا اللہ آپ تو تمام جہانوں کے بادشاہ ہیں۔ آپ کے ہاتھ میں سب کچھ ہے تو کیا آپ میری زندگی نہیں بدل سکتے۔ پلیز کرم کیجیے مجھے میری دل آویز سے ملا دیجئے۔ میں اس کے بغیر نہیں رہ سکتا۔ کاش کاش کوئی معجزہ ہو جائے اور مجھے پتہ چل جائے کہ وہ اس وقت کہاں ہے....." ابھی وہ گڑا گڑا کر دعا مانگ رہا تھا کہ اس کا موبائل بجنے لگا۔

اس نے دعا ختم کی۔ جائے نماز لپیٹی اور جلدی سے کال پک کی۔ اس امید کے ساتھ کہ شاید کوئی اس کی خبر دے دے۔ آج اسے محسوس ہو رہا تھا کہ جیسے اسکی خبر اڑ کر اس کے پاس آئی ہے....."

السلام علیکم لاریب سپیکنگ کیا میں تاشفین سے بات کر سکتی ہوں؟....." دوسری طرف سے نسوانی آواز آئی۔
وعلیکم السلام! کیسی ہو لاریب؟ اور آج اتنے دنوں بعد کیسے یاد آگئی میری؟....." ان کی شادی کے بعد آج اتنے دنوں بعد لاریب نے اسے کال کی

میں تو ٹھیک ہوں پر یہ بتاؤ دلاویز سوات میں کیا کر رہی ہے؟....." وہ الٹا اس سے ہی سوال کرنے لگی۔
دلاویز اور سوات میں... تمہیں تمہیں کس نے بتایا؟....." خوشی کے ساتھ ساتھ حیرانی بھی صاف ظاہر ہو رہی تھی۔
ہاں میں اور سکندر وغیرہ سوات سیر کرنے آئے ہیں "

یہاں میں نے دل آویز کو انکے بی جی ایف کے ساتھ دیکھا۔ ہم نے کچھ پوچھا نہیں لگ رہا تھا جیسے اس کی طبیعت خراب ہے۔ کیا کچھ ہوا ہے تو دونوں کے درمیان؟.... "لاریب اس سے وہ سوال کرنے لگی جس کا اس کے پاس کوئی جواب نہیں تھا

وہ سب میں تمہیں بعد میں بتاؤں گا۔ پلیز تم میرا ایک کام کرو کچھ بھی ہو لیکن نانا جی کو وہاں سے نکلنے نا دینا۔ میں ابھی " نکل رہا ہوں یہاں سے۔ پلیز تمہیں ہماری دوستی کا واسطہ کچھ بھی کرنا۔ مگر دل آویز کو سوات سے باہر جانے دینا.... " وہ لاریب سے درخواست کرنے لگا

تم فکر مت کرو میں دلاویز کو کہیں نہیں جانے دوں گی اور جو کچھ بھی ہوا ہے بعد میں پوچھ لوں گی تم لوگ جلدی نکلو " میں یہاں بڑے نانا کو سنبھالتی ہوں

لاریب نے دوسری طرف سے فون بند کر دیا

یا اللہ مجھے تو یقین ہی نہیں آرہا کہ آج مجھے اس کی خبر ملی ہے۔ مجھے پتہ نہیں تھا کہ اگر دعا میں درد ہو تو آسمان کو چیر دیتی " ہے۔ آپ کا بہت بہت شکریہ۔ بس اب پلیز میرے وہاں پہنچنے تک وہ کہیں نا جائے۔ اب میں اسے آپ کے حوالے کرتا ہوں۔ وہ سجدے میں گر گیا

"آج میری خوشی کی انتہا نہیں رہی۔ ناچوں، چھوٹے چھوٹے آج میں بہت خوش ہوں۔ میرا دل کر رہا ہے میں جھوموں " وہ آریان کو گھما رہا تھا۔ آریان بیچارہ چکرا کر گر گیا

ارے لالہ اگر کوئی بات ہے تو آرام سے بیٹھ کر بتائیے نا۔ یوں مجھے گھما کیوں رہے ہو۔ لالہ آپ کے بھتیجے کم ہیں مجھے " گھمانے کے لئے..... " وہ اپنا سر پکڑ کر چکر روکنے لگا

حد ادب... تم بھول کیوں جاتے ہو کہ آج بھی میں تم سے ڈیڑھ منٹ بڑا ہوں..... " تاشفین اپنی ٹون میں واپس لوٹا " ارے واہ لالے آج بڑے خوش دکھائی دے رہے ہو۔ کیا بات ہے آج اتنے سالوں بعد میں وہی تاشفین کو دیکھ رہا " ہوں..... " تالیہ اور آریان دونوں ہی اسے دیکھ کر خوش ہو رہے تھے

!!!! ارے سنو "

"..... جی سنائیے ہم ہمہ تن گوش ہیں "

وہ دونوں سنجیدہ ہوئے

"..... دلاویز مل گئی ہے "

دونوں کے ہوش ہی اڑ گئی یہ خبر سن کر۔ دونوں بھائی گلے ملے..... " ہاں میرے بھائی لاریب نے مجھے بتایا کہ دلاویز سوات میں ہے "

"..... کیا کہا دل بھابھی مل گئی گئی ہیں؟.... تو ہم یہاں پر کیا کر رہے ہیں چلیے ہم انہیں لے کر آتے ہیں "

تالیہ تو خود کو ہواؤں میں محسوس کر رہی تھی

ایسے نہیں تالیہ اب ہم اسے اسی طرح لائیں گے جیسے بڑے نانوں اسے لے کر گئے تھے۔ بڑے نانو بہت چالاک ہیں "۔ اگر انہیں پتہ چل گیا کہ ہم سوات آنے والے ہیں تو وہ وہاں سے بھی غائب ہو جائیں گے..... " تاشفین نے اسے روکا

آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں بڑے نانو بہت چالاک ہیں۔ اب ہم وہاں بھیس بدل کر جائیں گے تاکہ انہیں پتہ نہ چل سکے۔" بس اس بارے میں کسی کو نہیں بتایا جائے ہو سکتا ہے کہ کوئی انہیں بتا دے..... "تالیہ سردار چنگیز کے بارے میں بتانے لگی

وہ تو ٹھیک ہے پر یہ بتاؤ ہم وہاں کیا بن کر جائیں گے؟.... "اب اگلی بات پھر پریشانی میں ڈال گئی"

ارے بڑے نانو پنجابی"

اردو، پشتو اور انگلش کے بارے جانتے ہیں اس لئے ہم دی گریٹ سنجے دت کے گیٹ اپ میں جائیں گے۔ اب کسی کو، بتائے بغیر ہم مشن بڑے نانو کٹنیپنگ شروع کریں گے۔ اس بار مشن کی سردار میں ہوں گی..... "تالیہ نے اپنا فیصلہ سنا دیا اور دونوں بھائیوں نے حامی بھی بھری۔ اب وہ لوگ دلاویز سے چند گھنٹوں کے فاصلے پر تھی

تینوں وہ تینوں اپنا سامان پیک کر کے جب نیچے آئے تو سبرینہ اور دوسرے لوگوں کو اپنا منتظر پایا

ارے تم لوگ کہاں جا رہے ہو؟..... "سبرینہ پوچھے بغیر نہ رہ سکی"

امی جان ہم لوگ کسی کام سے باہر جا رہے ہیں۔ ہمارے آنے تک پلیز آپ بازل اور بالاج کا خیال رکھیے گا۔ ہم بہت "

جلد واپس آجائیں گے..... "تالیہ نے جلدی سے بات سنبھالی

".... مگر بتاؤ تو سہی کہ تم لوگ کہاں جا رہے ہو؟"

ابھی ہم لوگ جلدی میں ہیں پھر بات کریں گے۔ وہ ان کی بات کا جواب دیئے بغیر جلدی جلدی باہر نکل گئے "

سوات کا نظارہ نہایت خوبصورت اور دل فریب تھا۔ کار سر سبز راستوں پر چلی جا رہی تھی دونوں جانب پھولدار بیلین تھیں

عنان کے سر سبز پیڑ تھے جو اونچے درختوں کے دامن میں آسودہ تھے۔ کہیں کہیں گلاب کے کنج نظر آتے تھے جن میں بے شمار تتلیاں اڑ رہیں تھیں۔ ہر نظارہ انہیں اپنی طرف متوجہ کر رہا تھا

اوواؤ کتنا پیارا نظارہ ہے دل چاہتا ہے کہ انہیں اپنی آنکھوں میں بھر لوں..... "بے ساختہ تالیہ کے منہ سے نکلا " ارے سوات تو ہے ہی خوبصورت یہ دیکھو..... "

ہاں بھئی اب تو دریائے سوات ہمارے ساتھ رواں دواں ہے..... " آریان نے کار سے گردن باہر نکال کر دیکھا اور تیز پانی کو دیکھ کر جھرجھری لی

تالیہ پانی تو ہمارے بچوں سے بھی زیادہ تیز بہہ رہا ہے..... "خوش دیکھ کر وہ مسکرا کر بولا "

ارے اب اتنی بھی دکھ کیوں ہو رہے ہو ابھی تو ایک اور آنے والا ہے اس کا کیا ہو گا..؟.. "تالیہ کو اپنے نئے بچے کی فکر ہوئی

اب ایک خوبصورت نظارہ ان کے سامنے تھا وہ ایک اونچی چڑھائی چڑھ رہے تھے جہاں اناروں کے جھنڈے تھے اور " تھوڑا دور جا کر انھوں نے کار روک دی۔ میلوں تک پھیلے ہوئے سبزے

تالیہ ہانپتے ہوئے نیچے اتری..... "اب بتاؤ آگے کیا کرنا ہے؟... "دونوں تالیہ کی طرف دیکھ رہے تھے کہ آگے وہ کیا کرنے والی تھی

بھائی جان آپ پہلے یہ کیجئے کہ لاریب کو کال کر کے پوچھئے کہ اس وقت نانا جان کہاں ہیں۔ پھر میں بتاتی ہوں کہ آگے " کون سا لائحہ عمل تیار کرنا ہے..... اس کی بات مان کر تاشفین نے لاریب کو کال ملائی اور تھوڑی ہی دیر میں اٹینڈ کر لی گئی

"... اسلام علیکم لاریب کیسی ہو؟"

وعلیکم السلام! تم لوگ پہنچ گئے.... "وہ تھوڑا جلدی میں لگ رہی تھی "

ہاں ہم لوگ پہنچ گئے ہیں اب یہ بتاؤ کہ نانا جان اس وقت کہاں ہیں؟.... "آریان اور تالیہ اس کی طرف دیکھ رہے " تھے جبکہ وہ لاریب سے بات کرنے میں مصروف تھا

بڑے نانا اس وقت کالام میں موجود ہیں تم لوگ جلدی پہنچو میں نے ان پر نظر رکھی ہوئی ہے۔ پلیز جلدی پہنچ جاؤ " ہمیں ابھی نکلنا بھی ہے واپسی کے لیے

بہت بہت شکریہ آج تم نے ایک دوست ہونے کا فرض نبھایا ہے۔ انشاء اللہ کبھی زندگی میں ہمیں ضرورت پڑی تو میں " اپنی دوستی ضرور نبھاؤں گا۔ اوکے میں فون رکھتا ہوں ہم لوگ ابھی سوات میں ہیں آگے ہم کالام کے لیے نکلتے ہیں۔۔

فون بند کر کے وہ دونوں کی طرف بڑھا دونوں اسے ہی دیکھنے میں مصروف تھے

".... کیا کہہ رہی تھی لاریب؟"

لاریب نے بتایا کہ نانا جان اس وقت کالام میں موجود ہیں اس لئے ہم تھوڑی دیر یہاں رکیں گے پھر کالام کے لئے " نکلیں گے۔ تو تم لوگ بیٹھو کھانا کھا لیتے ہیں

آریان نے تاشفین کی مدد سے قالین بچھا دیا اور ایزی چیر ڈال دی۔ تاکہ تالیہ کو نیچے بیٹھنے میں تکلیف نہ ہو اور وہ آرام سے چیر پر بیٹھ سکے۔

دونوں بھائی آرام سے قالین پر بیٹھ گئے۔ تالیہ آنکھیں کھولے چاروں طرف سارا ماحول دیکھ رہی تھی اور حسن کو اپنی آنکھوں کے راستے دل میں اتار رہی تھی۔ نیلا گہرا آسمان اور نیلے پہاڑ آسمان کو چھو رہے تھے۔ آس پاس تناور درخت بے تحاشہ اگا ہو اسبزہ جو دور تک پھیلا ہوا تھا۔ خوبصورت پھولوں پر اڑتی تتلیاں۔ سبزے اور آسمان کے ملے جلے عکس چشمے کے دامن میں سمیٹے دریائے سوات اپنی موج میں بہہ رہا تھا۔ یہ قدرت کی بنائی ہوئی ایک مکمل تصویر تھی جو دیکھنے والے کے دل میں سما جاتے تھے

کیا دیکھ رہی ہو؟... "اسے یوں ماحول میں ڈوبے دیکھ کر آریان نے اس کو بلایا"

اتنا خوبصورت نظارہ ہے کہ دل خوش ہو گیا ہے۔ اور اتنی حسین جگہ ہے کہ میں بتا نہیں سکتی... "اس کے لفظوں سے ".... بھی خوبصورتی جھلک رہی تھی

ہاں بھی اتنی خوبصورتی دیکھ کر تو میرا دل سجدے میں جھکنے کو کر رہا ہے۔ خدا نے انسان کو اتنی چیزیں دی مگر وہ پھر بھی ناشکر ہے کہ اس کا دل ہی نہیں بھرتا۔ اب اس کو ہی دیکھ لو اتنا خوبصورت نظارہ اللہ نے پاکستان کو دیا ہے۔ مگر یہاں کے لوگ اس چیز کو نہیں سمجھیں گے جب تک ہم اسے کھو نہیں دیں گے.... "وہ دونوں باتوں میں مصروف تھے جبکہ تاشفین کی نظریں دل آویز کی تصویر میں گم تھیں

دیکھ رہی ہو یہ دونوں اب کتنے سیانے اور سمجھدار ہو گئے ہیں شاید والدین بننے کی وجہ سے یا ذمہ داریوں کی وجہ سے۔ " ... ایک میں ہوں جو ذمہ دار نہیں بن سکا۔ بس تھوڑی دیر تھوڑی دیر اور.... پھر ہم دونوں ایک ساتھ ہوں گے

.... اس نے مسکراتے ہوئے والے والٹ اپنی جیب میں ڈال لیا اور ان دونوں کے پاس آکر قالین پر بیٹھ گیا۔
انہوں نے کھانا لگایا اور آرام سے کھانے لگے تھوڑی دیر ادھر ٹھہرنے کے بعد اب وہ لوگ کلام کے لئے نکل پڑے



سعدان کے پیٹ میں اب بات نہیں سچ رہی تھی اس لیے اس نے ابلا ج اور بازل کو کال ملائی

ہیلو سعدی کیسے ہو؟.... "ابلا ج نے اس کا فون اٹھایا"

مجھے تم لوگوں کو ایک بہت امپورٹنٹ بات بتانی ہے اس لیے جلدی سے بازل کو اپنے پاس بلا لو.... "سعدان پودوں کی اوٹ میں چھپا تھا

ویٹ آمنٹ میں ابھی بڈی کو بلاتا ہوں پھر بات کرتے ہیں اس نے فون ہولڈ پر لگایا اور جلدی سے بازل کو بلانے چلا گیا۔

بازل اپنے چھوٹے چھوٹے گلابوں کو پانی دے رہا تھا جب ابلا ج کی آمد ہوئی۔ وہ جلدی سے اس کا ہاتھ پکڑ کر کھینچنے لگا.... "کیا ہوا بڈی اتنی جلدی میں کیوں ہے؟.... "بازل نے واٹر پائپ نیچے رکھا اور اس سے دریافت کرنے لگا

بڈی سعدی کی کال آئی ہے اور وہ ہمیں کوئی امپورٹنٹ بات بتانے والا ہے اس لیے پلیز جلدی چلو میں موبائل ہولڈ پر لگا کر آیا ہوں چلو.... "اس کا ہاتھ پکڑ کر ابلا ج اسے اپنے کمرے میں لے گیا

ہاں بولو سعدی کیا کام ہے اس وقت جو تم اتنے اتالے ہو رہے ہو بات کرنے کے لیے.... "بادل نے اپنے مٹی والے ہاتھ نیپکن سے صاف کیے

مجھے تم لوگوں کو یہ بتانا تھا کہ میرے پاپا اپنے بی جی ایف یعنی بگ گرینڈ فادر سے بات کرتے ہیں جن کے پاس میری " پھوپھو اور تم لوگوں کی بڑی ماما ہیں.... " اس نے رازداری سے دونوں کو بتایا اور پاس سے گزرتی لالہ رخ کے کان کھڑے ہو گئے وہ آہستہ آہستہ جلدی اس کے سر پر آن کھڑی ہوئی

ہاں اور مجھے یہ بھی بتانا تھا کہ ان کے گرینڈ فادر انہیں یہ بتا رہے تھے کہ وہ کسی کو بھی نہ بتائیں کہ ان کے بارے میں ".... کچھ جانتے ہیں

تم فکر مت کرو سعدی ہم لوگ ہیں نا۔ دیکھنا ہم لوگ بڑی ماما کو لے کر آئیں گے اور تمہارے پاپا کی بات بھی سب کو " بتائیں گے..... " دونوں بھائیوں نے اس کا بھرپور ساتھ دینے کا وعدہ کیا

اچھا میں اب فون رکھتا ہوں ماما مجھے ڈھونڈ رہی ہو گی اور پھر مجھے ڈانٹیں گی.... سعدان جیسے ہی پودے کی اوٹ سے " اٹھالالہ رخ کو اپنے سامنے پایا

وہ ماما..... وہ ماما..... میں نے... میں نے کچھ نہیں بتایا.... ہم لوگ تو ویسے ہی بات کر رہے تھے..... میں نے نہیں " بتایا کہ پاپا اپنے گرینڈ فادر سے بات کرتے ہیں جن کے پاس بڑی ماما ہیں.... " ڈرتے ڈرتے وہ ساری بات لالہ رخ کے سامنے بول گیا

اب تمہاری بھلائی اسی میں ہے کہ مجھے ساری بات بتاؤ جو تمہیں پتہ ہے..... اس نے سعدان کو گھورتے ہوئے کہا "

وہ ماما کل جب میں باہر آیا تو میں نے پاپا کو اپنی بی جی ایف سے بات کرتے سنا..... " سعدان نے لالہ رخ کو الف سے " بے تک ساری بات بتادی

اسفند نے مجھ سے اتنی بڑی بات چھپائی مجھے یقین نہیں آرہا.... مگر میں ان سے پوچھو گی ضرور. کیا انہوں نے یہ سب " کیا کیوں؟..... " لالہ رخ کو اسفند کا بات چھپانا بالکل اچھا نہیں لگا



سردار چنگیز کمرے کی کھڑکی کے سامنے کسی سے بات کرنے میں مصروف تھے باہر ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی کہ رونگٹے کھڑے ہو جائیں.

".... اچھا مطلب ہمارا سارا منصوبہ کامیاب رہا. اچھا ہے بہت اچھا ہے"

کامیابی بہت نزدیک تھی

اس بات کی آپ لوگ فکر مت کرو کہ کیا ہوگا. ہم نے سوچ لیا ہے کہ آگے مجھے کیا کرنا ہے. بس آپ لوگ وہی " کرتے رہنا جو ہم نے کہا ہے.... " وہ چلتے چلتے کھڑکی کے سامنے ایک سرد ہوا کا جھونکا انہیں چھو کر گزر گیا

سمجھ رہے ہیں نا ہم کیا کہنے. موسم بہت زیادہ لگ رہا ہے آج بارش کا امکان ہے اور بارش میں مینڈک باہر نکلنے لگتے ہیں " .. کی کوشش کر رہا ہوں

ہاں دلاویز کی فکر مت کریں ہم دلاویز کو سنبھال لیں گے. بس ہم اب بہت جلد اپنے کام کو انجام دیں گے.... اوکے " پھر بات کرتے ہیں ہم.... " فون بند کر کے وہ کمرے میں کھڑے سائے کی طرف دیکھنے لگے

آپ کا بہت بہت شکریہ بیٹا اگر آپ نے ہماری مدد نہ کی ہوتی تو یہ کام کبھی نہیں ہو سکتا. اگر کسی بھی مدد کی ضرورت ہو " تو اس سردار چنگیز کو ضرور یاد کیجئے گا ہمیں خوشی ہوگی.... " وہ تہ دل سے اس کا شکر گزار تھا

"... اب آپ جانیں اور آپ کا کام جانے میں اب چلتی ہوں۔ ارے بڑے نانویہ تو میرا فرض تھا جو میں نے ادا کر دیا " سردار چنگیز نے شفقت سے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا اور وہاں سے چلی گئی۔۔

خوش آمدید آپ لوگوں کو خوش آمدید۔ اس کھیل کا آپ کے بغیر پورا ہونا ناممکن ہے۔ اب ہمارے کھیل کا آخری داؤہ چلنے کا وقت آگیا ہے

ان کے چہروں پر فاتحانہ مسکراہٹ تھی اور جیت واضح طور پر نظر آرہی تھی اس کھیل میں کون کون شامل تھا یہ کوئی بھی نہیں جانتا تھا سوائے سردار چنگیز کے

کار کی سیٹ کے پچھلے حصے پر سر رکھ کر تالیہ آنکھیں بند کر کے بیٹھی تھی۔ وہ سوات کے حسین خطے ابھی اس کے ذہن سے نکلے نہیں تھے۔

کار اونچے اونچے راستوں پر سفر کر رہی تھی۔ تالیہ کے لیے یہ تھوڑا مشکل ہو رہا تھا اس کی پریگنسی کی وجہ سے مگر اس نے کسی کو بتایا نہیں کیونکہ اس کے لیے اس وقت سب سے اہم کام دلاویز کو واپس لانا تھا

ہم کہاں تک پہنچے؟....؟ اس نے پیچھے سے آریان کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے لجاہت سے کہا "

بس ہم پہنچنے ہی والے ہیں اب بتاؤ کہ ہمیں کرنا کیا ہے؟..." اب سب کام تالیہ کے کندھوں پر تھا۔ ایک وہی تھی جو " اس مشن کو کامیاب کر سکتی تھی

زیادہ کچھ نہیں کرنا بس آپ دونوں نے ہی گونگا بن جانا ہے اور جو بھی میں بولوں اس کا جواب اشارے دینا ہے خبردار " جو ایک بھی لفظ آپ دونوں کی زبان سے نکلا..... " اس نے دونوں کو فون کیا اور سب نے اپنا گیٹ اپ چینیج کیا

اب وہ پوری طرح بدلے ہوئے لگ رہے تھے تھوڑی دیر میں دونوں سردار چنگیز کے بنگلے کے سامنے تھے

ایک بات سنیں اگر آپ کا گزارہ بات کئے بغیر نہ ہو سکے تو بول لیجئے گا۔ میری طرف سے کھلی چھٹی ہے..... "ان " دونوں کو بتا کر تالیہ نے ڈور بیل بجائی

کون ہے بھائی اتنی زور سے بیل کیوں بچار ہے ہو کیا دروازہ توڑنے کا ارادہ ہے؟..... "شر فوچا چا آہستہ آہستہ چلتے " ہوئے دروازے تک آئے اور انہوں نے دروازہ کھولتے ہی غصے میں کہا

"

معاف کرنا لاہ اپن کو پتہ نہیں تھا کہ تم لوگوں کو پریشانی ہوتا ہے۔ آپ لوگوں کا گاڑی خراب ہو گیا۔ اسی وجہ سے اپن ادھر چہ آیا۔ اپن ادھر رہنے کے واسطے بولتا ہے کیا تم لوگ اپن کو یہاں رہنے کے لئے جگہ دے گا۔ جیسے ہی ہمارا گاڑی

ٹھیک ہو جائے گا ہم یہاں سے چلا جائے گا.... "تالیہ فل موالی سٹائل میں شر فوچا سے بات کر رہی تھی

آپ لوگ ادھر رہو ہم خان صاحب سے پوچھ کر آتا ہے۔ اگر انہوں نے اجازت دی تو آپ یہاں رہ سکتے ہیں..... " " ان تینوں کو وہاں روک کر شر فوچا سردار چنگیز کے پاس اجازت لینے چلا گیا۔ تھوڑی دیر میں وہ سردار چنگیز کی رہنمائی میں وہاں آیا

اچھا تو آپ یہاں رہنا چاہتے ہیں مگر کیوں؟... "سردار چنگیز انہیں غور سے دیکھ رہے تھے

اس کا جو رو اسے چھوڑ کر چلا گیا۔ وہ خان صاحب یہ اپن کو بیند ہے بیند بولے تو گھر والا اور وہ ہمارا تاؤ مطلب بھائی ہے " ہے۔ اور ہم لوگ اسے سیر کے لئے لے کر آئے ہیں مگر راستے میں ہمارا کار خراب ہو گیا۔ اسی لئے اپن نے ان کو بولا کہ اپن ادھر چہ رہے گا..... "وہ سنبھل کر بول رہی تھی تاکہ پکڑی نہ جائے

جورو مطلب؟....." سردار چنگیز کو اس کے بات کچھ خاص سمجھ نہیں آئی "

جورو بولے تو لوگائی لوگائی بولے تو وائف یا بیوی کھو گیا اس کا....." اتنی سمپل سی بات کو اس نے اتنا گند مار ڈالا کہ "

سردار چنگیز کا سر گھومنے لگا

نام کیا ہے آپ دونوں کا؟ انھوں نے آریان اور تاشفین سے پوچھا

یہ سلیم ہے ہمارا گھر والا اور یہ نعیم ہے ان کا بڑا بھائی....." طالبات کو سنبھالہ ہو جانتے تھے کہ ان سے کوئی نہ کوئی گڑبڑ ہو جائیگی

اچھا ٹھیک ہے آپ لوگ جا رہے ہیں مگر ایک دو دن سے زیادہ نہیں کیونکہ ہماری بیٹی کو زیادہ رش پسند نہیں ہے۔" ٹھیک ہے شرفو آپ انہیں گیسٹ روم میں لے جائیے..... وہ لوگ شرفو چاچا کے ہمراہی میں گیسٹ روم کی طرف چلے گئے۔

یہ آپ لوگوں کا کمرہ ہے کوئی چیز کی ضرورت ہو تو ہمیں آواز دے دیجئے گا اب آپ آرام کیجئے کا سامان رکھ کر باہر چلے گئے پورے کمرے کو دیکھ رہی تھی

ارے آریان کے بڑے نانا کی چوائس تو بہت ویلڈن ہیں۔ اٹالین ماربل اور سب کچھ بہت اچھے طریقے سے دبایا گیا ہے اور لگتا ہے بہت خرچہ ہوا ہو گا اس بنگلے کو بنانے میں

وہ سب چھوڑو یہ بتاؤ تم یہ گھنڈا اسٹائل میں کیوں بول رہی تھی۔ آف کتنی چیپ لینگو تاج یوز کر رہی تھی تم مجھے تو یقین ہی نہیں آ رہا تھا کہ تم میری بیوی ہو

شرفو چاچا کے جاتے ہی آریان اس پر برس پڑا

آریان تم بھی نابار بار سوال کے مجھے پریشان کرتے رہتے ہو اور اوپر سے یہ طبیعت..... "تالیہ کو غلط بولنے کا احساس" ہوا۔ وہ فوراً چپ ہو گئی

تالیہ تمہاری طبیعت.. کیا ہوا تمہاری طبیعت کو؟... تم ایسا کروادھر بیٹھو..... "آریان نے اسے بٹھایا"

"..... یہ پانی پیو تالیہ"

تاشفین نے اسے پانی پلایا

تالیہ اب کیسا لگ رہا ہے؟.... تم ایسا آرام کرو ہم آگے کا کام خود کریں گے..... "اسے اپنے بچے کی فکر ہونے لگی"

آریان تم فکر مت کرو ہمارا بے بی ہماری مدد کرے گا۔ تم میری فکر مت کرو اب جیسا میں بتا رہی ہوں ویسا ہی"

"..... کرنا"

لالہ رخ غصے سے ادھر ادھر گھوم رہی تھی۔ اسے بے صبری سے اسفند کا انتظار تھا۔ تھوڑی دیر بعد اسفند تھکا ہارا اندر آیا

لالہ رخ پلیر ایک گلاس پانی کا لادیتجئے۔ آج تو بہت تھک گیا ہوں..... اس نے لیپ ٹاپ والا بیگ ٹیبل پر رکھا اور

صوفے پر گرتے ہوئے بولا

لالہ رخ نہیں پانی کا گلاس اس کو پکڑایا.... یہ لیجئے پانی"

اسفند کیا آپ کو پتہ ہے کہ بڑے نانا کہاں ہیں؟.... "ابھی وہ نارمل انداز میں بات کر رہی تھی۔ وہ جاننا چاہتی تھی کیا"

اسفند اسے سچ بتائے گا کہ نہیں

ننہنہن نہیں تو۔ مہم مجھے تو ان کے بارے میں کلککلک کچھ بھی نہیں پتا..... آپ اتنا کیوں پوچھ رہی ہیں؟... "وہ" ہکھلانے لگا۔ اصل بات گول کر گیا

آپ جھوٹ بول رہے ہیں کہ میں جانتا ہوں۔ جبکہ آپ کو پتہ ہے کہ بڑے نانو کہاں ہیں ".... آپ نے مجھ سے اپنی شریک حیات سے جھوٹ بولا .

لالہ رخ کا اعتبار ٹوٹا تھا۔ ساڑھے چار سال کے رشتے میں ایک جھوٹ نے لے لی تھی

نہیں نہ ایسی کوئی بات نہیں ہے آپ کو غلط فہمی ہوئی ہے.... "وہ اسے سمجھانے لگا "

مجھے پتا ہے کہ آپ جھوٹ بول رہے ہیں وہ بی جی ایف اور کوئی کال نہیں بلکہ بڑے نانو ہی ہیں۔ آپ نے سب دیکھا تھا " نامیرے لالہ روز آپ سے پوچھنے آتے تھے کہ بتادیں انکی بیوی کہاں ہے پر آپ صاف مکر جاتے تھے

اتنے سال سے میرے لالہ کو چھوڑ کر آپکی سائیڈ لی۔ اور آپ ان سے کھیلتے رہے۔ یہ کہہ کر کہ آپکو کچھ پتہ نہیں ہے کہ " بھابی کہاں ہے۔ آپ جانتے تھے نہ کہ میرے لالہ کی حالت ٹھیک نہیں ہے

..... وہ پہلے کتنا ہستہ کھیلتے تھے پر آپکی وجہ سے وہ سب کچھ بھول گئے۔ پھر بھی پھر آپ نے ان پر ترس نہیں کھایا۔

آج اپنے شوہر سے زیادہ لالہ رخ کو اپنے بھائی کی فکر تھی۔ آج اسے اپنے بھائی کا دفاع کرانا تھا

میں چھپانا نہیں چاہتا تھا پر بڑے نانو نے مجھے قسم دی تھی۔ میں اپنی قسم نہیں توڑ سکتا تھا۔ مجھے معاف کر دیں پر میں مجبور " ہوں..... "وہ اس کے سامنے شرمندہ سا کھڑا تھا

قسم دی تھی آپ کو بڑے نانوں نے تو آج میں بھی آپ کو سعدان کی قسم دیتی ہوں کہ آپ کسی کچھ کو بھی نہیں بتائیں " گے۔ میں لالہ کو ابھی بتاؤں گی اور میرے لالہ کا گھر آباد ہو جائے گا۔ دیکھ لیجیے گا اسفند اگر آپ نے کسی کو بتایا تو ہمارا رشتہ خراب ہو جائے گا..... " ابھی وہ اسے سنا ہی رہی تھی کہ اچانک اسکی طبیعت خراب ہونے لگی۔ وہ چکرا کر گر گئی کیا ہوا لالہ رخ؟ آپ ٹھیک تو ہونا؟.... میں ابھی آپکو ڈاکٹر کے پاس لے کر چلتا ہوں۔ آپ کو اور ہمارے بچوں کو کچھ " نہیں ہو گا..... اس نے لالہ رخ کو اٹھایا اور ہسپتال لے گیا



تالیہ نے کھانا میز پر سجادیا۔ اس نے آریان کو اشارہ کیا وہ بڑے نانوں کو بلانے چلا گیا۔ ارے انکل تم آتا کیوں نہیں ہمارا جو رو بہت اچھا کھانا بناتی ہے..... " وہ بڑے نانوں کو پکڑ کر کھانے کے لیے لے آیا " ارے آپ لوگوں نے کھانا کیوں بنایا؟ ہمارے ملازم یہ سب کر لیتے ویسے بھی بیٹا اس حالت میں آپ کو آرام کرنا " چاہیے..... " وہ تالیہ کو اتنا تردد کرنے سے روک رہے تھے " اے بڑھوؤ تم اتنا کیوں کھاتا ہے رے۔ ایک تو اپن تیرے واسطے کھانا بنایا اور تو بھاؤ کھاتا ہے۔ ناٹ فیئر " مجبوراً وہ کھانا کھانے لگے۔ اگلے پانچ منٹ میں نانا جی نیند کی وادیوں میں چلے گئے۔ تالیہ نے منہ سکیڑ کر کہا "..... " آریان کھانا مت کھانا اس میں نیند کی گولیاں ملائی ہوئیں..... " آریان نے ہاتھ میں پکڑا نوالہ واپس رکھ دیا "..... تالیہ ایک بات کہوں " " پوچھو میرے انکار پر کونسا تم نہیں پوچھو گے..... " وہ پلیٹس میں گولیوں کے بغیر والا کھانا ڈالنے لگی

منع کئے بغیر بھی نہیں مانوں گا۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جس سے اس نئے مہمان کے دن نزدیک آرہے ہیں تم کچھ " زیادہ ذہین ہو گئی ہو..... " اس نے کھلے دل سے اسکی تعریف کی۔ تالیہ کی طبیعت تھوڑی خراب لگ رہی تھی مگر وہ بتا نہیں رہی تھی

آریان نانو کو پانچ گھنٹوں میں ہوش آجائے گا اس لئے ہمیں جلدی ہی یہاں سے نکلنا ہو گا۔ میں ابھی لالہ کو بلا کر لاتی ہوں..... " اسے کھانا سرو کر کے تاشفین کو بلانے چلی گئی

دلاویز اندھیرے کمرے میں بیٹھی تھی۔ اسکی نظر سامنے روشندان پر پڑی

تم اپنی اوقات بھول چکی ہو کہ تم ایک ونی ہو اور ونی کی کوئی عزت ہوتی..... " اس نے اپنا سر تھام لیا

"..... دلاویز تم ایک ونی ہے۔ دلاویز تمہاری کوئی عزت نہیں ہے نا ہی تمہاری کوئی عزت نفس ہے "

اسے دور سے آوازیں سنائی دینے لگی

نہیں نہیں نہیں..... " وہ زور زور سے رونے لگی

یہ نہیں ہو سکتا..... " اسکی رونے کی آواز سن کر اسے ڈھونڈتا تاشفین اس بند کمرے میں گیا

اس نے جیسے ہی دروازہ کھولا سامنے دلاویز بیٹھی تھی۔ اسکا حلیہ بگڑا ہوا تھا کوئی بھی اسے دیکھ کر یہ نہیں کہہ سکتا تھا کہ وہ دلاویز آریان حیدر ہے

دلاویز مجھے تو یقین ہی نہیں آ رہا کہ آج تم میرے سامنے ہو..... " وہ بھاگ کر اس کے پاس جا کر بیٹھا

محبت ایک بد دعا جیسی ہے جسے لگ جائے اسکا پیچھا نہیں چھوڑتی۔ یہ ہاتھ دیکھ رہے ہونا یہ اسی بد دعا نے خالی کر دیے..... " وہ اپنی ہی مستی میں بولی جا رہی تھی

مجھے معاف کر دو یہ سب میری وجہ سے ہی ہوا ہے مگر تم فکر نہ کرو میں ہوں نا۔ میں سب کچھ ٹھیک کر دوں گا....."

"اس نے دلاویز کو اٹھایا اور باہر لے گیا اس سے پہلے نانوجی کو ہوش آتا انہیں واپس ہریالی پور پہنچنا تھا

اسفند ہسپتال کے کوریڈور میں بے چینی سے ادھر ادھر ٹہل رہا تھا لالہ رخ کا آپریشن اندر چل رہا تھا

اس وقت میں کسے بلاؤں؟.... امی ابو تو مائرہ خالہ سے ملنے امریکہ گئے ہیں "

اور اس وقت لالہ رخ کے پاس کسی عورت کا ہونا ضروری ہے۔ ایسا کرتا ہوں میں سبرینہ آنٹی کو کال کر دیتا ہوں وہی اس وقت لالہ کے پاس رک سکتی ہیں

اس نے جلدی سے موبائل نکالا اور سبرینہ کو کال ملائی۔ اس پاس مریض آ جا رہے تھے

السلام علیکم! آنٹی کیسی ہیں آپ؟.... "اس نے سلام سے بات کی تو ابتدا کی "

وعلیکم السلام بیٹا میں تو ٹھیک ہوں۔ آپ سنائیں کیا حال ہے لالہ رخ کی طبیعت تو ٹھیک ہے نا؟.... "وہ ماں تھی اس لئے " بیٹی کی فکر سب سے پہلے تھی

وہ آنٹی لالہ رخ کی طبیعت خراب ہو گئی تھی اس لیے میں انہیں ہسپتال لے آیا ہوں اور ان کا آپریشن چل رہا " ہے.....

پلیز آپ جتنی جلدی ہو سکے یہاں پہنچ جائیں اس وقت امی جان بھی موجود نہیں ہیں اور کسی عورت کا یہاں ہونا بہت " ضروری ہے۔

اسفند نے سبرینہ کو ساری بات سمجھادی

بیٹا آپ فکر نہ کریں ہم تھوڑی دیر میں پہنچتے ہیں تب تک اب لالہ رخ کا خیال رکھیے گا..... "اسفند کی بات سن کر " سبرینہ بھی تھوڑی بے چین ہو گئی وہ جانتی تھی کہ آج کل لالہ رخ کی طبیعت ٹھیک نہیں رہتی رہتی. اسفند نے فون رکھا اور ڈاکٹر کے باہر نکلنے کا انتظار کرنے لگا

اسکیوز می سر آپ مس لالہ رخ کے ہسبنڈ ہیں؟... "ایک نرس اس کے پاس آئی "

"....جی میں مس لالہ رخ کا ہسبنڈ ہوں "

سر آپ ایسا کیجئے "

'o'

نیکٹیو بلڈ جتنی جلدی پوسیبیل ہو سکے ارتج کریں کیونکہ ہمارے بلڈ بینک میں یہ بلڈ اویلیبل نہیں ہے

"....او کے میں ابھی ارتج کر دیتا ہوں. پلیز میرے آنے تک میری وائف کا خیال رکھیے گا "

پہلے ہی وہ پریشان تھا اب ایک نیا مسئلہ آن پڑا اس نے جلدی سے کار کی چابی اٹھائی اور بلڈ لینے بھاگا



.بازل اور ابلان جب قاری صاحب کے گھر پہنچے تو قاری صاحب ٹی وی پر کچھ دیکھ کر خوش ہو رہے تھے

بڑی تم نے دیکھا قاری صاحب کیا دیکھ رہے ہیں؟... "بازل نہیں ابلان کی طرف اشارہ کیا "

بڑی میں بھی تو تمہارے ساتھ ہی ہوں. پھر میں کیسے دیکھ سکتا ہوں کہ قاری صاحب کیا دیکھ رہے ہیں؟.... چلو جا کر "

دیکھتے ہیں کہ قاری صاحب کیا دیکھ رہے ہیں..... "دونوں بھائی پردے کی اوٹ میں چھپ کر دیکھنے لگے

ٹی وی پر گانا چل رہا تھا اور دو عورتیں ناچ رہی تھیں

".... بڈی یہ آنٹیوں نے کپڑے کیسے پہنے ہوئے ہیں؟"

نہے بچوں کی ذہن میں چھوٹے چھوٹے سوال ابھرنے لگے

ہو سکتا ہے بچاری آنٹیوں کے پاس کپڑے کم ہوں اسی لئے تو اتنے چھوٹے چھوٹے کپڑے پہن رکھے ہیں.... ابلا ج "

نے کا استعمال کرتے ہوئے کہا

بڈی مجھے بھی ایسے کپڑے پہن کرنا چاہیے کچھ کرونا..... "بازل اس سے درخواست کرنے لگا "

تم اکیلے نہیں میں بھی نہیں ناچوں گا اور ہم ایسے ہی ڈریس تیار کریں گے. چلو قاری صاحب کو اپنا کام کرنے دو ہم گھر "

چل کر اپنا کام کرتے ہیں..... دونوں بھائی ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ کر اپنے گھر لوٹ گئے



گاڑی میں سب لوگ خاموش بیٹھے تھے. نانا جی ابھی تک بے ہوش پڑے تھے جب کہ دلاویز کے منہ سے کچھ بھی نہیں

نکلتا تھا ادھر تاشفین اسے دیکھنے میں مصروف تھا

آریان کار چلانے میں مصروف تھا، رہ گئی تالیہ تو وہ ان سب کا منہ دیکھ رہی تھی کہ کوئی منہ کھولے اور یہ خاموشی توڑے

او قبرستان کے مکینوں کوئی تو بولو میں یوں خاموش نہیں رہ سکتی. ایسے لگ رہا ہے جیسے قبر میں پڑی ہوں..... "

"آریان نے سر سری سا اسے دیکھا اور دوبارہ ڈرائیونگ کرنے لگا

عجیب مصیبت ہے بھئی ایک تو میں نے اتنا بڑا مشن کامیاب کیا اور آپ لوگ مجھے انعام کی بجائے بات بھی نہیں کر رہے.... " اتنا بڑا کام کرنے کے بعد انعام نہیں ملا گلہ تو بنتا تھا

ہاں جی بولیے مس تالیہ آریان خان کیا انعام چاہیے آپ کو؟.... آریان اس کی ناراضگی نہیں دیکھ سکتا تھا اس لئے اس " سے بات کرنے لگا

ویسے تالیہ میں سوچ رہا ہوں آج میں کچھ مانگوں کیا خیال ہے مانگوں؟... " وہ سوالیہ نظروں سے اسے دیکھنے لگا " تالیہ میں تم سے درخواست کر رہا ہوں کہ پلیز اس دفعہ مجھے ایک ننھی سی پیاری سی معصوم سی لڑکی چاہیے۔ بالکل " میرے جیسی معصوم۔ ان شیطانوں جیسے لڑکے نہیں ہیں جو تم پر گئے ہیں..... " آخری فقرے پر اس کی ہنسی نکل گئی اچھا آپ کو اب میں شیطان لگتی ہوں پہلے تو دیکھو کیسے لٹو کی طرح ارد گرد گھومتے رہتے تھے۔ اور اب جب دسترس حاصل کر لی ہے تو مجھے شیطان اور پتہ نہیں کیا کیا کہہ دیتے ہیں۔ جائیے مجھے آپ سے بات نہیں کرنی اور دیکھے گا اس دفعہ بھی لڑکا ہی ہو گا.... " اس نے ناراضگی سے منہ پھیر لیا اور باہر دیکھنے لگی

ارے تم لوگ کتنے ناشکرے ہو۔ اولاد تو اولاد ہوتی ہے چاہے لڑکا ہو یا لڑکی۔ اس سے کیا فرق پڑتا ہے اگر شرارت کی..... بات کرو تو تھوڑا فرق تو پڑتا ہے۔ اور اگر تم لوگوں کی اولاد تو کمال نہیں جلال، دھمال اور پتہ نہیں کیا ملال ہے

ویسے یہ تو بتاؤ ان بچوں کو کیا کھلا کر پیدا کیا ہے تاکہ میں دل کو ان چیزوں سے دور رکھوں۔ تاکہ میرے بچے ایسے شیطان نہ ہوں..... " دلاویز کو اپنے پاس دیکھ کر وہ مطمئن ہو چکا تھا اس لیے آپ اس نے بھی ان دونوں کے جھگڑے میں اپنا

حصہ ڈالا

ہاں ہاں اپنی باری دیکھو کیسے کہہ رہے ہیں۔ اور ہماری باری دیکھو۔ آپکے بچے بچے اور ہمارے بچے شیطان واہ واہ واہ واہ " لالے

ماں صدقے جائے بلکہ ماں مر جائے آپ کی بات سن کر..... "اس نے غصے سے تاشفین کی بلائیں لیں۔ تاشفین ہنسی سے لوٹ پوٹ ہو رہا تھا۔ اچانک سردار چنگیز نے پہلو بدلا اور انہیں ان کی موجودگی کا احساس ہوا

لوجی ہم لوگ گھر کے نزدیک پہنچ آئے اور باتوں باتوں میں پتہ ہی نہیں چلا..... "وہ دونوں کی طرف دیکھ رہا تھا " اچانک کار کے آگے پتھر آیا۔ اس نے جلدی سے بریک لگائی اور تالیہ سامنے جا لگی

آریان..... "وہ زور سے چلائی تو دونوں بھائی اس کی طرف دیکھنے لگے "

کیا ہوا تو ٹھیک تو ہونا؟..... "اس کی بات کا جواب دیئے بغیر وہ درد سے کرار ہی تھی "

مجھے لگتا ہے ہمیں اسے ہسپتال لے جانا ہو گا.... "تاشفین نے اسے مشورہ دیا "

ٹھیک ہے آپ بڑے نانو اور دلاویز بھابھی اندر لے کر جائیں۔ میں تالیہ کو ہسپتال لے کر جاتا ہوں وہیں سے امی جان کو " بھی بلا لوں گا..... "اس نے رحیم کو آواز لگائی اور ان کی مدد سے بڑے نانا جان کو باہر نکالا

چھوٹے یہ اتنا آسان نہیں ہے مجھے لگتا ہے مجھے بھی تمہارے ساتھ جانا چاہیے۔ اس وقت تم دونوں کا اکیلے جانا صحیح نہیں " ہے..... تاشفین اسے سمجھانے لگا

لالہ پلیر یہ باتوں کا وقت نہیں ہے آپ اپنی بیوی کو سنبھالیے میں اپنی بیوی کو سنبھالوں گا.... "اس نے دلاویز کو پکڑ کر " باہر نکالا

اچھا ٹھیک ہے مگر مجھے اپڈیٹ دیتے رہنا۔ کسی بھی چیز کی ضرورت ہو تو اپنے بڑے بھائی کو بلا جھجک یاد کر لینا میں فوراً " پہنچ جاؤں گا.... " اس نے اریان کا کندھا تھپتھپایا

تم نہ آئے تو میں رسی باندھ کر میں لے جاؤں گا۔ اسکی فکر مت کرو میں چلتا ہوں... " تالیہ کی حالت خراب ہوتی جا رہی " ... تھی۔ اس لئے اسے کار کی پچھلی سیٹ پر سے لٹا کر۔ جلدی خود سے آگے بیٹھا اور کار ہسپتال بھگالے گیا

یا اللہ ان کی زندگی میں ڈھیر ساری خوشیاں دے اور ان کی اولاد کو بھی ڈھیر ساری خوشیوں سے نوازنا..... " تاشفین " نے انہیں دل سے دعا دی

رحیم بڑے نانا جی کو لے کر اندر جا چکا تھا۔ وہ دل آویز کی طرف بڑھا جو آسمان کی طرف جانے کیا دیکھ رہی تھی

چلو زوجہ محترمہ ہمارا گھر آگیا ہے جو جانے کب سے آپ کا منتظر تھا اپنے قدم اندر رکھیے اور اس کا انتظار ختم کیجئے.... " " اس نے دلاویز کا ہاتھ پکڑا اور اسے اندر لے جانے لگا

تمہیں پتہ ہے یہ رشتے کیا ہوتے ہیں؟.... " اس کے ساتھ چلتے ہوئے بولیں "

یہ وہی بات ہوتی ہے جیسے ہماری مٹھی میں بندریت اگر ہماری مٹھی اچھے سے بند رہی تو سہی۔ اور اگر مٹھی کھل گئی تو " ریت گر جائے گی۔ ایسے ہی ہمارے رشتے ہوتے ہیں جنہیں اگر مضبوطی سے ناپکڑا تو ریت اور ان لوگوں کی حالت ایک جیسی ہو جاتی ہے

رشتے بنانے کے لیے مٹھی کا مضبوط ہونا ضروری ہے۔ ورنہ یہ ریت کبھی بھی اور کسی بھی وقت گر سکتی ہے... کبھی کسی بچے کو ریت کا گھر بناتے ہوئے دیکھا ہو تو پتہ چلے گا کہ وہ کتنی احتیاط سے گھر بناتا ہے۔ ایک بچہ جانتا ہے کہ اس کی ذرا سی لاپرواہی اس کے بنائے ہوئے گھر کو توڑ سکتی ہے۔ ٹھیک اسی طرح اگر اپنے رشتے کو مضبوط کرنا ہے تو اعتبار اور محبت کو

شامل کرنا ضروری ہے ورنہ ہاتھ خالی رہ جائیں گے....." تاشغین اسی کو دیکھ رہا تھا وہ کتنی بدل چکی تھی۔ اس کے سامنے ہوتے ہوئے بھی وہ اسے پہچان نہیں رہی تھی صرف ایک ہی بات اس کے ذہن میں تھی محبت ایک بد دعا ہوتی ہے۔ وہ اس بد دعا کی شکار ہو چکی ہے

لالہ رخ اسفندیاسر کون سے وارڈ میں ہے پلینز چیک کر کے بتا "..... سبرینہ بہرام خان کے ساتھ ہسپتال پہنچ چکی تھی دیکھتے....." بہرام خان نے ریسپشنسٹ سے پوچھا

..... جی آپ سیدھے جا کر رائٹ پر جا کر مڑ جائیے گا سامنے آپریشن تھیٹر میں ان کا آپریشن چل رہا ہے " ریسپشنسٹ نے مودبانہ جواب دیا

جزاک اللہ بیٹا۔ اللہ آپ کا نصیب اچھا کرے.... " بہرام خان اسے دعا دیتے سبرینہ کو لیکر آپریشن تھیٹر کی طرف " چلے گئے سامنے ہی اسفند بے چینی سے چل رہا تھا

کیا بنا بیٹا ڈاکٹر ابھی تک باہر نہیں آئے..... " سبرینہ اس سے پوچھنے لگیں "

نہیں آنٹی ابھی تک تو نہیں آئیں پر لگتا ہے تھوڑی دیر میں آجائیں گی..... " اسفند کافی تھکا ہوا لگ رہا تھا "

بیٹا آپ تھوڑی دیر بیٹھ کر آرام کر لیں ہم تب تک یہاں ہیں..... " بہرام خان اس کی حالت دیکھ رہے تھے اس لیے " اسے سمجھانے لگے

ارے نہیں انکل ایسی بھی کوئی بات نہیں ہے۔ آپ جانتے تو ہیں۔ سعدان کی باری تو میں پورا ایک دن سو ہی نہیں پایا تھا " . اور اب تو ماشاء اللہ دو بچے اور آنے والے ہیں

پھر آج کیسے آرام کر لوں میرا تو خوشی کے مارے دم نکلا جا رہا ہے....." اسفند کی خوشی دیدنی تھی اس کے چہرے کی خوشی دیکھ کر دونوں میاں بیوی نے دل سے اس کے لیے دعا کی

پلیز سامنے سے ہٹ جائے ایمر جنسی ہے پلیز سامنے سے ہٹ جائے....." آگے چلتا آریان سب کو سامنے سے ہٹا رہا تھا

.. ارے یہ آریان کس کو لارہا ہے اور ایسی کیا ایمر جنسی ہے جو یہ لوگوں کو سائیڈ پر کر رہا ہے "

سبرینہ بیگم اپنے شوہر سے مخاطب ہوئیں تو دونوں میاں بیوی اس کی طرف بڑھے...

آریان بیٹا کیا ہوا ہے تالیہ کو یہ اس طرح کیوں لائے ہو اسے....." سبرینہ اس سے پوچھ گچھ کرنے لگیں "

امی جان وہ سب بات بعد میں بتاؤں گا ابھی تالیہ کا علاج کروانا ضروری ہے. ڈاکٹر آپ انہیں اندر لے جائیں میں سب "

فارمیسی پوری کر لیتا ہوں....." ڈاکٹر اسے اندر لے گئے آریان ریسپشن پر فارم فل کرنے چلا گیا

اب بتاؤ بیٹا کیا ہوا تھا تالیہ کو؟...." سبرینہ کی سوال جواب کے سوال جواب پھر سے شروع ہو گئے "

وہ امی جان ہم لوگ دلاویز بھابھی کو لینے سوات گئے تھے اور جب ہم گھر کے پاس پہنچے تو تالیہ کی طبیعت خراب ہو گئی "

"..... اس لیے جلدی میں اسے ہسپتال لے آیا

آریان نے انہیں ساری بات شروع سے آخر تک بتادی

کیا کہا دلاویز مل گئی ہے. کہاں ہے وہ اس وقت؟...." دونوں میاں بیوی دلاویز کا نام سن کر سٹپٹائے اور تھوڑا گھبرا گئے "

میں انہیں گھر چھوڑ کر آیا ہوں اس وقت وہ آرام کر رہی ہیں۔ ان کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے اور بڑے نانو کو بھی تھوڑی دیر میں آجائے گا۔ اس وقت مجھے صرف فکر ہے تو تالیہ کی

اللہ کرے کہ اسے اور میرے ہونے والے بچے کو کچھ بھی نہ ہو۔ ویسے آپ لوگ اسپتال میں کیا کر رہے ہیں؟...."

باتوں باتوں میں وہ بھول ہی گیا کہ وہ لوگ بھی ہسپتال میں کسی وجہ سے آئے ہیں

وہ بیٹا لالہ رک کی طبیعت بھی اچانک ہی خراب ہو گئی ابھی آپریشن چل رہا ہے امید ہے کہ تھوڑی دیر میں خوشخبری آ جائے گی....."

ارے واہ مطلب پہلے بھی ان دونوں نے ایک ساتھ خوشخبری سنائی اور اب بھی۔ کیا خیال ہے اسفند اس بار شرط لگائی جائے کہ کس کے گھر میں بیٹی ہوتی ہے؟...." وہ اسفند سے استفسار کرنے لگا

ہاں ہاں لگالو مجھے تو یقین ہے کہ دو بچوں میں سے ایک لڑکی لازمی ہو گئی۔ تمہارے جتنے کے چانس کم ہیں کیونکہ تمہارے پہلے بیٹوں کو دیکھ کر مجھے لگتا ہے کہ اس بار بھی تمہارے گھر شیطان کا چیلہ ہی پیدا ہو گا

وہ قہقہہ لگاتے ہوئے بولا۔ ابھی وہ لوگ باتیں ہی کر رہے تھے کہ آپریشن تھیر کی بتی سبز ہوئی اور ڈاکٹر دو پیارے پیارے بچوں کو لے کر باہر نکلیں

مبارک ہو آپ کے گھر دو پیارے پیارے بیٹے ہوئے ہیں...." ڈاکٹر نے انہیں خوشخبری خبریں سنائی۔ جہاں اسفند کا منہ کھلا تھا وہی آریان ہنس رہا تھا۔ جبکہ سبرینہ اور بہرام خان کی خوشی کی انتہا ہی نہیں رہی تھی

مبارک ہو اسفند تمہارے گھر بھی دو نئے شیطان کے چیلے پیدا ہو گئے ہا ہا ہا.... اب میری باری ہے دیکھنا میرے گھر لڑکی پیدا ہو گی...." اسفند کا منہ لٹک گیا اس کی بہت خواہش تھی کہ اس کے گھر لڑکی پیدا ہو جو پوری نہیں ہو سکی

ادھر نارمل وارڈ سے ڈاکٹر ایک اور بچے کو لے کر آریان کی طرف آئی

مسٹر آریان کانگریجیو لیشن آپ کے گھر بھی بیٹا ہی ہوا ہے.... "اس بار منہ لٹکنے کی باری باری ان کی تھی اور قبہ لگانے " کی باری اسفند کی تھی

اتناد کھی کیوں ہو رہے ہیں؟.... لوگ تو خوش ہوتے ہیں کہ ان کے گھر بیٹا ہوا ہے اور آپ ایسے دکھی ہو رہے ہیں جیسے " کوئی گناہ کر دیا.... " ان دونوں کو اداس دیکھ کر ڈاکٹر بولے بغیر نہ رہ سکیں

".... ڈاکٹر میری وائف کی طبیعت کیسی ہے اب؟ "

. جی ان کی نارمل ڈیوری ہوئی ہے اس لئے خطرے کی کوئی بات نہیں ہے. آپ تھوڑی دیر میں انہیں لے جاسکتے ہیں "

لالہ رخ کا آپریشن ہوا ہے اس لیے انہیں ایک دو دن یہاں رکھنا پڑے گا. بس اب ان لوگوں سے مل سکتے ہیں اوکے "..... میں چلتی ہیں. ایک بار پھر سے کانگریجیو لیشن

انہیں مبارک باد دیکھ کر ڈاکٹر وہاں سے چلی گئی آریان جلدی سے اپنے بچے کو لے کر تالیہ کے پاس گیا

تالیہ آنکھیں موندے لیٹی تھی. اس نے بچہ لے جا کر اس کے پہلو میں لٹا دیا اور خود بچہ پر بیٹھ گیا

مبارک ہو تالیہ ہمارے گھر میں ایک ننھا سا شیطان اور آگیا ہے بس لڑکی نہیں ہوئی اسکا دکھ ہے. کیا خیال ہے اس کے " درشن اس کے بڑے استادوں کو کرایے جائیں..... تالیہ نے آنکھیں کھول کر اپنے پہلو میں لیٹے بچے کو دیکھا اور پیار سے اس کے ماتھے پر بوسہ دیا

ہاں میرا خیال ہے ہمیں اسے اس کے بڑے استادوں سے ملو ادینا چاہیے. وہ بھی بہت بے چین ہو رہے ہیں اس سے " ملنے کے لیے.... " تالیہ تھوڑا کمزور لگ رہی تھیں اس لیے بولنے میں تکلیف ہو رہی تھی

"....ہاں تو ٹھیک ہے تم چینیج کر لو ہم چلتے ہیں اپنی فوج کے پاس "



اسفند دونوں بچوں کو لے کر اندر آیا لالہ رخ ابھی تک بے ہوش تھی

.ایم سوری لالہ رخ میری غلطی تھی مجھے اس حالت میں آپ سے کوئی بات نہیں چھپانی چاہیے تھی پر مجبور تھا "

لیکن میں وعدہ کرتا ہوں کہ آئندہ جو مرضی ہو میں آپ سے کچھ نہیں چھپاؤں گا.... "اسفند سچ میں شرمندہ تھا اگر آج

تھوڑی بھی اونچ پیچ ہو جاتی تو وہ اپنی بچوں کے ساتھ اپنی بیوی کو بھی کھودیتا

پکی بات ہے ناکہ آئندہ مجھ سے کچھ نہیں چھپائیں گے.... لالہ رخ نے موقع جان کر آنکھیں کھول لیں اسفند نے

اسے ایسے دیکھا تو گھبرا کر پیچھے ہٹا

ہاں بھئی ہاں میں وعدہ کرتا ہوں کہ میں کوئی بات نہیں چھپاؤں گا اور ہاں آپ کی بھابھی واپس آگئی ہے. اس لیے جلدی "

.ٹھیک ہو جائیں اور اپنی بھابھی سے ملنے جاہیے

ہاں ایک بات تو میں بتانا ہی بھول گیا وہ تالیہ کے یہاں بھی ایک لڑکا پیدا ہوا ہے.... "آج تو جیسے خوشخبریوں کا دن تھا

ایک سے بڑھ کر ایک خوشخبری مل گئی تھی

مطلب میں پھر سے مامی بن گئی اور آپ پھر سے ماما. واہ اب تو بس لالہ کے گھر میں بھی ایک ننھا سا بچہ آگئے اور ہماری "

"... فیملی پوری ہو جائے

لالہ رخ کو اب بس تاشفین کی فکر تھی

ابھی فیملی کا تو نہیں پتہ لیکن نانا جان پتہ نہیں اب کیا کریں گے اور دل کی حالت ایسی نہیں کہ وہ کسی بچے کو..... "وہ" بولتے بولتے چپ ہوا

سب کچھ اللہ پر چھوڑ دیں اللہ سب بہتر کرے گا۔ جب اللہ نے ہم سب کو ملا دیا ہے تو وہی کوئی راستہ بھی دکھائیں گے "



دلاویز پلیز کچھ تو بولو میں کب سے تمہیں خاموش دیکھ رہا ہوں پلیز کچھ تو بولو.... وہ جب سے آئی تھی خاموش ہی بیٹھی تھی

تمہیں پتا ہے درد کسے کہتے ہیں؟... مجھے پتہ ہے جب انسان کا اعتبار اس کے چاہنے والے توڑتے ہیں نہ تو بہت درد ہوتا ہے۔ جب کوئی ہاتھ پکڑ کر چلنے والا بیچ راستے میں آپ کو چھوڑ دے تب بہت درد ہوتا ہے

..... جب عمر بھر ساتھ نبھانے کا وعدہ کر کے پل بھر میں بھول جاتے ہیں۔ اور پتہ ہے جب درد ہوتا تو کیسا لگتا ہے؟

مجھے پتہ ہے جب درد ہوتا ہے تو ایسے لگتا ہے جیسے کسی نے کپڑا کانٹوں پر ڈالا اور زور لگا کر کھینچا اس بات سے بے خبر کی "..... کپڑا اس کی لاپرواہی سے پھٹ چکا ہے

تاشفین اسکی باتوں میں کھو گیا۔ وہ اسکے سامنے ہو کر بھی اسے پہچان نہیں رہی تھی

میں میں دلاویز کو وہی کچھ دوبارہ دکھاتا ہوں شاید کچھ ہو سکے..... "اس کے ذہن میں خیال کوندا اس نے دلاویز" اور سائرہ کی لڑائی والی ویڈیو اس کے سامنے پلے کی۔ سب کچھ کسی فلم کی طرح دلاویز کے سامنے گھوم گیا

مقام وصل نایاب است و راہ سعی ناپیدا

چہ می کردیم یارب گر نبودی نارسید نھا

(translation)

the position of connecting is rate and a way of trying is invisible
what we do oh God,if you were not there for the unsiders

اسے سب کچھ یاد آگیا سائرہ نے کیسے تاشفین کے بارے میں گھٹیا باتیں کی تھیں اور کیسے اس نے اسے مارا تھا۔ جیسے ہی اس نے دیکھا کہ تاشفین نے دیکھا کہ تاشفین نے اس پر ہاتھ اٹھایا اور اسے وئی کہا

"..... نہیں نہیں ہوں میں وئی نہیں ہوں میں وئی"

اس کی نظر تاشفین پر پڑی۔ وہ اٹھ کر اس کے پاس آئی

دل تم ٹھیک ہو گئی میں بہت خوش ہوں۔ پتہ ہے میں نے کتنی دعائیں مانگی تھیں۔ آج اللہ نے میری سن لی تم میرے سامنے ہو پلےز اب تم کہیں مت جانا..... "تاشفین نے جیسے ہی اسے گلے لگا دلاؤ بیز نے اسے دھکا دیا

دور رہو مجھ سے تاشفین بہرام خان۔ ڈونٹ یو ڈیر اینڈ سٹے آوے فرام می..... میں کوئی وئی نہیں ہوں تاشفین

میں دلاؤ بیز ہوں دلاؤ بیز میرا کوئی نہیں ہے۔ میں میں اکیلی ہوں..... "اسکی آنکھوں میں نفرت اتر آئی۔

نہیں ایسا مت کہو مجھے پہلے بہت سزا مل چکی ہے۔ ساڑھے چار سال گزر چکے ہیں اور ایک ایک پل میرے لئے برسوں کے برابر تھا..... "برسوں پر انا درد پھر سے تازہ ہو گیا

"..... مجھے کچھ نہیں سننا، تم جاؤ اپنی اس دوست کے ساتھ رہو ویسے بھی وہ تم سے بہت پیار کرتی ہے"

مرچکی ہے وہ..... "تاشفین اسکی بات اچک کر بولا"

کیا مرچکی ہے مگر کیسے ی ی ی یہ کب ہوا؟..... "اس نے استفہامیہ نگاہوں سے تاشفین کو دیکھا"

تمہارے جانے کے بعد مجھے ساری حقیقت کا پتہ چل گیا تھا اس لئے میں نے اسے گھر سے نکال دیا۔ اسی احساسِ ندامت میں اس نے خودکشی کر لی

وہ سر تھام کر بیٹھ گئی "..... یہ یہ کیا ہوا میرے اللہ"

پلیز اب تم مجھے چھوڑ کر مت جانا۔ میں نہیں رہ سکتا تمہارے بغیر..... "ابھی وہ دلاویز سے بات کر رہی رہا تھا کہ کھٹاک سے دروازہ کھلا۔ سامنے سردار چنگیز کھڑے تھے

تاشفین آپکی جرأت کیسے ہوئی ہماری بیٹی کو اپنے کمرے میں لانے کی۔ چال کمال کی تھی آپکی ہمیں یہاں لانے کی "ویسے ہم خود واپس آنے والے تھے اچھا ہوا آپ ہمیں واپس لے آئے....." وہ اپنی شاطرانہ چال اسکے سامنے رکھی بڑے نانو آپ واپس آرہے تھے میں یہ سن کر بہت خوش ہوں۔ آج آپ نے مجھے بہت خوشی دی ہے..... "تاشفین" مسکراتے ہوئے بولا

بس کرو لڑکے ہم واپس آپ کے لئے نہیں آئے بلکہ دلاویز اور آپ کے طلاق کے لیے آئے ہیں..... "سردار چنگیز" کی بات دونوں کے لیے کسی دھماکے سے کم نہیں تھی

طلاق.... آپ مزاق کر رہے ہیں نا؟.... "تاشفین کو ابھی تک یقین نہیں ہو رہا تھا"

ہماری عمر مزاق کرنے والی نہیں ہے۔ یہ لو طلاق کے پیپر اور کل کورٹ پہنچ جانا۔ چلو دلاویز بیٹا ہم آپکے باپ تاشفین "حیدر کی حویلی میں رہیں گے اور طلاق کے بعد واپس بلوچستان چلے جائیں گے....." وہ دلاویز کا ہاتھ پکڑ کر اسے لے گئے دلاویز قدم گھسیٹے ان کے ساتھ جارہی تھی۔ تاشفین زمین پر بیٹھ گیا اس کی حالت ایسی تھی کہ ہاتھ بھی گیا اور کھایا بھی نہیں



آریان تالیہ کو سہارا دے کر اندر لایا

آریان تمہارے سپوت کہاں ہیں آج نظر نہیں آرہے؟....." تالیہ اس کے ساتھ چلتے ہوئے بولی "

چلو اندر چل کر دیکھتے ہیں شاید اندر ہو....." دو میاں بیوی نے جیسے ہی دروازہ کھولا دونوں حیران و پریشان ہو گئے "

ابلاج اور بازل لہنگا چولی پہن کر ٹھمکے لگا کر ناچ رہے تھے

ناہنجارویہ کیا کر رہے ہو؟....." آریان نے تالیہ کو بیڈ پر لٹایا اور انہیں ڈانٹنے لگا "

وہ ڈیڈی ہم نے قاری صاحب کو دیکھا تھا وہ دیکھ رہے تھے دو آنٹیاں ایسے کپڑے پہن کر ناچ رہی تھیں بیچاریوں کے "

پاس کپڑے کم تھے۔ ہم نے بھی ماما کے کپڑے کاٹ کر یہ بنالیا....." بازل نے آریان کو صبح والی بات بتادی

رحیم قاری صاحب کو بلاؤ....." ان سب کو چھوڑ کر وہ باہر آیا "

اگلے بیس منٹ میں قاری صاحب ان کے سامنے تھے...." قاری صاحب کیا آپ کوئی بیہودہ ناچ گانے دیکھتے ہیں "

؟...ہاں یاناں میں جواب دیں بس....." اس نے دو ٹوک الفاظ میں کہا صاف پتہ لگ رہا تھا کہ وہ شدید غصے میں تھا

جی یہ سچ ہے... " قاری صاحب نے اپنی غلطی کا اعتراف کیا "

بس قاری صاحب آپ کے پیچھے کتنے لوگ نماز پڑھتے ہیں۔ جب آپ کے دل میں کھوٹ ہے تو لوگوں کی کیا نماز ہوگی۔ "

آپ کی وجہ سے میرے بیٹوں نے وہ کیا جو انہوں نے کبھی نہیں کیا۔ آپ کو شاید پتہ نہیں ہے کہ ہمارے گھر میں ٹی وی

نہیں ہے مگر یہ ٹھیک نہیں ہوا

رحیم جا کر اعلان کروادو کہ قاری صاحب اب نہ کسی کو نماز پڑھائیں گے اور نہ قرآن۔ ایک اچھے قاری صاحب کا انتظام " کرو اور ان کو تنخوا دیتے رہنا..... " رحیم قاری صاحب کو لے کر باہر چلا گیا

یہ بچے بھی نا بہت بگڑ چکے ہیں اب مجھے ان پر دھیان دینا پڑے گا۔ چلو جا کر بھابھی اور لالہ کو خوشخبری سناتا ہوں..... " اس بات سے بے خبر کی وہ چمن تو اب اجڑنے کے منجدھار تھا

بڑے نانو ہم کہاں جا رہے ہیں آپ نے تو کہا تھا کہ ہم بابا جان کی حویلی میں رہیں گے پھر آپ یہ مجھے کہاں لے کر جا رہے ہیں؟... دلاویز کو بے چینی ہو رہی تھی ابھی تو تاشفین نے اسے سب کو سچ بتایا اور ابھی اس سے جدائی ہم لوگ لاہور جا رہے ہیں اور کل تاشفین لاہور میں ہم سے ملے گا کیونکہ کل کورٹ میں آپ دونوں کو پیش ہونا ہے " اور کل کے کل ہیں آپ دونوں کا طلاق ہو جائے گا..... اس خبر سے دل آویز کو دھچکا لگا

مگر بڑے نانو کیا کچھ ایسا نہیں ہو سکتا کہ ہم تاشفین کو معاف کر دیں؟... اسے اپنی غلطی کا احساس ہو گیا ہے اور میں نے اس کی آنکھوں میں شرمندگی دیکھی ہے پلیز آپ یہ کیس نہ کریں.... " اس کا تاشفین سے بچھڑنا نہیں چاہتا تھا دلاویز بچے آپ کو اس بارے میں کچھ نہیں پتا اس لیے آپ کو خوشی سے بیٹھے رہے۔ اور ہمیں ہمارا کام کر دیں یہ طلاق ہو کر رہے گا یہ ہمارا آخری فیصلہ ہے۔ اب ہمیں اس بارے میں کوئی بحث نہیں کرنی انہوں نے دو ٹوک فیصلہ کر دیا اور دلاویز کے پاس رہنے کے سوا کچھ نہیں بچا

.....+++++.....

نہیں بڑے نانو ایسا نہیں کر سکتے۔ مجھے تم سے جدا نہیں کر سکتے میں یہ نہیں ہونے دوں گا۔ یہ کیسا امتحان ہے اس میں آزمائش لینے والے میرے اپنے ہی ہیں جو مجھے میرے اپنوں سے دور کر رہے ہیں۔ یا اللہ کچھ تو وہ راستہ دکھا کہ دل مجھ سے جدا نہ ہو۔ میں اس کے بغیر نہیں رہ سکتا

تاشفین لالہ..... وہ ٹرانس کی کیفیت میں تھا اسے کچھ سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ اس کے ساتھ ہو گیا

آریان جب کمرے میں آیا تو وہ گھٹنوں میں منہ چھپا کر بیٹھا تھا۔ وہ اس کے پاس آیا اور اس کا چہرہ اٹھایا تو اس کا چہرہ آنسوؤں سے تر تھا

لالہ کیا ہوا آپ رو رہے ہیں؟... ایسی کیا بات ہو گی جس نے میرے شیر جیسے بھائی کو رولا دیا

آریان میں پھر اس سے جدا ہو گیا۔ کیا اتنی جدائی کام نہیں تھی جو اب عمر بھر کی جدائی دے دی بڑے نانوں نے..... " وہ دکھ میں ڈوبا ہوا تھا

یہ کیسی بات کر رہے ہو لالہ؟.. ابھی تو میں بھابھی کو آپ کے پاس چھوڑ کر گیا تھا۔ اور وہ کہاں چلی گئی ہیں؟ ٹھیک سے " بتاؤ نہ گھما کر باتیں کیوں کر رہے ہو؟... آریان اس کی بات سمجھنے سے قاصر تھا

.... وہ بڑے نانو

کیا کیا بڑے نانو ٹھیک سے بتاؤ نا۔ ایسے کیوں چپ بیٹھے ہو مجھے گھبراہٹ ہو رہی ہے..... اس کی بات سن کر تاشفین نے طلاق کے پیپر اس کے سامنے کیے

یہ طلاق کے پیپر یہ کس نے دیے آپ کو؟.... وہ کبھی پیپروں کو تو کبھی تاشفین کو دیکھ رہا تھا

بڑے نانوں نے دیے ہیں کل عدالت میں بلایا ہے۔ انہوں نے مجھے بتائے بغیر ہی کیس کر دیا کل اس کا فیصلہ " ہو گا..... وہ ٹوٹ کر بکھر چکا تھا ساڑھے چار سالہ انتظار کے بعد بھی اس کی قسمت میں عمر بھر کی جدائی لکھ دی گئی تم فکر مت کرو لالہ۔ یہ تمہارا چھوٹا بھائی ہمیشہ تمہارے ساتھ ہے۔ اور دیکھنا کل کا فیصلہ بھی ہمارے حق میں ہو گا۔ یہ اس بات کی دلیل ہو گی کہ آپ اور بھائی ایک دوسرے کے لئے ہی بنے ہیں.... " آریان کی باتیں سن کر اسے تھوڑی تسلی ہوئی اس نے آگے بڑھ کر اپنے چھوٹے بھائی کو گلے لگا لیا جو ہمیشہ ہر قدم پر اس کے ساتھ کھڑا رہتا تھا

... بڑی یہ کیا کر رہے ہو؟

بھائی تم نے ٹی وی میں دیکھا نہیں تھا وہ انکل جب خود پر فوگ والا سپرے کرتے ہیں تو سب آنٹیاں ان کے پاس بھاگ کر آ جاتی ہیں۔ اس لئے ہم دونوں خود پر سارا سپرے کر لیں گے۔ اور پھر سب لڑکیاں ہمارے پاس بھاگ کر آئیں گی اور ہم فینس ہو جائیں گے۔ دیکھا ہم کتنی ترقی کریں گے..... بازل اپنی سوچ کو سراہا رہا تھا دیکھ لینا بھائی کوئی غلطی ہو گئی تو ٹیچر نے ہمیں دھو ڈالنا ہے اور پھر بھی ہم فینس ہو جائیں گے..... ابلانج کو سب سے زیادہ ٹیچر کی مار سے ڈر لگتا تھا

جو بھی ہو فینس تو ہم ہو ہی جائیں گے۔ اس لئے کچھ دیر چپ رہو اور مجھے یہ پوری بوتل خالی کرنے دو..... ابلانج کو چپ کروا کر اس نے پوری بوتل خود پر سپرے کر لی

اف اللہ کلاس میں اتنی خوشبو کس نے لگائی ہے؟..... جیسے ہی لڑکیاں کلاس میں داخل ہوئیں انہوں نے اپنے ناک بند کر لئے

کیسا لگ رہا ہے تم لوگوں کو؟..... باز ل نے بوتل جیب میں رکھی اور ان کی طرف دیکھتے ہوئے بولا

ایسا لگ رہا ہے جیسے کسی میت کو عطر سے نہلا دیا ہو..... سب لڑکیوں کو پیچھے کر کے انابہ آگے آئی

اور ایسے لگ رہا ہے جیسے کوئی مردہ ہمارے سامنے کھڑا ہوں یہ ایڈیٹ نہ ہو تو پوری کلاس کاستیاناس کر دیا ہے.....
وانیہ بھی آگے آکر اپنی بھڑاس نکالنے لگی

تم دونوں تو ہو ہی بورنگ لڑکیاں۔ ٹی وی نہیں دیکھا لڑکیوں کو یہ پرفیوم کتنا پسند ہے اور وہ کتنی دیوانی ہیں پر یہ تم دونوں
ہو

دوستی کرنا تو دور ہم سے صحیح مجھ سے بات بھی نہیں کر رہی ہو..... جب وہ تینوں لڑ رہے تھے تو ابلانج کہاں پیچھے رہنے .
والا تھا اس نے بھی آگے آکر اس کام میں اپنا کار خیر ڈالا

اف یہ تم سب لوگ ہر وقت لڑتے کیوں رہتے ہو؟... دیکھو نہ پوری کلاس کا ماحول خراب کر دیا ہے میں ابھی ٹیچر کو بلا
کر لاتی ہیں..... ان سب کو لڑتا دیکھ کر حنا ٹیچر کی طرف بھاگی

بھائی پکڑو اسے اس سے پہلے کہ ٹیچر ہمیں مار مار کر لال کر دے۔ تم لوگوں کی مدد کرو ورنہ آج ہماری خیر نہیں ہے....
ابلانج کا حکم مان کر تینوں حنا کو پکڑنے لگے اور کلاس سے نکلنے سے پہلے ہی اسے دبوچ لیا

چھوڑو مجھے میں ٹیچر کو بتا کر ہی رہوں گی اور دیکھنا آج تم لوگوں کی خیر نہیں..... حنا خود کو چھڑانے کی کوشش کرنے
لگی

بیٹا اب تو تم ٹیچر کو تب بتاؤں گی جب ہم تمہیں بتانے دیں گے.... انہوں نے حنا کو پکڑا اور آخری پنج پر لے جا کر باندھ
دیا

اب تم کیسے شکایت لگاؤں گی ٹیچر سے ہماری۔ اگر تم لوگوں نے ہماری شکایت کی تو اس سے زیادہ برا حال کریں گے.....
پوری کلاس ان چاروں سے ڈر کر اپنی اپنی جگہ پر بیٹھ گئی

کیا ہو رہا ہے یہ سب اور یہ پرفیوم کی دکان کون اٹھا کر لایا ہے..... اتنے میں ٹیچر بھی کلاس میں آگئی اور انہیں غنڈہ
گردی کرتے دیکھ لیا

کیسے ہیں ان کی نظر پیچھے بندھی پر گئی انہوں نے جا کر ہی حنا کو کھولا.....

ٹیچر جی یہ چاروں کلاس میں ہلا مچار ہے تھے اور جب میں نے انہیں روکا تو انہوں نے مجھے پیچھے باندھ دیا..... حنا نے کھلتے
ہی شکایتوں کی پوٹلی کھول دی

مجھے ان چاروں کی شکایتیں پہلے بھی مل چکی ہیں اس لئے اس بار کوئی رعایت نہیں برتوں گی۔ جاؤ چاروں باہر جا کر مر غابن
جاؤ

ٹیچر جی ہم دونوں لڑکیاں ہیں ہم مر غا نہیں ہمارا کیا بنے گی

انا بیا ان کی بات اچک کر بولی

چپ کرو شیطان لڑکی اور جیسا کہا ہے ویسا کرو ورنہ تم لوگوں کے گھر والوں کو ابھی کے ابھی بلاؤ گی..... گھر والوں کی
دھمکی سننے کی دیر تھی کہ سب لوگ باہر جا کر مر غابن گئے

-----+

یہ کیا کہہ رہے ہو تم ایسا کیسے ہو سکتا ہے؟... تالیہ کو ابھی تک اس کی بات پر یقین نہیں آرہا تھا

ٹھیک کہہ رہا ہوں تمہارے ہٹلر نہ نہ میری بھابھی کو زبردستی لے گئے ہیں اور کل زبردستی ان کی طلاق بھی کروادیں گے یہ بھی کوئی بات ہوئی..... وہ ناراض لگ رہا تھا

تم تو ایسے کہہ رہے ہو جیسے میں نے ہی انہیں کہا تھا کہ آپ کو لے جائیں۔ اور ان کی طلاق کروادیں۔ مجھے خود پتہ نہیں تھا کہ میرے پیچھے سے یہ سب ہو جائے گا..... اس نے اپنے ننھے سے بیٹے کو جھولے میں ڈالا

ہاں تم تو ایسے کہہ رہی ہو جیسے تم نے تو میدان جنگ چھڑ دینی تھی جیسے ہی تمہیں خبر سنٹی..... آریان اسے چڑانے لگا اب میرا منہ مت کھلواؤ ورنہ سچ میں میدان نہ جانا چل جائے گا اور پھر تمہیں جگہ نہیں ملے گی بھاگنے کے لیے۔ اس لیے میرا دماغ خراب مت کرو مجھے کچھ سوچنے دو کہ آگے کیا کرنا ہے..... تالیہ نے اسے خوب جھڑکی لگائی

ہاں بھائی نیوٹن اور آئن سٹائن تمہارے ہیں تو سٹوڈنٹ تھے بلکہ البیرونی، جابر بن حیان، ڈاکٹر عبدالقدیر خان تمہاری ہی سرپرستی میں رہے ہیں تب بھی انہوں نے اتنی ترقی کی ہے۔ ورنہ ان کی اتنی مجال کہاں کہ وہ کوئی کام کر سکتے..... وہ منہ سکیڑ کر بولا تو تالیہ آگ بگولا ہو گئی

اب کچھ زیادہ ہی ہو رہا ہے دیکھو اگر تم چٹ نہ ہوئے تو یہ ویز تمہارے سر پر جائے گا اور پھر تم ہسپتال میں جاؤ.... اسے دھمکی دیتے ہیں تالیہ نے سامنے پڑا ویز اٹھالیا

مار دو مجھے کوئی فکر نہیں ہے۔ تم ہی بیوہ ہو گی میرا کچھ نہیں جائے گا۔ میں تو آرام سے جا کر کوئی چارپانچ حوروں کے ساتھ جنت میں رہوں گا۔ جنت کی چارپانچ سو بیویاں بھاگ کر دنیا کی ایک بیوی کو بھولنا مشکل بات نہیں ہے۔۔۔

اوہو جنت میں جانے کے لیے بھی نیک عمل ہونا ضروری ہے اور تمہارے کام دیکھ کر لگتا ہے تمہیں جنت کے دروازے کے سامنے بھی نہیں جانے دیا جائے گا۔ بڑا آیا جنت میں جانے والا ہنہ

تالیہ کی بات نے اس کی ساری خوشی ختم کر دی

زیادہ بات مت کرو ہمیں تو پھر بھی ہوئے مل جائیں گے تم لوگوں کو تو جنت میں بھی ہم ہی ملیں گے تو زیادہ منتر اور نہ میں جنت میں تمہیں چھوڑ دوں گا..... آریان نے ہنستے ہوئے اسے دھمکایا

ہاں بھائی ہماری قسمت دنیا میں بھی تم لوگوں کو دیکھنا پڑتا ہے اور جنت میں بھی تم لوگوں کو ہی جھیلنا پڑے گا وہ نحت سے اسے دیکھتے ہوئے بولی

چلو یار چھوڑو اب ایک بات سمجھ آگئی ہے کہ شادی شدہ زندگی نوک جھونک کے بغیر گزارنا مشکل ہے۔ اور یہ جو سو کو لڈ محبت کرتے ہیں ان کی جھاگ کی طرح بیٹھ جاتی شادی کے ایک ہی مہینے میں ہی..... اب دیکھ لو ہم لوگ اریخ میرج میں ہی کتنے خوش ہیں۔ نوک جھونک بھی ہو جاتی ہے، اظہار محبت بھی ہو جاتا ہے

۔ رومانس بھی ہو جاتا ہے اور ماشاء اللہ اب تو تین تین بچے بھی ہو گئے ہیں

..... بس ایک خلش دل میں ہے کہ ہمارے گھر میں لڑکی نہیں ہوں پر کوئی بات نہیں میں لڑکے ہی صحیح ہیں

۔ آریان نے پیار سے اپنے بچے کو گود میں اٹھا کر کہا۔ جو اب تالیہ مسکرا دی

تم ہی میں تھی نہ کوئی بات یاد نہ تم کو آسکے

تم نے ہمیں بھلا دیا ہم نہ تمہیں بھلا سکے

تم ہی نہ سن سکے اگر قصہ غم سنیں کا کون
اس کی زبان کھلے گی پھر ہم نہ اگر سنا سکے
ہوش میں آچکے تھے ہم جوش میں آچکے تھے ہم
بزم کارنگ دیکھ کر سر نہ مگر اٹھا سکے
رونق بزم بن گئے لب پہ حقایتیں رہیں
دل میں شکایتیں رہیں لب نہ مگر ہلا سکے
شوق وصال ہے یہاں لب پہ سوال ہے یہاں
کس کی مجال ہے یہاں ہم سے نظر ملا سکے
ایسا ہو کوئی نامہ بربات پر کان دھر سکے
سن کے یقین کر سکے جا کے انہیں سنا سکے
عجز سے اور بڑھ گئی برہمی مزاج دوست
اب وہ کرے علاج دوست جس کی سمجھ میں آ سکے
اہل زباں تو ہیں بہت کوئی نہیں ہے اہل دل
کون تیری طرح حفیظ درد کے گیت گا سکے
(حفیظ جالندھری)

دلاویز اسفند کے گھر پہنچ چکی تھی۔ اسے اپنی زندگی کسی کٹ پتلی کی طرح لگ رہی تھی جس کی ڈور اس وقت سردار چنگیز خان کے ہاتھ میں تھی۔

دل عجیب کشمکش میں مبتلا تھا۔ جہاں دماغ تاشفین سے جنگ کا مطالبہ کر رہا تھا وہی دل اس کے حق میں گواہی دے رہا تھا۔ اس کے اور تاشفین کے رشتے میں صرف ایک دن کی دوری تھی اس کے بعد ان کے راستے الگ ہو جانے تھا۔ یا اللہ میں کیا کروں؟.... تاشفین سے جدا ہونا مشکل ہے اب مجھے اس کی عادت ہو چکی ہے اور اب جلدی نہیں چھوٹی..... وہ کمرے میں ادھر ادھر ٹہل رہی تھی اسے ایک پل بھی چین نہیں آ رہا تھا اگر مجھے اتنی بے چینی محسوس ہو رہی ہے تو تاشفین کا کیا حال ہو رہا ہو گا؟.... وہ بھی تو پریشان ہو گا؟....."

وہ وہ اپنی ہی دھن میں مگن بول رہی تھی جب کوئی کھڑکی پھلانگ کر اندر آیا۔ دلاویز نے چونک کر پیچھے دیکھا تو دیکھتی ہی رہ گئی۔ جس کے بارے میں سوچا جائے اور وہ سامنے آجائے یہ محبت کی سب سے بڑی دلیل ہے۔ کہ وہ آپ سے کس قدر پیار کرتا ہے اور آپ کس قدر مضبوط ہے۔

دلاویز

وہ بھاگ کر اس کے پاس آیا اور اسے گلے لگا لیا.....

میں تمہارے بغیر نہیں رہ سکتا پلیز تم مجھے طلاق مت دو..... وہ باقاعدہ رونے لگا

میں بھی تمہارے بغیر ایک پل بھی جینا تصور نہیں کر سکتی مگر بڑے لوگوں کو کون سمجھائے کہ آپ ہم ایک دوسرے سے جڑ چکے ہیں.....

اور دلوں کے رشتے کاغذوں سے نہیں ٹوٹے کاش کوئی انہیں سمجھا جاسکے..... اس کے سینے سے لگی دلاویز بلک بلک کر رو پڑی

تم رو رہی ہو؟.... تم مت روؤ!... تم جانتی ہونا میں تمہیں روتے ہوئے نہیں دے سکتا..... تاشفین نے اس کا چہرہ سامنے کر کے اوصاف کی

تو تم کون سا وظیفہ پڑھ رہے ہو تم بھی تو رو رہے ہونا تو جانتے ہونا میں بھی تو میں رہتے ہوئے نہیں دیکھ سکتی..... دلاویز نے اس کے آنسو صاف کیے

کیا تم میرے بغیر جی لو گے؟..... اس کے دل میں خواہش پوری کے جواب نہ میں آئے کیا پھانسی پر چڑھنے کے بعد بھی کوئی انسان زندہ رہتا ہے؟.... پاگل ہو تم... تاشفین نے اس کے ماتھے پر چت لگائی انہیں کل کے فیصلے کے بارے میں سوچ کر فکر ہو رہی تھی..... پھر ہم لوگ کیا کریں گے؟ فکر مت کرو ہمارا رشتہ کبھی بھی نہیں ٹوٹنے دوں گا..... تاشفین نے اس کی ہمت بندھائی۔ اچانک دروازے پر دستک ہونے لگی دونوں گھبرا گئے

تاشفین تم جاؤ یہاں سے۔ اگر بڑے نانوں نے تمہیں یہاں دیکھ لیا تو غضب ہو جائے گا پلیز تم جاؤ یہاں سے..... وہ اس کی مدد کرنے لگی۔ اس نے آنکھوں سے ہاں میں اشارہ کیا اور کھڑکی کی طرف چلا گیا

ایک بات یاد رکھنا دلاویز آریان حیدر اگر کل تمہارا نام تاشفین بہرام خان کے نام سے جدا ہوا۔ تو تاشفین اپنے آپ کو بھری عدالت میں گولی مارے گا اور اس کی ذمہ دار تم ہو گئی اس لیے فیصلہ ہمارے حق میں ہونا چاہیے

اب تمہیں یہ سوچنا ہے کہ تمہیں اپنے بڑے نانو سے رشتہ جوڑنا ہے یا اپنے شوہر سے..... اسے نئی کشمکش میں ڈال کر وہ کھڑکی پھلانگ کر چلا گیا۔ دلاویز نے جلدی سے دروازہ کھولا تو سامنے سردار چنگیز کھڑے تھے

ب ب ب ب بڑے نانو آپ کی بیسیہ یہاں کوئی کام تھا تو مجھے بلا لیتے..... اپنی چوری پکڑے جانے کے ڈر سے وہ ہکلانے لگی

کمرے میں کوئی آیا تھا؟..... انہوں نے چاروں طرف کمرے کو غور سے دیکھتے ہوئے گا

ننسن نہیں بڑے نانو کمرے میں کوئی بھی نہیں آیا تھا آپ کو کوئی غلط فہمی ہو رہی ہے..... وہ فارم سنبھل کر بولی

اچھا مگر ہمیں تو یہاں کسی آدمی کے بولنے کی آواز آرہی تھی..... وہ ذو معنی بولے تو دلاویز کو شک ہو گیا کہ نانو جان کو پتہ چل گیا ہے

نہیں بڑے نانو کمرے میں کس نے آنا ہے دروازے پر تو آپ کھڑے تھے آپ بتائیے کوئی کام تھا؟

کوئی کام نہیں تھا ہم یہ کہنے آئے تھے کہ کل کا فیصلہ آپ کی زندگی بدل دے گا تو سوچ سمجھ کر ہی فیصلہ کیجئے "

گا..... اس کے سر پر شفقت سے ہاتھ پھیر کر ایک شکی نگاہ کمرے میں ڈالی اور چلے گئے

جانتی ہو کل کا فیصلہ میری پوری زندگی بدل ڈالے گا اس لئے نیند تو آنے سے رہی۔ اب یہ سوچنا ہے کہ بڑے نالوں کے

حق میں فیصلہ دے گی تاشفین کے حق میں..... وہ کشمکش میں مبتلا تھی

ایک طرف محبت تھی اور ایک طرف بچپن کا رشتہ۔ محبت چنتی ہے تو خون کا رشتہ جدا ہو جائے گا، اور اگر رشتہ چنے گی تو محبت جدا ہو جائے گی

شادی کے ساڑھے چار سال بعد اسے یہ احساس ہوا کہ وہ تاشفین سے کس قدر محبت کرتی ہے..... وہ تکیے میں منہ دے کر رونے لگی۔ اب ان کا رشتہ کل کے فیصلے پر منحصر تھا

-----+++++

صداقت محمود آپ کو ہی کرنا ہو گا جو میں نے کہا ہے.... سردار چنگیز جج کے سامنے کھڑے تھے جنہوں نے آج تاشفین اور دلاویز کا کیس دیکھنا تھا

اگر میں ایسا نہ کروں تو کیا کرو گے؟..... انہوں نے ترچھی نگاہوں سے سردار چنگیز کو دیکھا

مت بھولیے کہ آپ کی بیوی آج بھی میری دوست ہے۔ اور اگر آپ نے میری بات نہیں مانی تو وہ میری دوست تو رہ جائیں گی آپ کی بیوی نہیں رہی گی سمجھ رہے ہیں نا

صداقت محمود دھمکی سن کر تھوڑا ڈرے مگر فوراً سنبھلے.....

میں نے مانا کہ ہم تینوں بچپن کے دوست ہیں اور سونیا تمہارے زیادہ قریب ہے۔ مگر مت بھولو کہ وہ میری بیوی اس لیے وہ اپنے مجازی خدا کی بات پہلے مانے گی..... صداقت محمود نے سردار چنگیز کی بات کو ریجیکٹ کر دیا

انہوں نے صداقت محمود کی بات کو ان سنا کر کے کسی کو کال ملائی اور فون سپیکر پر کر دیا

السلام علیکم سونیا کیسی ہیں آپ؟.... سونیا کا نام سن کر صداقت میں محمد کا سانس اٹک گیا

الحمد للہ.... چنگیز بھائی کیسے ہیں آپ؟؟؟؟ کیسے یاد کر لیا ہے آج اپنی بہن کو؟..... وہ بہت خوش مزاجی سے بول رہی تھیں

صداقت میں تو ٹھیک ہوں سونیا بہن مگر آپ کے شوہر نے آج مجھے ایک بات کہہ دے جو مجھے اچھی نہیں لگی
محمود تلملا اٹھے

اچھا ایسی کیا بات کہہ دی صداقت نے جو آپ کو اتنی ناگوار گزری سونیا بھابی کی تفشیش شروع ہو چکی
تھی

اس کا کہنا ہے کہ سونیا صرف اپنے شریک حیات کی بات مانتی ہے کیا آپ اپنے بھائی کو بھول گئی ہیں؟
نہیں بھائی جان یہ تو ایسے ہی کچھ نہ کچھ کہتے رہتے ہیں۔ آپ ان کی باتوں کو دل پر مت لیں اور صداقت اپنا نام
سن کر صداقت محمود کے کان کھڑے ہوئے وہ فوراً چوکنے ہو گئے

جی سونیا جی کیا کیا حکم ہے سردار چنگیز اس کی حالت دیکھ کر دھیمے دھیمے میں ہنس رہے تھے
بھائی جان جیسا آپ کو کہہ رہے ہیں ویسا ہی کیجئے گا زیادہ سوال کریں گے تو میں لاہور پہنچ جاؤں گی اور پھر جو ہو گا آپ
جانتے ہیں نا

چنگیز بھائی آپ فکر نہ کریں آپ کا کام ہو جائے گا... اچھا میں نے کوکر پر چنے چڑھائے ہیں اس لئے میں جا رہی
..... ہوں۔ پھر بات ہوگی اللہ حافظ

فون بند کر کے سردار چنگیز صداقت محمود کی طرف متوجہ ہوئے

..... تو محمود صاحب کیا خیال ہے وہی کریں گے نہ جیسا میں نے کہا ہے

کرنا کیا بے یہ بتاؤ۔ زیادہ بات نہیں کرنی مجھے وہ ناراض لگ رہے تھے

کچھ بھی نہیں کرنا بس آرام سے بیٹھ کر دونوں طرف کی باتیں سننی ہیں۔ ہر چار منٹ بعد آرڈر آرڈر کر دینا ہے زیادہ کچھ بھی نہیں کرنا آرام سے بیٹھے رہنا..... اور تم لوگ بھی کوئی گڑبڑ مت کرنا۔ جو بھی ہو گا وہی ہو گا جو ہم نے سوچا ہے۔ اور اگر کوئی گڑبڑ ہوئی تو ہم سے برا کوئی نہیں ہو گا..... سردار چنگیز نہیں پیچھے کھڑے تمام نفوس کو وارن کرتے ہوئے کہا

پیچھے کھڑے نفوس اپنا اپنا کام سمجھ چکے تھے.. سب لوگ کورٹ روم کی طرف بڑھ گئے۔ تاشفین اور دلاویز نے ایک دوسرے کو دیکھا دونوں کی آنکھوں میں نمی اتر آئی

تاشفین نے یہ سوچ کر پریشان تھا کہ دل آویز نے اپنے نانا جان کے حق میں فیصلہ کر دیا تو وہ اس سے ہمیشہ کے لئے جدا ہو جائے گی

جب کہ دل آویز کی سوچ کر پریشان ہو رہی تھی کہ اگر اس نے تاشفین کے حق میں فیصلہ نہ کیا تو وہ اپنے آپ کو گولی مار لے گا۔ اور ہمیشہ ہمیشہ کے لئے دور ہو جائے گا

صداقت محمود اور وکلاء کو ڈرو میں آچکے تھے سب لوگوں نے اپنی اپنی جگہ لے لی صداقت محمود نے جج کے سیٹ سنبھالی کارروائی شروع کی جائے..... انہوں نے اپنی جگہ پر بیٹھتے ہی کارروائی کرنے کی اجازت دے دی

مائی لارڈ تاشفین بہرام خان نے دلاویز کو خون بہا کے طور پر اپنے رشتے میں قبول کیا تھا۔ اور انہوں نے انہیں ہر طرح سے پریشان کرنے کی کوشش کی۔ جب دلاویز پریشان نہیں ہوئی تو یہ اپنی دوست سائرہ کو لے آئے..... سب لوگ وکیل کے الزامات سن رہے تھے جو وہ تاشفین پر لگا رہا تھا

مائی لارڈ سائرہ وہ لڑکی ہے جو تاشفین پر شروع سے فدا ہوئی تھی۔ اور اس نے ایک لڑکی کو تاشفین کی خاطر سیڑھیوں سے دھکادے کر اپاہج کر دیا..... ان کا چہرہ کھول یہاں بلانے کا مقصد دلاویز کو مینٹلی ٹارچر کرنا تھا مگر میری موکل بہت بہادر تھی۔ اس لئے انہوں نے اس لڑکی کا ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ جب تاشفین کو پتہ چلا کہ وہ ہار چکا ہے تو انہوں نے میری موکل کو تھپڑ مارا اور ایسی باتیں کیں جو انہیں دماغی طور پر سندھ میں مبتلا کر گئی اور میری موکل ساڑھے چار سال ان کی وجہ سے پی معروضی حالت میں رہیں..... وکیل صاحب بڑے دھڑلے سے تاشفین پر الزام پر الزام لگا رہا تھا اور تاشفین بت بناساری باتیں سن رہا تھا

آ بجیکشن مائی لارڈ..... تاشفین کا وکیل اپنی نشست سے اٹھ کھڑا ہوا

۴ بجیکشن سسٹم..... حج صاحب نے دلاویز کے وکیل کو ایک اور موقع دیا بولنے کا

جی صاحب ایسے انسانوں کو رشتہ ازدواج کا کچھ بھی پتہ نہیں ہے اس لیے آپ ان دونوں کا طلاق کروادیں

دلاویز کا وکیل اپنی نشست پر جا کر بیٹھ گیا اب تاشفین کا وکیل اٹھ کھڑا ہوا.....

مائی لارڈ میرے حریف دوست نے جو باتیں کی ہیں میں ان ہی باتوں پر تھوڑی روشنی ڈالنا چاہوں گا..... اس کے لئے سب سے پہلے میں تاشفین کے چھوٹے بھائی آریان کو کٹہرے میں بلانا چاہوں گا تاکہ میں اس بات کا خلاصہ کر سکوں

اجازت ہے

صداقت محمود نے اجازت دے دی۔ آریان کٹہرے میں آچکا تھا.....

تو آریان صاحب آپ یہ بتائیے کہ آپ کی شادی والے روز آپ کے ساتھ کوئی خطرناک رسم ہوئی تھی یہ بات سچ ہے؟..... سب لوگ آریان کی طرف دیکھ رہے تھے

جی وہ ایک قسم تھی صرف ایک رسم..... آریان تھوڑا گھبرا یا ہوا لگ رہا تھا

وہ بات چھوڑیے آپ بتائیے آپ کے ساتھ وہ رسم ہوئی تھی یا نہیں

وکیل دو ٹوک بولا.....

جی ہوئی تھی

اس کے پاس ہوں بولنے کے علاوہ کوئی چارہ نہیں تھا.....

پوائنٹ ٹوبی نوٹڈ مائی لارڈ..... انھوں نے تشدد کو رسم کا نام دے دیا اور یہی نہیں انھوں نے آریان اور انکی بیوی کو ڈرانے کے لئے ڈبہ بھر کر مینڈکوں کا تحفہ دیا۔ اس وجہ سے یہ دونوں بہت ٹارچر ہوئے۔ مسٹر آریان کیا یہ بات سچ ہے....." وکیل بہت چالاکی اسے پھنسا رہا تھا

جی یہ سچ ہے پروہ ایک مزاق تھا۔ انھوں نے ہمیں ٹارچر نہیں کیا....." آریان نے دلاویز کی سائیڈ لینے کی پوری "کوشش کی

پوائنٹ ٹوبی نوٹڈ مائی لارڈ مسٹر آریان نے یہ بات قبول کی ہے دلاویز نے ان لوگوں کو ٹارچر کرنے کی کوشش کی....." وکیل صاحب نے بڑی چالاکی آریان کو گھیرا

آ بجیکشن مائی لارڈ..... دلاویز کا وکیل کھڑا ہوا

آ بجیکشن سسٹین..... آپ اپنی بحث جاری رکھیں اور آپ اپنی نشست پر بیٹھ جائیں اپنی باری پر ہی بولیے گا..... صداقت محمود دلاویز کو بٹھا دیا

شکریہ مائی لارڈ..... مائی لارڈ دلاویز نے میرے موکل کی دوست سائرہ کو بہت بے دردی سے مارا اور جب میرے موکل نے اسے روکنے کی کوشش کی تو دلاویز نے ان پر بھی تشدد کیا..... مائی لارڈ انھوں نے میرے موکل کو بھی تشدد کا نشانہ بنایا۔ پھر انہیں مینٹلی ڈسٹرب کرنے کے لیے غائب ہو گئیں۔ میں یہ بات دعوے کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ یہ ایک تشدد پسند عورت ہے اور اسے اس رشتے سے آزاد کر دینا چاہیے تھا..... وکیل کی آخری بات سن کر تاشفین بھڑک اٹھا

"..... جج صاحب یہ وکیل جھوٹ بول رہا ہے میری بیوی تو مجھ سے اتنا پیار کرتی ہے جتنا آپکی بیوی آپ سے کرتی ہے" تاشفین کی بات سن کر جسٹس صداقت محمود کی کرسی کو جیسے کانٹے لگ گئے

ہاں جج صاحب اور تاشفین بھی مجھ سے اتنا پیار کرتا ہے جتنا آپ اپنی بیوی کو کرتے ہیں..... "دلاویز کی بات اس سے بھی زیادہ دھماکے دار تھی

آرڈر آرڈر یہ کیا آپ دونوں مجھے اور میری بیوی کو بیچ میں لارہے ہیں۔ کیا اگلا طلاق ہمارا کروانا ہے..... "جج صاحب کی بات سن کر پورے کورٹ روم میں ہنسی اور قہقہے گونج اٹھے

آرڈر آرڈر... یہ کورٹ ہے لہذا قوانین کی پاسداری کی جائے..... "جج صاحب نے سب کو خاموش کروایا"

جج صاحب یہ تاشفین نا بہت برا ہے اس نے سنی بن کر مجھے نیگلے بھیجا..... دلاویز نے نیا انکشاف کیا اب اسے غور سے دیکھنے لگے

ہاں تو تم نے کونسا پھینک دیا تھا رکھ لیا تھا نا..... وہ تیوری چڑھا کر بولا

ہاں تو وہ تو میرا نام دل ہے اس لیے کسی کا دل نہیں توڑتی..... وہ گڑبڑائی

اچھا دل نہیں توڑتی تو اسفند سے شادی کیوں کر رہی تھی؟.... تب میرے دل کا خیال نہیں آیا وہ بھڑک اٹھا.....

اچھا اور تم نے بہت اچھا کام کیا۔ جادو ٹونے کر کے اس کنیز کو لے آئے..... یہی نہیں اس کنیز نے تمہارے بھائی اور میرے شیر دل کو مار ڈالا۔ پھر تالیہ بن کر مجھے ایمو شتل کر کے تمہاری بیوی بنا دیا..... دلاویز نے جج کی پرواہ کئے بغیر اسکی ساری پول کھول دی

ہاں تو میں نے بھی تو تمہیں اس سے بچایا تھا..... تاشفین کے پاس ہر سوال کا جواب تھا

اچھا تو میں بھی تو تمہیں اپنی جان پر کھیل کر بچایا تھا وہ قبرستان والی بات بھول گئے

اچھا تو میں نے بھی تمہیں اپنی جان پر کھیل گیا تھا تمہارے لئے۔ پھر تمہیں اٹھا کر ساری شادی پر گھماتا

رہا..... ایم سو سوری میں نے تم پر ہاتھ اٹھایا

مجھے معاف کر دو..... اس نے سچے دل سے اس سے معافی مانگی۔

نہیں تاشفین غلطی تو میری ہی تھی میں نے بھی تو تمہیں ڈنڈے سے مارا۔ تمہیں زیادہ تو نہیں لگی تھی نا.....

ایم سو سوری..... دلاویز نے کان پکڑ کر معافی مانگی

آرڈر آرڈر یہ عدالت ہے آپ کا گھر نہیں۔ عدالت کے قانون کی خلاف ورزی پر سخت سزا مل سکتی ہے..... کافی

دیر بعد جج نے لب کھولے

ارے جج انکل دو منٹ پلیز ہم بات کر لیں..... تاشفین کٹہرا پھلانگ کر دلاویز کے پاس آ گیا

جنگ انکل ہم ایک دوسرے سے بہت پیار کرتے ہیں پلیز ہمیں جدا کرنا کریں..... دونوں ایک ساتھ کھڑے تھے۔
سردار چنگیز کے چہرے پر گہری مسکراہٹ ابھری۔ انھوں نے جج صاحب کو اشارہ کیا

آرڈر آرڈر آپ دونوں کا پیار دیکھ کر عدالت اس کیس کو مسترد کرتی ہے۔ آپ دونوں ایک ساتھ رہیں گے.....
داکٹر از ارجنٹ..... جج صاحب ان کے پاس آئے

لو چنگیز میں نے ویسا ہی کیا جیسا تم نے کہا اور میرے وکلاء نے بھی پورا کام کیا۔ باقی کام ان بچوں نے خود کر دیا۔ چلو اب
میں چلتا ہوں۔ ہمیشہ ایسے ہی رہنا ایک ساتھ..... انھوں نے دونوں کے سر پر پیار سے ہاتھ پھیرا
دیکھا بچو اگر آپ سیر ہو تو ہم سردار چنگیز پانچ سیر ہیں۔ ہم نے سارا کھیل اپنی مرضی سے کھیلا

لاریب نے ہمارے کہنے پر آپ لوگوں کو کال کی۔ ہم جانتے تھے کہ آپ لوگ بھیس بدل کر وہاں آئے تھے۔ تالیہ کی
آواز تو ہم بھول ہی نہیں سکتے تھے بچپن ہاتھوں میں گزارا تھا اس نے..... اور یہاں سب لوگ آس کھیل میں شامل
تھے پھر چاہے بہرام خان ہو یا سبرینہ..... سبرینہ اور بہرام کے ماتھے پر پسینہ آنے لگا گھبراہٹ سے
اسفند اور دلاویز کا باپ سب کو پتہ تھا اور یہ جج وکیل سب ہمارے کھیل میں شامل، اور یہی نہیں فائزہ، یاسر، زارون
تھے..... ایم سوری بیٹا ہم جانتے ہیں ہماری وجہ سے آپ لوگ جدا ہو گئے پر ہم لوگ آپ سکھانا چاہتے کہ
رشتہ اعتبار سے مضبوط ہوتا ہے۔ جلد بازی رشتوں کو لے ڈوبتی ہے..... وہ شرمندہ سا ان دونوں کے سامنے ہاتھ
جوڑ کر کھڑے تھے

نہیں بڑے نانوں غلطی ہماری ہی تھی پر اب ہمیں سبق مل گیا ہے۔ اس لیے ہم وعدہ کرتے ہیں کہ کبھی جلد بازی سے کام دونوں نے مل کر نہیں لیں گے، ایک دوسرے کی بات سنیں گی اور اعتبار بھی کریں گے ایک دوسرے کا سب سے معافی مانگی

تو دیر کس بات کی ہے گھر چلو اس بار دلاویز اپنے مانکے سے دھوم دھڑاکے سے رخصت ہو کر میرے تاشفین کی دلہن بن کر جائے گی۔ تو چاچا جی اپنی بچی کو رخصت کرنے کی تیاری کریں۔ میں نے حویلی میں سب کو بتا دیا ہے اور سب نے حویلی کو دلہن کی طرح سجا بھی دیا ہے..... سبرینہ حقیقت جان کر سب گلے شکوے دور کر کے دلاویز کے گلے ملی۔

سب ایک دوسرے کے گلے ملے۔ اور خوشی خوشی گھر روانہ ہو گئے۔

دلاویز کو دلہن کی طرح سجا کر باہر لے آئے۔ تاشفین کی نگاہیں اس پر ہی مرکوز تھیں۔ دلاویز کو آج صحیح معنوں میں رخصت کر کے سردار چنگیز کو دلی خوشی ہوئی۔ نواسی کی خوشی تو آنکھوں سے نہ دیکھ پائے پر اسکی بیٹی کی خوشی دیکھ لی۔ وہ دلاویز تاشفین حیدر اور تالیہ آریان حیدر کی بیٹی تھی

پوری حویلی دلہن کی طرح سچی تھی۔ سب لوگ پلکیں بچھائے ان کا انتظار کر لیتے ہیں۔ تھوڑی دیر بعد گاڑیاں حویلی کے دروازے کے سامنے رکیں۔ سب سے پہلے سبرینہ۔ بہرام خان اور آریان گاڑی سے نکلے۔ اس کے بعد دوسری گاڑی سے تاشفین نے اپنی دلہن کو ہاتھ پکڑ کر نکالا

بڈی ہماری بڑی ممی تو بہت ہی خوبصورت ہے۔ ہمارے ممی ڈیڈی توبس اینویں ہی ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔ بازل نے ابلا ج کو کہنی مار کر کہا

[illegible]

ارے یہ اتنے پیارے پیارے بچے کس کے ہیں؟۔۔۔۔ دلاویزان دونوں کو پہلی بار دیکھ رہی تھی

ارے دلاویز ہمارے آریان کے بیٹے ہیں تمہارے پیچھے سے

اس نے بڑی ترقی کر لی ہے۔ تین بچوں کا باپ بن گیا ہے۔۔۔۔۔ وہ ہنستے ہوئے بولا

کیا نام ہے آپ دونوں کا۔۔۔۔۔ دلاویز نیچے بیٹھتے ہوئے کہا

میرا نام بازل آریان خان ہے۔۔۔۔۔

اور میرا نام ابلاج آریان خان ہے۔ ہم دونوں بہت پیارے بچے ہیں بس مُمی پاپا کو ہی اچھے نہیں لگتے۔ کیونکہ مُمی پاپا کو
لڑکی چاہیے تھی اور ہم لڑکے بن کر آ گئے۔ پر آپ فکر مت کیجئے گا بڑی مُمی ہم دونوں بھائی آپ کے بیٹے بن کر رہیں گے
----- تالیہ بھی اپنے چھوٹے بیٹے کو لے کر باہر آ گئی اور ان دونوں کی باتیں بھی سن چکی تھی

بد تمیز بچوں تم لوگوں کو شرم نہیں آتی ایسی باتیں کرتے ہوئے۔ بھلا کوئی اپنے مہمی پاپا سے ایسی باتیں کرتا ہے۔۔۔۔۔۔ تالیہ نے آتے ہی دونوں کی کان مروڑے

ممی چھوڑنا ہماری بیوٹی خراب ہو جائے گی پھر ہم سے کوئی لڑکی سے شادی نہیں کرے گی۔ وہ انا بیہ اور وانیہ بھی ہمیں منہ نہیں لگائیں گی۔-----

وہ دونوں اپنے کام چھوڑانے لگے۔

ارے واہ مجھے نہیں پتا تھا کہ میرے پیچھے سے اتنی ترقی ہو گئی اور ایسے بچے بھی ایجاد ہو گئے جو اپنے ماں باپ کو بھی لاجواب کر دیتے ہیں..... دلاویز ماں بچوں کی لڑائی دیکھ کر ہنسنے لگی

انہیں چھوڑیں آپ کیسے ہیں آپ؟..... انہیں نظر انداز کر کے تالیہ اس کے گلے ملی

میں تو ٹھیک ہوں

ماشاء اللہ پیارا سا بچہ ہے... کیا نام ہے اس کا.....

اس نے بچے کو گود میں اٹھالیا

..... اس کا نام آیان ہے

شکر کرے بھابھی ایک بچے کا نام میرے نام پر رکھ دیا گیا ورنہ اس نے تو سب نام اپنی مرضی سے ہی رکھے ہیں

سچ کہتے ہیں ماں بننے کے بعد عورت شوہر کو چھوڑ کر بچوں کی ہو جاتی ہیں..... یہ سچ میں بدل گئی ہے پہلے کتنی پیاری .
پیاری باتیں کرتی تھی اور اب زہرا گلتي ہے. میں تو یہی کہوں گا کہ اس سے دور ہی رہے گا ورنہ آپ بھی اسی جیسی جائیں گی..... غصے میں اپنا پیر اس کے پیر پر مارا تو بیچارہ سہہ ہی گیا

مامی مجھ سے نہیں ملیں گی؟.... ننھا سعد ان اسکے کے پیچھے سے بولا دلاؤ ویز نے مڑ کر دیکھا ایک بہت پیارا سا گولو مولو سا بچہ کھڑا تھا

یہ سعد ان ہے لالہ رخ اور اسفند کا بیٹا۔ ابھی وہ ہسپتال میں اپنے دو بچوں کے ساتھ ہے کل تک آجائے گی..... اس کے بولنے سے پہلے ہی تالیہ نے اسے بتا دیا

ارے اب یہیں باتیں کرتے رہو گے یا مجھے اندر بھی آنے دو گے۔ یار اتنے دنوں بعد اپنی بیوی کے ساتھ واپس آیا ہوں تھوڑا وقت تو ہمیں بھی گزارنے دو۔ _____، ایک وہ بڑے نانوہر وقت ساتھ رہتے تھے اور اب آپ کے چچے آئے... چلو دل ان کی باتیں ختم ہی نہیں ہوں گی۔ ہمیں تھوڑا کر آرام کرنا چاہیے..... ان سب کو وہیں چھوڑ کر وہ اسے کمرے میں لے کر چلا گیا

دلاویز جب کمرے میں آئی تو اس نے دیکھا کہ ہر چیز جوں کی توں تھی۔ ایک چیز بھی نہیں بدلی تھی۔ یہاں تک کہ کمرے پر دے چادریں ہر چیز وہی تھی بس صاف ستھری تھی۔ یہ کیا کمرے کی ہر چیز ویسی کی ویسی ہی ہے۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ اتنے سالوں بعد بھی کمرہ ویسے کا ویسا ہے..... وہ کمرے کے بیچ و بیچ کھڑی تھی

تمہارے جانے کے بعد میں نے یہاں کی ایک بھی چیز بدلنے نہیں دی۔ یہ مجھے اپنی غلطی اور تمہاری یاد دلاتا تھا.. دیکھ لو تمہاری کتابیں بھی وہیں پڑی ہیں جہاں تم نے رکھی تھیں۔ دل میں سچ میں بہت شرمندہ ہوں ایک بار پھر میں تم سے دونوں ایک دوسرے کے روبرو کھڑے تھے..... معافی چاہتا ہوں

تم معافی مت مانگو۔ جو بھی ہو اوہ ہم دونوں کی بیوقوفی تھی..... ایک بات میں کہنا چاہتی ہوں کہ میں تم سے بہت پہلے سے پیار کرتی ہوں شاید تب سے جب میں نے تمہیں اپنے علاقے میں پہلی بار دیکھا تھا اور تم اپنے دوستوں میں گھرے ہوئے تھے۔ تب تم بہت معصوم اور پیارے لگ رہے تھے..... اتنے واضح اظہار پر اسے بہت خوشی ہوئی

پھر تم نے میرے ساتھ اتنا برا رویہ کیوں رکھا؟..... اسے کچھ سمجھ نہیں آیا

کیونکہ تم مجھ تک غلط طریقے سے پہنچے تھے۔ تم نے مجھے غلط طریقے سے پایا۔ اسی لئے مجھے غصہ آگیا اس لیے میں نے تمہارے ساتھ اتنا برا رویہ رکھا ہے مگر اس کے بعد تم پھر آہستہ مجھے اچھے لگنے لگے۔ مگر میری قسمت دیکھو جب اظہار کا وقت آیا تو دوری آگئی..... ماضی کی دردناک یادیں ایک بار پھر سے یاد آگئیں

دلائل میں یہ سب بھولنا چاہتا ہوں۔ میں چاہتا ہوں کہ ہم دونوں بھی عام میاں بیوی کی طرح زندگی شروع کریں۔ میں روز کام پر جایا کروں تم مجھے پیار سے رخصت کیا کرو اور شام کو میرا انتظار کیا کرو..... کیا تم پچھلے تمام برے واقعات کو بھول کر میرے ساتھ زندگی میں آگے بڑھنا چاہو گی؟..... وہ ساری بات سن کر خاموش ہی رہی۔ تاشفین اس کے جواب کا منتظر تھا۔ اس کی خاموشی دیکھ کر اس کی امید ٹوٹ گئی۔ وہ مایوسی سے پیچھے ہٹ گیا۔

..... تاشفین

ہمممممم..... ہاں..... اپنا نام سن کر وہ جلدی سے مڑا

مجھے کچھ کہنا ہے..... بانو قدسیہ کہتی ہیں

مرد فطرتاً ایک بچہ ہے جب کسی کی چاہت میں مبتلا ہوتا ہے تو اسے پانے کے لئے اس کی کیفیت ایک بچے کی سی ہو جاتی ہے..... یہ تو ان کی بات ہو گئی اب مجھے اپنی بات کرنی ہے..... وہ اس کے سامنے آگئی

ہاں تو بولونا کیا کہنا ہے..... اس کے چہرے پر چمک اٹھی

مجھے یہ کہنا ہے کہ تم بہت کیوٹ اور پیارے ہو۔ اسی طرح رہا کرو..... دلائل نے اس کے دونوں گال پکڑ کر کھینچے

..... ہا ہا ہا ہا..... تم بھی مارتی بیٹی ہی اچھی لگتی ہو..... دونوں کھکھلا کر ہنس دیے

مرد اگر روکتا تو کتا ہے تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ وہ شک کرتا ہے یا اس پر اعتبار نہیں کرتا بلکہ وہ اسے اپنی عزت سمجھتا ہے اور اس کا خیال خود سے بھی زیادہ رکھتا ہے ایسی عورت دنیا کی سب سے خوش نصیب عورت ہے

تاشفین اٹھ جاؤ ورنہ تم جانتے ہو میں نے پانی کا جگ تم پر انڈیل دینا ہے..... وہ کوئی چو تھی بار اسے جگا چکی تھی سونے دو نا ہفتے میں ایک بار اتوار آتا ہے بلکہ تم بھی سو جاؤ۔ ویسے بھی ہمارے کون سے بچے ہیں جنہیں نہ لانا دھلانا یا سکول بھیجنا ہے

تکیہ منہ پر رکھے وہ بول رہا تھا.....

بچے نہیں ہیں تو کیا ہوا بڑے تو ہیں نا۔ ویسے بھی مجھے یوں کمرے میں بند رہنے کی عادت نہیں ہے..... دلاویز نے چٹیا بنا کر سر پر دوپٹہ سیٹ کیا۔ تاشفین ابھی تک نہیں اٹھا تھا مجبوراً اس نے پانی ڈال دیا

یا اللہ خیر.... یہ کیا کر دیا دلاویز بھلا ایسے بھی کوئی جگاتا ہے..... وہ ہڑبڑا کر اٹھا اور اپنے کپڑے جھاڑنے لگا

دل تم

اس نے دلاویز کی طرف دیکھا.....

دلاویز آرشی جوڑے میں بہت نکھری نکھری لگ رہی تھی

چشم بدور..... آج بہت پیاری لگ رہی ہو..... بے ساختہ اس کے منہ سے نکلا

بس بس اب زیادہ مت بنو اور جلدی سے تیار ہو کر نیچے آ جاؤ میں چلتی ہوں..... اسے ان سنا کر کے وہ نیچے چلی گئی

دومنٹ رک جاتی دونوں مل کر چلتے۔ کتنے اچھے لگتے نئے شادی شدہ جوڑے کی طرح مگر میری بیوی بھی نایہ بات نہیں سمجھے گی۔ چلو تاشفین اس سے پہلے کہ واپس آ کر تم پر بھڑک اٹھے۔ اللہ جی بھگودیا ظالم نے۔ سارے کپڑے خراب ہو گئے..... وہ جلدی سے اٹھ کر چینیج کرنے چلا گیا

سب بہت خوش دکھائی دے۔ سب لوگ ناشتہ کرنے میں مصروف تھے۔ ہر دو منٹ بعد کوئی نہ کوئی بات ہو رہی تھی رہے تھے

کل دلہن کولائے ہیں اور آج غائب..... آریان اسے چھیڑنے لگا۔ بھابھی آپ کے شوہر کہاں گم ہیں آریان کتنی بار کہا ہے کہ زیادہ مت بولا کرو مگر تم سنو تو نا.... تالیہ سمیت سب اسے غور رہے تھے

تالیہ تم میرے دیور کو زیادہ مت ڈانٹا کرو ورنہ میں ظالم جھٹانی بن جاؤں گی..... دلاویز نے آریان کی سائیڈلی اور دلاویز تم میری بہن کو مت ڈانٹنا ورنہ میں دوست سے ظالم شوہر بن جاؤں گا

تاشفین نے اسے دھمکی دی اور اس کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھ کر آرام سے کھانا کھانے لگا سوچ لو اگر تم ظالم شوہر بن گئے تو میں پھر سے چلی جاؤں گی دلاویز میں سرگوشی کی

نہیں تم رہنے دو میں بھی ٹھیک ہوں تم ظالم بھی نہیں رہنا اور ظالم جھٹانی بھی.... آج میں نے فوراً پہلو بدلا اور ناشتہ کرنے میں مصروف ہو جائے

دیکھا اسے کہتے ہیں محبت ----- اور ایک تم ہو جو ہر وقت دماغ کھاتے رہتے ہو ----- بھائی جان کیسے آپ سے
پیار سے بات کر رہے ہیں ----- + تالیہ نے بھی آریان کو طعنہ دیا

..... تمہارا ہر کام میں بولنا ضروری ہے تو چھپ ہو جایا کرو

تمہیں تو میں ----- ابھی تالیہ اسے دھمکی دے رہی تھی کہ اس کا فون بجنے لگا اس نے کال اٹینڈ کی اور فون غلطی
سے اسپیکر پر ہو گیا

کیا میں مس تالیہ آریان سے بات کر سکتی ہو؟ دوسری طرف سے انجان آواز ابھری

جی میں تالیہ ہی بول رہی ہوں۔ کہیے کیا کہنا ہے آپ کو..... اس نے چاولوں کی بائٹ لے کر کہا

میں بازل اور ابلا ج کی ٹیچر بول رہی ہوں..... دوسری طرف سے آواز کافی سنجیدہ لگ رہی تھی

..... جی کہیے..... وہ سب کھانا چھوڑ کر ٹیچر کی بات سننے لگے

جی مجھے یہ کہنا تھا کہ آپ کے بیٹے بہت بد تمیز ہو گئے ہیں۔ کل پوری کلاس میں خوشبو لگا کر لڑکیوں کو ایمپریس کر رہے
تھے اور اتنا ہی نہیں بلکہ ایک لڑکی کو کلاس میں باندھ دیا..... ٹیچر جی نے تو ساری بھڑاس نکال کر فون بند کر دیا

آریان تمہارے بیٹے آج کل عمران ہاشمی بنتے جا رہے ہیں۔ مجھے لگتا ہے تم بھی بچپن ایسے ہی ہو گے لڑکیوں کو ایسے ہی
تنگ کرتے ہو گے..... تالیہ اپنا سارا غصہ آریان پر نکالنے لگی

اوہ ----- بھڑوں کی ملکہ میں تو ہر لڑکی کو اپنی بہن سمجھتا تھا۔ میری تو جرأت نہیں تھی کسی کو نگاہ اٹھا کر دیکھنے کی۔ مجھے
تو لگ رہا ہے یہ دونوں تم پر گئے ہیں..... دونوں میں جنگ چھڑ گئی

میں تو بہت شریف بچی تھی مجھے تو تم ہی ایسے لگتے ہو..... تالیہ نے پلیٹ اٹھا کر نیچے پھینک دی

سر پرانز..... ان ک پیٹھ پیچھے سے آواز آئی۔ سب نے چونک کر دیکھا پیچھے لالہ رخ نے ایک بچے کو اٹھایا ہوا تھا تو.... دوسرے سے اسفند نے

لالہ رخ، اسفند..... دلاویز بھاگ کر ان کے پاس گئی

کیسے ہیں آپ؟..... اس نے بنا دیکھے اسفند سے پوچھا

میں بالکل ویسا ہی ہوں جیسا برسوں پہلے تھا۔ آپ کا وہ والا کزن..... اسے دیکھ کر ایک پل کے لئے اسفند کی آنکھوں

میں برسوں پہلے والی چمک اٹھی جسے تاشفین کے ساتھ لالہ رخ نے بھی محسوس کیا

کیسی ہیں آپ بھابھی؟.... لالہ رخ نے سکوت توڑا اور اسکے گلے ملی

میں بالکل درست۔ تم سناؤ کیسی طبیعت ہے اب؟... ارے واہ دو دو بچے۔ کیا نام ہے ان کے؟..... اس نے لالہ رخ سے

بچہ لے کر اپنی گود میں اٹھالیا

اذان اور ارمان نام ہیں انکے..... اچانک بچہ نے دلاویز کو گایا کر دیا پھر خود ہی رونے لگا

الے الے مالا شونا بے بی لونے لگا..... دلاویز اسے لاڈ کیا

تاشفین اب تمہاری باری ہے جلدی سے ہمیں خوشخبری سنا دو اور ہاں ہمارے بچوں جیسی اولاد مت پیدا کرنا۔ ہمیں

اچھا نہیں لگے ہماری اولاد دنیا کا نواں عجوبہ ہے..... پیچھے سے آریان نے لقمہ دیا

دلاویز تاشفین کے ساتھ بہت ہنسی خوشی رہ رہی تھی۔ دونوں زندگی کو بھرپور طریقے سے گزار رہے تھے۔ وعدے کے مطابق وہ ایک اچھی بیوی کی طرح اسے روانہ کرتی اور شام کو اس کا انتظار کرتی

یہ تاشفین بھی ناجب کام ہو اسی دن گھر دیر سے آتے ہیں۔ اتنی دیر ہو گئی ہے ابھی تک تو آ جانا چاہیے تھا۔ جو بھی ہو میں اس کا انتظار کروں گی..... ایزی چیئر بیٹھی اس کا انتظار کر رہی تھی

بارہ بجنے والے ہیں پر تاشفین ابھی تک نہیں آیا..... اس نے لفافہ سائیڈ پر رکھا اور کب انتظار کرتے کرتے اسے نیند آگئی اسے پتہ ہی نہیں چلا

پورے بارہ بجے تاشفین کیک اٹھا کر اندر آیا۔

ارے یہ کیا میری ساری محنت ضائع ہو گئی دلاویز تو سو گئی۔۔۔۔۔ اس نے ایک نظر کرسی پر سوتے وجود ڈالی

دلاویز دل آویزا ٹھونا۔۔۔۔۔ وہ اسے شانے سے پکڑ کر ہلانے لگا

کیا ہے تاشفین پلیز سونے دونا۔۔۔۔۔ وہ گہری نیند میں لگ رہی تھی

پلیز اٹھونا ورنہ میں نے تم پر پانی کا جگ پھنیک دینا ہے۔۔۔۔۔

دیکھو میں نے پانی ہاتھ میں اٹھا لیا ہے میں تین تک گنوں گا۔ ایک دو تین اور یہ آیا پانی۔۔۔۔۔۔۔ اس نے سارا پانی

دلاویز پر انڈیل دیا

کیا مصیبت ہے تمہیں۔ سونے دونہ رات کے بارہ بجے کون سا تم نے قلعہ فتح کرنا ہے جو صبح کے وقت نہیں ہو سکتا

۔۔۔۔۔۔۔

وہ اپنے کپڑے جھاڑنے لگی جو پانی کی وجہ سے پوری طرح گیلے ہو چکے تھے

کیسی لڑکی ہو تم۔۔۔۔۔ لڑکیاں پورا سال اپنی سالگرہ کا انتظار کرتی ہیں اور ایک تم ہو جو گھوڑے بیچ کر سو رہی ہو
 ۔۔۔۔۔۔۔ تاشفین کے بات اسے حیرت میں ڈال گئی کیونکہ وہ بھول چکی تھی کہ اس کی سالگرہ شروع ہو چکی ہے
 میری سالگرہ ہے اور مجھے یاد نہیں۔ میں بھی ناکتنی بھلکڑ ہو گئی ہوں۔۔۔۔۔ اس نے اپنے سر پر چت لگائی۔
 چلو اب یاد آ گیا ہے تو کیک کاٹو۔۔۔۔۔ اس نے کیک پر کینڈل لگا کر جلائی

دل آویز کیک کاٹنے لگی اور تاشفین برتھ ڈے سونگ گانے لگا

Happy birthday to you happy birthday to you

Happy birthday dear Dil!

happy birthday to you

May God bless you

May God bless you

May God bless you

happy birthday to you

تھینک یو سو میچ تاشفین۔ یہ سالگرہ میری زندگی کی سب سے بہترین سالگرہ ہے جو میں نے تمہارے ساتھ گزاری
 ہے۔۔۔۔۔ دلاویز نے اسے کیک کھلایا

اور یہ سب سے بیسٹ سرپرائز ہے جو میں نے پہلی بار کسی کو دیا ہے۔۔۔۔۔ تاشفین نے اسی کیک میں سے توڑ کر اس
 کو کھلایا

سرپرائز سے یاد آیا میرے پاس بھی ایک سرپرائز ہے۔۔۔۔۔ دلاویز نے لفافہ اسے تھمایا

اس میں کیا ہے۔۔۔ وہ لفافہ الٹ پلٹ کر دیکھنے لگا

خود ہی دیکھ لو۔۔۔ تاشفین نے لفافہ کھولا اور پڑھ کر اس کی خوشی دو سے چار گنا ہو گئی

کیا یہ سچ ہے مطلب میں مطلب ہم مطلب کے ہم ماں باپ بننے والے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔ اسے الفاظ ہی نہیں مل رہے تھے اپنی خوشی بیان کرنے کے لیے

جی مسٹر تاشفین بہرام خان آپ باپ بننے والے ہیں۔۔۔۔۔۔ دلاویز اسکے سینے سے لگ گئی۔ اسکی کی بات نے تاشفین
کی خوشی پر مہر لگا دی

او میرے خدایا میں بتا نہیں سکتا میں کتنا خوش ہوں تھینک یو تھینک یو سوچ۔۔۔۔۔ تاشفین نے اسکی پیشانی پر بوسہ دیا اور اسے اٹھا کر گھمانے لگا

تاشفین مجھے نیچے اتارو مجھے چکر آرہے ہیں۔۔۔۔۔ اس نے اپنا سر تھام لے

وہ ایم سوری مجھے خیال ہی نہیں رہا۔ تم یہاں پر بیٹھو یہ پانی پی لو۔۔۔۔

اور تم آرام سے لیٹ جاؤ۔ تمہیں اچھا فیمل ہو رہا ہے نا؟۔۔۔

اگر اچھا میں فیل نہیں ہو رہا ہے تو میں ڈاکٹر کو بلا دیتا ہوں۔۔۔۔۔

تم آج سے اچھا کھانا کھانا اور اچھی چیزیں لینا۔ پوری پوری احتیاط کرنا کوئی کام مت کرنا بس آرام کرنا۔۔۔

اور ہاں کوئی ایسا کام نہ کرنا جس سے ہمارے بچے بھی آریان اور تالیہ کے بچوں جیسے ہوں مجھے ان جیسے شیطان نہیں بلکہ

معصوم بچے چاہیے

اور ہاں تم نہ وہ چیزیں کھانا جو اچھی ہوتا کہ ہمارے بچے گورے پیدا ہوں اور اور۔۔۔۔۔

تاشفین کی گاڑی بنا بریک کے چل رہی تھی دلاویز کاسر اس کی باتوں سے درد کرنے لگا

بس کرو کتنا بولتے ہو تم ابھی تو خبر دی ہے اور تم اتنا بول رہے ہو پتا نہیں جب بچے آئیں گے تو تمہارا کیا حشر کرو گے پلیز مجھے سونے دو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ تنگ آکر اس نے تاشفین کے آگے ہاتھ جوڑے

[illegible]

صبح ہوتے ہی وہ پیچھے بھاگا اور بلند آواز میں سب کو بلانے لگا

[illegible]

ہاں بھائی تاشفین بتاؤ تم نے کون سی جنگ فتح کر لی ہے جو اتنا زور زور سے بول کر پورا گھر اپنے سر پر اٹھا رکھا ہے.....

... اسفند بھی اپنے دونوں بچوں کو لے کر نیچے آگیا تالیہ، آریان اور گھر کے سب لوگ اس کے پاس کھڑے تھے

ارے جب سنو گے تو آپ لوگ بھی خوشی سے جھوم اٹھو گے۔ میں تاشفین بہرام خان باپ بننے والا ہوں.....

وہ پرجوش ہو کر سب کو بتانے لگا

ہاں تو اس میں کونسی بڑی بات ہے باپ ہی بننے والے ہو..... اس کی بات پر غور کیے بغیر آریان نے اس سے کہا

ایک منٹ ایک تم باپ بننے والے ہو۔ مطلب میں چچا بننے ہوں۔ ہرے بلے بلے او بلے..... اب میں بھی چچا بنوں گا.....۔۔۔۔۔ آریان اسے پکڑ کر گھومنے لگا

میں تو خالہ بننے والے ہوں۔ خبردار آریان جو مجھے چچی بننے کو کہا تو۔۔۔۔۔۔۔ تالیہ نے اسے وارن کیا

جو بھی ہو میں تو پھوپھو بنوں گی اور اسفند پھوپھا بنے گے۔۔۔۔۔ ان کی نسبت لالہ رخ اور اسفند مطمئن تھے

دلاویز جب نیچے آئی تو سبرینہ بیگم نے آگے بڑھ کر اسے گلے لگا کر پیار کیا

صد اخوش رہو بیٹا آج آپ نے جو خوشی دی ہے۔ اس نے ہمارا دل خوش کر دیا ہے..... بہرام خان نے شفقت سے اس کے سر پر ہاتھ رکھا

آپ اپنی آپ بیٹھ جائیے..... تالیہ نے اسے پکڑ کر بٹھایا

بڑی می می بڑی می..... بازل اور ابلاج بھاگ کر اس کے پاس آئے

..... جی بڑی می کے لاڈلے بیٹے

اس بار جب اللہ جی بے بی کو پلین میں بھیجیں نا تو لڑکی کا ٹکٹ لیجیے گا۔ ہمیں اور بھائی نہیں چاہیں پہلے ہی چھ بھائی ہو چکے

ہیں۔ اب اگر اور بھائی ہوئے تو ہم ان کی پٹائی کریں گے..... بازل بڑی معصومیت سے بولا۔ دلاویز

سمیت سبھی آریان اور تالیہ کو دیکھ رہے تھے۔ دونوں کی ہتھیلیوں پر پسینہ آنے لگا

تم ہم کیا کرتے یہ روز پوچھتے تھے کہ بچے کہاں سے آتے ہیں۔ اس لیے ہم نے کہہ دیا کہ اللہ تعالیٰ جہاز پر بچے بھیجتے ہیں

اور ہم انہیں لے لیتے ہیں..... آریان اپنا پسینہ صاف کرنے لگا

بھابھی آپ دھیان رکھیے گا کہ آپ کا بچہ ایسا نہ ہو..... لالہ رخ آن دونوں کی طرف دیکھنے لگی۔ آریان اسے گھور رہا تھا پر پرواہ کسے تھی

اس بات کی فکر تم لوگ مت کرو شاید تم لوگوں کو پتہ نہیں ہے کہ یہ بچے کی پرورش نو ماہ ماں کے پیٹ میں سب سے پہلے ہوتی ہے۔ جس پر عورتیں دھیان نہیں دیتی۔ یہ نو ماہ بچے کی پرورش میں سب سے اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ _____، اس لیے پریگننسی میں عورتوں کو چاہیے اچھے اچھے کام کریں تاکہ ان کے بچے ان سے جو بھی دیکھیں وہ اچھا ہوں اور ان کی پرورش پر برا اثر نہ پڑے۔

اکثر مائیں ان دنوں میں اپنا زیادہ وقت لڑائی جھگڑے بڑی سوچنے اور ٹی وی دیکھنے میں گزار دیتی ہیں۔ جو ان کے بچوں پر اثر انداز ہوتا ہے۔-----

اس لئے میں نے سوچ لیا ہے کہ میں اچھی اچھی کتابیں پڑھوں گی اچھی اچھی چیزیں دیکھوں گی تاکہ اس پر کوئی برا اثر نہ پڑے اور اس کی پرورش اچھی ہو۔ اور جب یہ دنیا میں آکر دوسروں کے ہاتھوں میں آجائے تو اسے ان لوگوں کی عادتوں سے کوئی فرق نہ پڑے۔

اس کے بات وہاں موجود تمام لوگوں کو لا جواب کر گئی

وہ لالہ کیا خیال ہے شرط لگائی جائے۔ اگر آپ کے گھر لڑکی ہوئی تو میری چاند نگر والی زمین آپ کی بیٹی کی ہو جائے گی اور اگر لڑکا ہو تو آپ کی زمین میرے بیٹوں کی ہو جائے گی۔۔۔۔۔۔ آریان نے اپنی بات اس کے سامنے رکھی۔۔

ارے تم ہی نہیں میں بھی شرط لگاؤں گا اگر تاشیفین جیتا تو میرا کراچی والا بنگلا میں اس کی بیٹی کو دے دوں گا

،،،،، مجھے تم دونوں کی شرط منظور ہے کیونکہ میں جانتا ہوں کہ جیتو گا تو میں ہی۔

دنوں کو جیسے پر لگ گئے اور وہ تیزی سے گزرنے لگے

سب لوگ دلاویز کا اچھے سے خیال رکھ رہے تھے۔

ڈاکٹر کے مطابق اس کی حالت ٹھیک نہیں تھی اس لیے اسے سختی سے آرام کرنے کو کہا گیا اور کچھ نہ کچھ کھاتے رہنے کی تلقین کی گئی

دلاویز بیڈ پر لیٹی تھی اس میں بہت سستی آگئی تھی اور اٹھنے کی طاقت نہیں تھی۔

دل یہ لودودھ پی لو شباش۔ تاشفین نے دودھ کا گلاس سے پکڑا گیا

نہیں آج میرا دل نہیں کر رہا ہوں طبیعت ٹھیک نہیں لگ رہی۔ پلیز تم دودھ واپس لے جاؤ مجھے نہیں پینا،، وہ نقاہت سے بولی

کیا ہوا تمہاری طبیعت تو ٹھیک ہے نا؟ تاشفین نے اس سر پر ہاتھ رکھا بخار چیک کرنے کے لئے بخار تو نہیں ہے پھر کیا ہوا ہے؟

مجھے بہت نیند آئی ہے تم دودھ رکھ دو میں بعد میں پی لوں گی پلیز۔۔۔۔۔ وہ دوبارہ لیٹ گئی تاشفین نے دودھ کا گلاس سائیڈ پر رکھا

،، اپنا خیال رکھنا مجھے آج تھوڑا کام ہے تھوڑی دیر میں آ جاؤں گا

اس کے سر پر بوسہ کر کے وہ چابی اٹھا کر چلا

لالہ دس دن رہ گئے ہیں خوشی سے جی لو بعد بیڑیاں پڑ جائیں گی بچے بہت بڑی ذمہ داری ہوتے ہیں۔ پھر تم بھی میرے
اور اس فرد کی طرح بچوں کے پیچھے پیچھے گھومنا جو تالے کر

آریان نے تاشفین سے کہا۔۔۔۔۔

تاشفین نے اس کی کمر پر زور دار دھپ رسید کی۔

لالہ تم بھی نہ۔۔ آریان پیچ و تاب کھا کر رہ گیا۔۔۔

تاشفین مجھے لگتا ہے تم نے زور سے نہیں مارا۔ کس کر لگاؤ تاکہ اس کے کمر تو ٹوٹے۔۔ اسفند نے مسکرا کر کہا۔۔۔

سوری چھوٹے _____،۔۔ وہ شرارت سے دانت نکال کر اس کے ساتھ لگا۔۔۔

بس کرو مجھے تم سے بات نہیں کرنی

آریان نے اسے پیچھے دھکا دیا۔

مان جا آریان ورنہ تمہارے 3 __ 3 شہزادوں کو بلالوں گا اب تو تیسرا بھی دانت نکال چکا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔ مطلب وہ

بھی تمہیں کاٹ سکتا ہے _____ تاشفین اور اسفند دونوں ہنسنے لگے

اف۔۔۔۔۔ یہ ادا نہیں تو کسی نازک حسینہ کی لگتی ہیں جس نے عالم شباب میں ابھی ابھی قدم رکھا ہو

عثمان نے شاعرانہ انداز میں کہا

آریان ناراض ہو کر منہ دوسری سائیڈ پر کر لیا

مجھے تو سمجھ نہیں آ رہا کہ میرے ساتھ یہ کیا ہو رہا ہے۔۔۔ گھر پر 3۔۔3 ہٹلر بیڈ باہر نکلو تو ایک ہٹلر بھائی اور دوسرا ہٹلر بہنوئی یہ بھی کوئی زندگی ہے۔۔۔۔۔۔۔

آریان غصے سے پیچ و تاب کھا رہا تھا

تم فکر مت کرو آریان تھوڑے دنوں بعد تمہارے بھائی کا بھی یہی حال ہو گا۔ وہ ہم خوش نصیب ہیں کہ ہمارے بچے اور ہماری بیوی بہت خوش مزاج ہیں

اسفند نے اسے ہنستے ہوئے کہا

اچھا وہ کیسے؟ _____، اسفند نے حیران نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔

وہ تو ایک سیکرٹ ہے جب باپ بنو گے تو خود ہی پتہ چل جائے گا

وہ دونوں ایک دوسرے کو دیکھتے ہوئے مسکرا نے لگے۔۔۔ جبکہ تاشفین سوچ میں پڑ گیا کہ ایسا کیا ہونے والا ہے جو اسے نہیں پتا

* * * *

دلاویز کو بھوک لگی ہے اس لیے اس نے نیچے جا کر کھانا کھانے کا سوچا

انی جان بھابھی کیلئے کچھ تازہ بنا لیا ہے۔ جو ہلکا پھلکا بھی ہے تو آپ اوپر دے آئیے۔ میں ذرا اپنے بچوں کو کھانا دے لو کافی دیر سے بھوکے ہیں۔۔۔۔۔ لالہ رخ سے ٹرے سجا سبرینہ کر کے پاس آئی

ہاں بیٹا میں ابھی دے آتی ہوں۔۔۔۔۔ وہ دونوں ابھی باتیں کر رہی تھیں جب ان کی نظر سیڑھیوں پر آتی دلاویز پڑی

دلاویز بیٹا ادھر ٹھہر وہم لوگ آپ کو لے کر آتے ہیں نیچے۔۔۔۔۔ دلاویز جو اپنے دھیان میں آرہی تھی اس نے اچانک اوپر دیکھا اور اس کا پاؤں سیڑھیوں سے پھسل گیا

دلاویز۔۔۔۔۔سبرینہ چلاتی

دل سنبھلو۔۔۔۔۔ب باہر سے تاشفین کی نظر اس پر پڑی مگر اس کے پہنچنے سے پہلے ہی دل آویز نیچے گر گئی

دلاویز اٹھو یہ کیا ہو گیا؟۔۔۔۔۔ آپ لوگ نظر نہیں رکھ سکتے تھے کیا؟۔۔۔ میں کہہ کر بھی گیا تھا کہ اس کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے پھر بھی آپ لوگوں نے لا پرواہی سے کام لیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ اس کا منہ چھپا رہا تھا اور اسے اٹھانے کی کوشش کر رہا تھا

تاشفین خنخون نکل رہا ہے۔۔۔۔۔ دل آویز کے ماتھے سے خون نکل رہا تھا تب سے جلدی سے اٹھایا۔ سبرینہ اور لالہ رخ کے ساتھ ہسپتال لے گیا

باقی لوگوں کو اس نے راستے میں فون کر دیا۔

ڈاکٹر _____، ڈاکٹر پیلز کال داڈاکٹر اٹس ایمر جنسی

اسے سٹریچر پر لٹا کر اس نے جلدی سے نرس کو بلایا۔ شور کی آواز سن کر ڈاکٹر بھاگ کر آئے

ڈاکٹر میری وائف پر یکنٹ ہے اور یہ سیڑھیوں سے گر گئی ہیں۔ پلیز چیک کریں کوئی خطرے کی بات تو نہیں ہے

_____ اسے اپنی بیوی کے ساتھ اپنے بچے کی فکر تھی

انہیں آپریشن تھیٹر لے چلیں ہمیں ابھی ان کا آپریشن کرنا ہو گا۔ اور آپ جلدی سے بلڈ کا انتظام کریں اور باقی فارمیسیز پوری کر دیں۔۔۔۔۔ اسے لیکر ڈاکٹر آپریشن تھیٹر میں چلی گئیں اور تاشفین جلدی سے بلڈ کا انتظام کرنے کے لئے بھاگا

یا اللہ تو رحمان و رحیم ہے تو کریم ہے "یا اللہ تعالیٰ رحم کر بچے پر اس کی ماں پر رحم کر۔۔۔۔۔"

_____، سبرینہ نے جھولی پھیلا کر دعا مانگی

کیا ہوا سبرینہ اتنی جلدی آپریشن کیوں ہو رہا ہے؟ _____ بہرام خان آج ہی واپس لوٹے اور انہیں یہ خبر ملی اس لیے دوڑے چلے آئے

وہ دل آویز بیٹا سیڑھیوں سے گر گئی تھی _____ سبرینہ ڈرتے ڈرتے بولی وہ جانتی تھی کہ بہرام خان لاہروائی بالکل برداشت نہیں کرتے

سیڑھیوں سے گر گئیں۔۔۔۔۔ کیسے گر گئیں؟ گھر میں تین تین عورتیں ہیں اور ایک اسے نہیں سنبھال سکیں۔۔۔۔۔ سبرینہ بیگم آج آپ نے ہمیں بہت مایوس کیا ہے

بہرام خان دل میں دعا کر رہے تھے کہ کوئی خطرے والی بات نہ ہو۔ تاشفین تمام فارمیٹیز پوری کر کے آپریشن تھیٹر کے پاس آگیا

بیٹا آپ فکر مت کرو کچھ بھی نہیں ہو گا۔۔۔۔۔۔ بہرام خان نے اسے تسلی دی

سب لوگ آپریشن تھپیڑ کے باہر کھڑے خوشخبری کا بے صبری سے انتظار کر رہے تھے۔ تھوڑی دیر بعد ڈاکٹر باہر نکلے

ڈاکٹر صاحب جلدی بتائیے دلاویز ٹھیک ہے نا؟ ہمارا بچہ کیسا ہے؟ وہ وہ لڑکی ہی ہے نا؟..... "تاشفین ڈاکٹر کو بولنے ہی نہیں دے رہا تھا

جی آپکی وائف بالکل صحیح ہیں اور بیٹی ہی ہوئی ہے..... "ڈاکٹر کی بات نے ان میں ایک روح پھونک دی۔ سردار " تاشفین بہرام کے گھر لڑکی ہوئی

آریان ایسا کرو جلدی سے جا کر غریبوں میں صدقہ و خیرات بانٹو اور ہاں پورے علاقے میں مٹھائی تقسیم کر دو " پہلے میری بات سن لیں۔ آپ کے گھر ایک نہیں تین بچے پیدا ہوئے ہیں ایک لڑکا اور دو لڑکیاں۔ مگر ایک بچی کے دل " میں سوراخ ہے..... " ان کی بات سن کر ساری خوشیاں جھاگ کی طرح بیٹھ گئیں

آپ فکر مت کریں اس بچی کو تھوڑا ایکسٹرا کیئر کی ضرورت ہے۔ اگر آپ اس پر توجہ دیں گے تو ان کے ریکوری کے چانسز ہیں۔ بس خیال رکھیے گا کہ کوئی لاپرواہی نہ ہو جب تک یہ بڑی نہیں ہو جاتی ہم کچھ نہیں کر سکتے
----- ایکسیوزمی میں چلتی ہوں _____، پیشہ ورانہ انداز میں بولتی ڈاکٹر ان پر بم پھوڑ کر چلی گئی

ٹینشن نہ بیٹا۔۔ آپ فکر مت کرو ہم ہم بچی کو پوری توجہ دیں گے اور کوئی لاپرواہی نہیں کریں گے انشاء اللہ وہ بہت جلد ٹھیک ہو جائے گی _____ آپ جا کر دلاویز سے ملو ہم بعد میں ملیں گے

وہ قدموں سے دلاویز کے کمرے کی طرف چلا گیا

تاشفین گھبرا کیوں رہے ہو۔۔۔ یہ ہماری بیٹی ہے تم دیکھنا یہ بہت بہادر بنے گی اور بہت جلد درست ہو جائے گی
_____ دلاویز نے اسے سمجھایا تاشفین نے اپنا غم بھلا کر تینوں بچوں کو پیار کیا

ارے دلاویزیہ بیٹا تو بالکل مجھ پر گیا ہے اور بیٹیاں دونوں تم پر گئی ہیں _____ اور جی بیٹا دیکھو اس کی ناک بالکل میری جیسی ہے بس عادتیں میرے جیسی نہ ہوں _____

بھئی جیسے تم ویسے ہی تو یہ بیٹا بھی میرا یہی ہے یہ بھی مجھے قبول ہے جیسا بھی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔ اور تمہیں قبول ہے لیکن اس کی بیوی کو قبول نہیں ہو گا تو دیکھنا یہ نسل ہم سے بھی زیادہ اڈوانس ہوگی

وقت تیزی سے گزرتا گیا دلاویز کے بچے ایک سال کے ہو گئے تینوں بچے بہت تھے بس دلنشین تھوڑی کمزور تھی مگر دماغی طور پر بہت تیز تھی اپنے دونوں بہن بھائیوں سے۔
دلروبا تھوڑی حساس لڑکی تھی چھوٹی چھوٹی باتوں پر ڈر جاتی تھی۔۔۔۔۔

دبیر تاشفین کا بیٹا انتہائی چلاق لڑکا تھا آریان اور اسفند کی اولادوں سے بھی زیادہ۔۔۔۔۔ جہاں اسفند اور آریان آپ نے بڑے بڑے بچوں کو سنبھالتے تھے وہاں تاشفین اپنی ایک سالہ بچوں کو سنبھال رہا ہوتا تھا

چلو دلشین بیٹا پڑھو _____ دلاویز نے آج بھی دل نشین کو پڑھانے کا سوچا

تو (تو)

وہ اپنی تو تلی آواز میں بولی

بیٹا تو نہیں ون نے اس کی غلطی درست کی

بولوون۔۔۔۔۔ دلاویز نے پھر اسے پڑھایا

تو (تو)

وہ اپنی تو تلی آواز میں بولی

چل بیٹا بولو ممایا پا، دادا دادی، ماموں، بھائی، چچا _____ وہ دل آویز کے پیچھے دوہراتی جا رہی تھی

چلو بیٹا بولو ماموں ون۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اس نے چالاکی سے ناموں میں ون شامل کیا

تو (تو)

وہ اپنی تو تلی آواز میں بولی

سب بچے تالیاں بجانے لگے۔ دلاویز جھلجھلا اٹھی۔۔۔۔۔

اللہ اس بچی کا کیا کرو کب سے دن سکھا رہی ہو کتنے دن ہو گئے ہیں مگر اس کے زہن میں دن آتا ہی نہیں ہے

ابھی وہ اپنی سوچوں میں بول رہی تھی کہ اس کی نظر ابلاج پر پڑی اور وہ چیخ کر پیچھے دوڑی

اس کی چنچیں سن کر آریان، تالیہ اور لالہ رخ سمیت سبھی لوگ باہر آئے

کیا ہوا دل آویز ایسے کیوں چیخ رہی ہو؟ _____ تاشفین اس سے استغفار کرنے لگا دل آویز نے ابلا ج کی طرف اشارہ کیا

اور تاشفین کی بھی چیخ نکل گئی

جیسے ہیں تالیہ نے ابلانج کی طرف دیکھا تو جو تا اٹھا کر اس کی کمر میں مارا

کبخت یہ تمہارے سر کے بال اور بھنویں کہاں گئے؟ _____ ابلاج کے سر پر نہ تو بال تھے اور نہ ہی آنکھوں پر

بھنویں وہ بہت ڈراؤنا لگ رہا تھا

وہ می بازل مشین چیک کر رہا تھا اور مجھے پتا ہی نہیں چلا۔۔۔ میں نے وہ مشین چلا کر اپنے سر پر اور بھنوں پر پھیر لیا۔۔۔ اور یہ سب اتر گئے ویسے کتنا پیارا لگ رہا ہوں نہ میں _____ اس کی بات سن کر تالیہ جوتا لے کر اس کے پیچھے بھاگ گئی جبکہ تاشفین اپنی بیٹی دلنشین کے پاس آکر بیٹھ گیا

۔۔۔ کیا ہو رہا ہے بیگم صاحبہ؟

ہونا کیا ہے آپ کی بیٹی کو گنتی سکھا رہی ہوں مگر کوشش کے باوجود یہ نہیں بول پارہی۔ دوسرا یہ کہ دلنشین ہر ایک کو اپنا بابا بول دیتی ہے مجھے تو ڈر ہے کہیں سچ میں کوئی اسے اپنی بیٹی بنا کر اٹھانے لے جائے

دلاویز نے اسے اپنا مسئلہ بتایا _____

لوگ یہ کونسا مشکل کام ہے میں بھی سکھاتا ہوں _____ تاشفین دلنشین کو گنتی سکھانے لگا

_____ بولو بیٹاؤں

_____ تو (ٹو)

تاشفین نے کوئی ہزار بار کوشش کی مگر دلنشین تو نہیں بول پائی اس کے بعد تمام گھر والوں نے کوشش کی مگر کوئی کامیاب نہیں ہو سکا۔۔۔۔۔۔

یہی نہیں تاشفین نے پورے علاقے میں اعلان کروادیا کہ جو اس کی بیٹی کو بولنا سکھائے گا اسے اپنا ایک باغ تحفہ میں دے گا _____، میں آکر بہت لوگ آئے مگر کوئی کامیاب نہیں ہو سکا

دلاویز مجھے لگتا ہے ہماری بیٹی کی میموری میں ایک ہے ہی نہیں _____ اس لیے اسے اس کے حال پر ہی چھوڑ دو _____ ہو سکتا ہے جب اس کی کہانی شروع ہو یہ خود بخود ہی ون بولنا شروع کر دے _____، تاشفین نے اسے سمجھایا

[illegible]

ہم جاتو ضرور رہے ہیں لیکن لوٹ کر آنے کے لیے ہمیں بھول مت جائے گا۔۔ بہت جلد ہی ملیں گے

"دل تیرے قربان میں"۔

تب تک کے لئے خوش رہیے آباد رہیے اور ہمیں یاد رکھیے

سب لوگ اپنا اپنا سامان سمیٹ کر بلوچستان جانے کے لیے روانہ ہو گئے ایک نئی کہانی کی تلاش میں جہاں ان کی ملاقات ہوگی بہت سے نئے کرداروں سے

ختم شد

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔۔۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْكُمْ اَحِبَّابُ۔۔۔۔

"ناولز کی دنیا" کے ناولز میں خوش آمدید۔۔۔۔

ناولز کی دنیا "ویب سائٹ / گروپ / پیج" دے رہا ہے تمام لکھاریوں کو ایک ایسا پلیٹ فارم جہاں آپ اپنی خدا داد صلاحیتوں کو اپنے قلم سے تحریر کر کے اپنا اور اپنے ملک کا نام روشن کر سکتے ہیں۔۔۔ اگر آپ کو بھی اللہ کی طرف سے یہ صلاحیت دی گئی ہے تو اسے اجاگر ضرور کریں۔۔۔ ہمیں آپ جیسے ہی لکھاریوں کی تلاش اور ضرورت ہے۔۔۔

اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کریں۔۔ اپنی تحریر اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں بھیجیں۔ جتنا جلدی ہو سکا آپ کی تحریر پوسٹ ہو جائے گی۔۔۔

مزید تفصیلات یا کسی بھی طرح کی مدد کے لیے ہم سے گروپ یا پیج انباکس میں رابطہ کریں یا ای میل پر ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔۔

Email address :-

Novelskiduniya77@gmail.com

Facebook page :- [Novels ki duniya](#)

([user name @zoyatalib77](#)) Facebook group
:- [Novels ki duniya](#)

(پر خیال رہے کہ یہ گروپ زویا طالب کا ہی ہو)

اور باقی کے رابطے کے لیے ہر پیج کے نیچے

["novels ki duniya"](#)

اور

["website"](#)

لکھا ہے ان دونوں کو وزٹ کرنے کے لیے لکھے ہوئے پر ہی کلک کریں اور اوپن کر لیں۔۔۔

شکریہ۔۔۔۔۔